جل جلالہ

ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

الحمد کہ درین زمان سعادت اقتران کتاب فیض توامان تحفہ اہل ایمان ایقان عنی

تکمل الایمان فی حصول العرفان

[illegible] تالیف شریف و تصنیف لطیف

حسب فرمایش جناب محمد حافظ خان صاحب تاجر کتب چوک لکھنؤ

در مطبع قومی واقع لکھنؤ مطبوع گردید

باہتمام منشی محمد نثار حسین [illegible] تیار

١	... کتاب ... مناجات ...	[illegible]
٢	حمد و نعت ...	[illegible]
٣	مقدمہ کتاب	[illegible]
۴	باب اول علم اور علما کی ...	[illegible]
۵	باب دوسرا ایمان کے بیان	[illegible]
٦	باب تیسرا وضو کے ...	[illegible]
٧	باب چوتھا نماز کے ...	[illegible]
٨	باب پانچواں ... کے بیان میں	[illegible]
٩	باب چھٹا روزے کے ...	[illegible]
١٠	باب ساتواں حج کے بیان میں	[illegible]
١١	باب آٹھواں تصوف کے بیان میں	[illegible]
١٢	باب نواں شریعت ... کے ...	[illegible]
١٣	باب دسواں ... کے بیان	[illegible]
١۴	باب گیارھواں ...	[illegible]
١۵	باب بارھواں ... بیان میں	[illegible]
١٦	باب تیرھواں ...	[illegible]

Marfat.com

لکھنؤ طبع شد

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہزاران ہزار شکر اُس خدای منعم حقیقی کو سزاوار ہی کہ جسنے ایک مشت خاک انسان کو خلعت [illegible]
بنی آدم سے ممتاز فرماکر اپنی قدرت کاملہ کا نمونہ بنایا اور درود و ثنا محدود [illegible]
احمد مجتبٰی محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ جسنے طالبان حق کو صراط مستقیم کا پتہ [illegible]
آلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین **اما بعد** حقیر سراپا تقصیر شیخ محمد [illegible]
نقشبندی قادری غفر اللہ ذنوبہ بحال وارد کٹرہ مقبول گنج شہر لکھنؤ خاص ارباب [illegible]
ہی کہ میرے فرزند جگر پیوند شیخ محمد عبد الباری حنفی نقشبندی مجددی [illegible]
طالبان راہ مستقیم کیواسطے آیات واحادیث واقوال بزرگان دین کی سند سے [illegible]
اور تیئیس ۲۳ باب پر منقسم کیا اور نام اُسکا **مکمل الایمان فی حصول العرفان**
حجم مین چھوٹا ہی لیکن مطالب ضروریہ کیواسطے ایک کافی دستور العمل [illegible]
کی ترتیب کی نوبت نہ آنے پائی تھی کہ اُس نونہال باغ کامرانی کا [illegible]
[illegible] **انا للہ وانا الیہ راجعون** چونکہ [illegible]

Marfat.com

[illegible] اسکو مرتب کیا اور خاتمہ مین اُس مرحوم کے مختصر حالات لکھ
[illegible] اضافہ کردیے اللہ تعالیٰ اُسکی سعی کو مشکور اور اس مرحوم کو مغفور اور ہمیں

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ۔

مقدمۃ الکتاب

[illegible] بدیہی بات ہے کہ کوئی کام خواہ دینی ہو یا دنیوی جب تک اُسکے اصول سے واقفیت نہو حصول
[illegible] اور چونکہ امور دینی بمقابلہ امور دنیاوی مثلاً تجارت وغیرہ مین بوجہ ناتجربہ کاری کے
[illegible] تو یہ ممکن ہے کہ اُس مال کو دوسرے طریق سے حاصل کر سکین یا بالفرض اگر اُسکا بدل نہ
[illegible] اسکا افسوس اپنی زندگی تک ہے جسکی انتہا موت ہے اور امور دینی کا نقصان ایسا نہیں ہے
[illegible] اور نہ اُسکے افسوس کی انتہا ہے اسلیے کہ امور دین کا تعلق آخرت سے ہے جب آخرت
[illegible] معلوم ہوا کہ ہماری ساری محنت برباد ہوئی تو وہان اُسکا بدل کیا ہو سکتا ہے اور عالم آخرت کی
[illegible] دایمی ہے تو اُس بربادی محنت کے افسوس کی انتہا بھی نہین اور جب یہ مسلم ہے کہ ہر کام کے
[illegible] اُس کام کے شروع کرنے سے پہلے مقدم ہے اور اصول کا جاننا اُسی کام کے جاننے والے
[illegible] ضرور ہوا کہ راہ حق مین قدم رکھنے سے پہلے اُس طریق کے جاننے والے کو تلاش
[illegible] اصول کا ہے اور اسی واقفیت کو علم اور اُسکے جاننے والے کو عالم کہتے ہین اور چونکہ راہ
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت امت کو پہونچی اور وہی اُسکے اصول
[illegible] ضرور ہوا کہ اسی تعلیم کو آپکے نائب عالمون سے جنکی شان مین آپنے ارشاد فرمایا
[illegible] کے آپکے قدم بقدم چلے تاکہ منزل مقصود کو پہونچے کہ بغیر اتباع

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم [illegible]

باب اول علم او رعلما کی فضیلت [illegible]

اللہ جل شانہ نے قرآن مجید مین یون ارشاد فرمایا قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ یعنی کیا برابر ہین جو علم رکھتے اور جو علم نہین رکھتے ہین ف پس عالم [illegible] پر ہر طرح فضیلت ہی اور دوسرے مقام پر اسطرح فرمایا وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ یعنی ہماری مخلوقات مین ایک جماعت ہی کہ سچی راہ بتاتے ہین اور اسی پر [illegible] ف مراد اس سے وہ عالم ہین جو واجبی فتوی دیتے ہین اور وہ قاضی ہین جو انصاف کرتے ہین [illegible] سے پتہ ثابت ہوا کہ سچی راہ عالمون سے ہی معلوم ہو سکتی ہی پس جسکو راہ [illegible] عالم ویندار کی صحبت اختیار کرے اور جب بغیر رہبری علمای ویندار کے وصول الی اللہ کا [illegible] تو اہل صوفی کو ضرور ہوا کہ پہلے بقدر ضرورت علم دین حاصل کرے اسکے بعد تصوف کی طرف [illegible] کہ بغیر جانتے ہوے حلال وحرام و فرائض و واجبات و ارکان اسلام کے اور انکے موافق عمل کے صفائی قلب کہ تصوف اسی سے مراد ہی حاصل نہین ہو سکتا اور جس شخص سے طریق [illegible] کرنا چاہے اسمین علم ظاہری اور اتباع سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اپنا مرشد بنائے ورنہ اگر کسی خلاف شرع کے پنجہ مین جا پڑا تو خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق [illegible] مین مولانا رومی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہی ع اے بسا ابلیس آدم روے ہست [illegible] یعنی بہت سے شیطان آدمی کے روپ مین ہین پس ہر کسی کے ہاتھ مین [illegible] تصوف حاصل کرنیوالا خود بھی علم شرع کا بقدر ضرورت رکھتا ہو [illegible]

Marfat.com

پیرو مشائخ نقشبندیہ ہین وہ سب علم ظاہری کے عالم اور عامل تھے کوئی کام اُنکا خلاف شرع نہ تھا اور
کتب اور ملفوظات مین اپنے معتقدون اور مریدون کو اتباع سنت کی تاکید کرتے رہتے تھے
انکی عبارت سے ہر موقعہ پر واضح ولائح ہی اور یہان بعض فقراے جہال کو یہ خبط سمایا ہوا ہی کہ
پیری مریدی مین علم کا ہونا کچھ ضرور نہین پس بوجہ نہونے علم کے ایسے خیالات ناقصہ اُنکے دلون مین
جم گئے ہین کہ جنکا نکلنا دشوار بلکہ محال ہی بہرحال اسکو خوب غور سے سمجھ لین کہ جب تک علم ظاہری نہو گا علم
باطن کا ہم مین آنا غیر ممکن جیساکہ وارد ہی لَا یَقْدَمُ الْبَاطِنُ عَلَی الظَّاهِرِ وَلَا یَکْتَفِیْ بِالظَّاهِرِ عَنِ الْبَاطِنِ
کیونکہ علم کی شان یہ ہی کہ وہ شیطان کے کید سے بچاتا ہی چنانچہ سابق کے بزرگون نے ایسا ہی کیا کہ پہلے
علم دین حاصل کرنے مین کوشش کی پھر صوفی ہوے پس خوب جانتے ہو کہ شیطان تمہارا ایمانی بلکہ
ابدی دشمن ہی اس سے مفر بغیر علم کے نہین ہو سکتا اور دشمنی اسکی ظاہری حق تعالی نے قرآن شریف
مین اکثر مقامات پر ارشاد فرمایا از انجملہ یہ ہی یٰبَنِیْ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ اِنَّهٗ لَکُمْ عَدُوٌّ
مُّبِیْنٌ پس دیکھو کیسی دشمنی اسکی ظاہر ہی ہرگز بغیر علم حاصل کیے ہوے فقیری کی طرف نہ رجوع
ہو کیونکہ فقیہ سے شیطان کا زور نہین چلتا اور جاہل عابد کو تو آن واحد مین اپنے قبضہ مین لا کر
گمراہ کر دیتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہین فَقِیْهٌ وَّاحِدٌ اَشَدُّ عَلَی
الشَّیْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ مُّجْتَهِدٍ وَّاَلْفِ وَرِعٍ اور ممکن نہین کہ فضیلت عالم کی بیان
ہو سکے فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نَوْمُ الْعَالِمِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ الْجَاهِلِ (سونا عالم کا بہتر ہے جاہل کی عبادت سے)
پس اس حدیث سے فقیہ بدرجہا افضل ہوا جاہل عابدون سے پس اگر فقیہ بھی ہی اور عابد بھی
تو سب سے افضل ہو گا اگر فقیہ سچا ہی کہ علم فقہ پر پورے طور سے عمل کرے اور ممنوعات شرعیہ

Marfat.com

سے بچے اور جہان تک ہو سکے اورون کو بچائے پس ایسا ہی فقیہ شیطان پر [illegible]
عابدون سے اور وہ فقیہ نہین کہ علم حاصل کرکے عالم ہوگئے اور سند بھی مل گئی اور پگڑی بھی [illegible]
باندھ لیا اور علم پر خود عمل خاک نہین کرتے تو اُس عالم سے وہ عابد جاہل جو ہر وقت عبادت الٰہی [illegible]
سے کرتا ہو اور جو بات فقیہ سے سُن لی اُسپر پورے طور سے عمل کرتا ہو تو اُس عالم سے جو عامل نہین
ہی بدرجہا افضل و بزرگ ہی اور عالم کی شان ہی کہ جاہلون کو شرک و بدعت سے نکال کر حق کی طرف
لاوے اور حرام سے بچاوے یہان برعکس معاملہ درپیش ہی خدا خیر کرے دیکھیے کیا ہوتا ہی کہ بعض
علما خود شرک و بدعت بلکہ حرام مین مبتلا ہو رہے ہین ہاے افسوس ہاے افسوس جاہلون کے
واسطے اُنکا فعل سند ہوتا ہے کہ فلان مولانا یہ کام یون کرتے تھے ہم بھی کرتے ہین اور جواب
دیتے ہین کہ اگر یہ کام خلاف شریعت ہوتا تو مولانا کیون کرتے پس جو کچھ شرک و بدعت اُن جاہلون سے
وقوع مین آتا ہی اُسکا بھی مواخذہ اُسی عالم سے ہوگا کہ جسکو کرتے دیکھکر وہ گمراہ ہوئے اور جس عالم
کی نصیحت سے جتنے لوگ نیک کام کرین گے اُن لوگون کے ثواب کے برابر اُسکو بھی ملے گا اور اُن
لوگون کے ثواب سے کچھ کم نکیا جائیگا پس عالم کو واجب و لازم ہی کہ اپنے عقائد موافق سنت نبوی
اور شرع شریف کے کرے تاکہ لوگ اُسکو دیکھکر وہی روش اختیار کرین نہین تو اس شعر کا
مصداق ٹھہرے گا ع مخالف سنت نبوی کا کب مصداق رحمت ہو۔ شریعت ہو کسوٹی ہر کھرے کھوٹے
کو کستی ہی۔ اور اسکا بھی خیال ضرور رہے کہ جاہل سے عالم پر سخت عذاب ہوگا کیونکہ یہ جانتا تھا کہ شریعت
مین اس بات کی ممانعت ہی اور باوجود اسکے اُسکو کرتا رہا اور باز نہ آیا اور جاہل یہ جانتا نہ تھا [illegible]
اسلیے عذاب اُسپر بہ نسبت عالم کے کم ہوگا ہان جاہل کو اس بنا پر عذاب ہوگا کہ تو نے علم دین کیون [illegible]

گیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ
علم کا ڈھونڈھنا ہے فرض ہے ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر
اور ایک مقام پر سرور انس وجان یون ارشاد فرماتے ہین اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ کَانَ
علم طلب کرو اگرچہ چین مین ہو
بِالصِّیْنِ اور عالم باعمل کی فضیلت مین یون ارشاد فرماتے ہین اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ
علما وارث ہین انبیا علیہم السلام کے
فضیلت علماے متبع سنت کے حق مین کافی ووافی ہے اور عالم کی فضیلت مین اللہ تعالے
یون ارشاد فرماتا ہے یَرْفَعُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ حضرت
بلند کرتا ہے اللہ تعالی مرتبے انکے جو ایمان اور علم رکھتے ہین تم مین
ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ ارشاد فرماتے ہین کہ علما کے درجے ایمانداروں کے اوپر سات سو
درجہ ہونگے اور ہر درجہ پانچ سو برس کی راہ ہے۔ ایک مقام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ارشاد فرماتے ہین فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنٰی رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِیْ اللہ اکبر اپنے
عالم کی زیادتی عابد پر ایسی ہے جیسے میری زیادتی میرے ساتھیون مین سب سے کمتر شخص پر
مرتبہ پر غور کرو ایک مقام پر یون ارشاد ہوا ہے عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اور بھی وارد ہے
علما میری امت کے انبیا بنی اسرائیل کے مثل ہین
یَشْفَعُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ثَلَاثَةٌ اَلْاَنْبِیَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ اس حدیث سے علما
قیامت مین تین شخصوں کی شفاعت قبول ہوگی انبیا کی پھر علما کی پھر شہدا کی
کی فضیلت شہدا پر سمجھی جاتی ہے مگر یہ وہی علما ہین جنکی تصریح اوپر ہوئی ہے اور یہ علما نہین جنکی حالت
یہ ہی ہے کہ علم پڑھا اور عمل اڑادیا حریص اعلی درجہ کے ہوگئے خلاف شریعت باتین کرنے پر
مستعد ہین ناچ رنگ مین شریک محرم مین ٹال کٹورے بھی تشریف لیجائین اور گانے مین بڑی شان
وشوکت سے شریک ہورہے ہین حالانکہ آج تک کسی مفتی نے سماع کی اباحت مین فتوی نہین دیا
مسلمانون کے سامنے بڑے دعوے سے سماع کی حلت مین رسالے تصنیف کرکے شائع کرادیے ساری
مشکل یہ ہے کہ اگر سماع کی حرمت مین فتوے دیتے تو رہی سہی آمدنی بند ہوجاتی لاحول ولا قوة
دیکھا کہ یہی دین خراب کر رہا چونکہ عام طور سے یہ مشہور تھا کہ مولوی اور قوالی والے

Marfat.com

صوفیون سے نہین بنتی ہی پس ایسے مولویون نے قورمہ پلاؤ اور روپیہ کی لالچ سے سماع کی [illegible]
رسالے چھاپ دیے کہ ہمارا بھی نام صوفیون کے دفتر مین لکھا جاے جب گانے مین شریک ہوگئے تو ہرحال نذرانے
ملین گی اور جہان کہین تشریف لیجائینگے وہان لوگ توقیر کرینگے اور نقد و جنس سے مدد کرینگے خیر اللہ تعالیٰ
خود پوچھیگا اُسوقت معلوم ہوگا اب جنکو اللہ نے ہدایت کی ہی تو وہ گانے اور خلاف سنت کامون سے
نفرت کرتے ہین اُنکو کہتے ہین کہ یہ وہابی کے پیرو ہین یا اور جو کسی محدث یا فقیہ کی کتاب سے سند پیش کیگی
تو جواب دیتے ہین کہ یہ بھی تو وہابی تھے بہرحال وہابی اسوقت مین اُس شخص کو کہتے ہین کہ جو متبع شریعت
محمدی کا ہو اور خلاف شرع باتون سے نفرت کرتا ہو بڑی شرم کی بات ہی کہ علم حاصل کرکے پھر جاہل
سے بدتر ہوے جاتے ہین بعض علما کی حرکتون سے جاہل لاحول پڑھتے ہین کیونکہ اُنھون نے ایسی باتین
رائج کردین کہ جنکو اکثر جاہل بھی بُرا جانتے ہین اگر اپنے آپ میان مٹھو بنے تو کیا خلق تو لاحول بھیجتی
ہی۔ پس عالم کی شان ہی کہ علم حاصل کرکے اعلیٰ درجہ کا قانع ہوجاوے اور وجہ حلال سے روزی حاصل
کرے یہ نہین کہ کیسا ہی پیسہ ہو کہین مل بھر جائے پھر تو صندوق کے اندر داخل ہے یہ نہین سمجھتے
کہ حرام کا ہی یا کیسا ہی واقعی یہ بات ہی کہ جب تک قناعت نہ اختیار کریگا خداوند کریم ہرگز نہ ملے گا
حضرت قطب الاقطاب سلطان العارفین مولانا جلال الدین محمد رومی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہین
ع بند بگسل باش آزاد اے پسر * چند باشی بند سیم و بند زر * گر بریزی بحر را در کوزۂ * چند گنجد قسمت
یکروزۂ * کوزۂ چشم حریصان پُر نشد * تا صدف قانع نشد پر دُر نشد * یہان تو اُسکے برعکس [illegible]
روپیہ اور دنیاوی ثروت ہی پیش نظر ہی پس حصول زر کے بہت سے طریقے جاری ہین موت
زیست دوسرے دن کی اُنکے حق مین دولت کا ذریعہ ہی اب کیا پوچھنا جب کوئی امیر مرا استماط خیر دیکھا

کا مال حاصل کیا چالیسوین مین اُسکا استعمال اسباب معہ دیگر نقد وجنس کے ہاتھ آیا اُنکی بلا سے
اپنے حلوے مانڈے سے مطلب اس سے کیا غرض کہ وہ کسی رشوت خوار حرامکار و سود خوار کا مال
ہو یا کسی یتیم و بیوہ کا اور جو اللہ کے طالب ہین اُنکو بڑی احتیاط ہے اگر لاکھ روپے بھی ہون تو ایسی
دولت پر وہ پیشاب کر دیتے ہین بلکہ اُنکے نزدیک تمام دنیا کا مال و متاع تھوڑا ہے پس وہی عالم
باعمل ہین اور علم کا نتیجہ بھی یہی ہے چنانچہ حضرت امام ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے
کہ اللہ تعالے نے دنیا کے مال و متاع کو تھوڑا کہا اور فرمایا قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ اور حکمت
(کہ دنیا کا سامان تھوڑا ہے ١٢)
اور علم کو بہت نیکی کے ساتھ موصوف کیا اور فرمایا مَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا
(جسکو دی گئی سمجھ پس دیگئی اُسکو خیر)
كَثِيرًا پس عالمون کو چاہیے کہ دنیا دارون کی ملازمت نکرین اور اُنکی خدمتون کا داغ اپنی پیشانیون
(بہت)
پر نہ لگواوین کیونکہ اللہ تعالے نے عالمون کو خیر کثیر عنایت فرمائی اور دنیا دارون کو متاع قلیل اور
کیا اچھا کہا ہے کسی کہنے والے نے۔ رَضِينَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِينَا ۞ لَنَا عِلْمٌ وَلِلْأَعْدَاءِ مَالٌ
(راضی ہوے ہم اللہ کی تقسیم سے جو اُس نے ہم مین جاری فرمائی واسطے ہمارے علم ہے)
فَإِنَّ الْمَالَ يَفْنَى عَنْ قَرِيبٍ ۞ وَإِنَّ الْعِلْمَ بَاقٍ لَا يَزَالُ ۞ علم داد ند
(اور واسطے دشمنون کے مال تحقیق مال فنا ہو جائیگا اور علم باقی رہے گا کبھی زائل نہو گا ١٢)
یا دریس و بغارون زر و سیم ۞ شد یکے فوق سماک و دگرے تحت سمک ۞ پس طالبون کو چاہیے کہ علم
دین حاصل کر کے پھر تصوف کی طرف رجوع ہون خبردار خبردار بغیر فقیہ ہوے صوفی نہونا ورنہ پچھتاؤ گے
شیخ المحدثین حضرت مولانا شاہ عبد الحق محدث دہلوی قادری قدس سرہ العزیز اپنی کتاب مرج البحرین
مین لکھتے ہین کہ فرمایا حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ نے مَنْ تَصَوَّفَ وَلَمْ يَتَفَقَّهْ فَقَدْ تَزَنْدَقَ
(جو شخص صوفی ہوا اور فقیہ نہوا پس ضرور بے دین حق سے پھرا)
وَمَنْ تَفَقَّهَ وَلَمْ يَتَصَوَّفْ فَقَدْ تَفَسَّقَ وَمَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا فَقَدْ تَحَقَّقَ
(اور جو فقیہ ہوا اور صوفی نہوا پس ضرور فرمان سے باہر آیا اور جس نے دونون کو جمع کیا پس تحقیق وہ محقق ہوا ١٢)
اور فرمایا حضرت امام شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ انسان کو لازم ہے کہ پہلے

چنانکہ ہمارے فقہا اور شریعت پر پھر بلندی حقیقت اور تصوف پر آوے اسلئے کہ غایت شریعت
کا ہی اور کلام درجہ ایمان کا اور تصوف درجہ احسان کا اور بھی آپ فرماتے ہین کہ بے علم فقیر کو ہمارے دائرہ
تصوف سے نکالدو الغرض وہ صوفی کہان گئے جو عالم اور علم شریعت کی مذمت کرتے ہین اور بُرا کہتے
حضرت امام حجۃ الاسلام محمد بن محمد غزالی طوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی کتاب کیمیاے سعادت مین ارشاد
فرماتے ہین کہ جھوٹے صوفی جو علم اور علما کی مذمت کرتے ہین وہ قابل قتل ہین انکو دائرہ تصوف سے
نکالدو کیونکہ انبیا علیہم السلام کا علم کیمیا ہے اور عالمون کا علم سونا۔ اور امام قدوۃ المتاخرین
حجۃ المتقدمین ملقب بہ شیخ شہاب الدین سید احمد مغربی برنسی جو اکابر علماے وقت اور اعاظم مشائخ
مغرب و مسلم الثبوت اُس دیار سے گذرے ہین اپنی کتاب قواعد الطریقہ فی الجمع بین الشریعۃ
والحقیقۃ مین یون نقل کرتے ہین کُنْ فَقِیْهًا صُوْفِیًّا وَّلَاتَكُنْ صُوْفِیًّا فَقِیْهًا اور حضرت سلطان
ہو فقیہ صوفی اور نہو صوفی فقیہ یعنی اول فقہ حاصل کر پھر صوفی بنجا ۱۲
العارفین خواجہ بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین کہ جس نے نہ سیکھا علم فقہ اور رجوع ہوا
تصوف کی طرف وہ ہمارے مذہب مین نہین اور بدنصیب ہی اور فرماتے ہین حضرت شیخ المشائخ
قطب جہان امام ابوعلی فارمدی نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ نہین کامل ہی طریقت مین وہ شخص جو علم
فقہ نہ رکھتا ہو اور نہ پیروی کرو اسکی ورنہ تمکو بھی برباد کرے گا اور کتاب طریق محمدی مین وارد ہی کہ سردار
جماعت صوفیہ کرام اور امام ارباب طریقت کے حضرت ابوالقاسم جنید بغدادی رضی اللہ تعالےٰ عنہ
ارشاد فرماتے ہین کہ جس نے نہ یاد کیا قرآن اور نہ لکھی حدیث نہ پیروی کیجاوے اسکی اس تصوف
مین اسلئے کہ علم ہمارا اور یہ مذہب ہمارا موافق ہی مقید ہی ساتھ کتاب اور سنت کے اور یہ بھی قول
آپ کا ہی کُلُّ طَرِیْقَةٍ رَدَّتْهَا الشَّرِیْعَةُ فَهُوَ زَنْدَقَةٌ پس اب وہ صوفی جو کہتے ہین
جس طریقہ کو شریعت رد کرے وہ مردود ہی ۱۲

Marfat.com

نقد فقیری کے بغیر کوئی چیز نہیں ہے وہ کہاں تشریف لے گئے کدھر منھ چھپا ئے ہوئے ہیں ذرا انسا سے تو آویں اپنے پیران طریقت کے تو اقوال کو ملاحظہ فرمائیں کہ کیا فرما رہے ہیں بڑے بڑے اولیاء فرماتے ہیں خبردار اب ایسے بیہودہ کلمے ہرگز زبان سے نہ نکالنا ورنہ اپنے پیرون سے بھی مخالف ہوجاؤگے اور احکام شریعت کی پابندی کو ناچیز سمجھنا بڑی خطا ہے کیونکہ فقہا رحمہم اللہ تعالےٰ نے لکھدیا ہے کہ اگر کوئی مفتی سے یہ بات کہے کہ اپنے مسئلہ کو طاق پر رکھو تو وہ کہنے والا نزدیک کفر کے ہوجاتا ہے پھر تصوف کجا اور تمہاری یہ گفتگو کجا جو کہتے ہو کہ اہل شرع مولوی تو ہمارے دشمن ہیں اور جب دیکھو جب یہی کہا کرتے ہیں یہ تو فلان مفتی کا قول ہے اور فلان محدث کا یہ قول ہے ہمکو اس سے کیا سروکار ہے نعوذ باللہ من ذلک اب ہم بہت بڑے قطب الاقطاب کا قول سناتے ہیں سنو فرمایا حضرت محبوب سبحانی غوث الصمدانی مقبول بارگاہ یزدانی سیدنا شیخ ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی بغدادی رضی اللہ عنہ نے کہ جو بغیر علم فقہ حاصل کیے ہوئے کوچۂ تصوف میں ورنہ شیطان اپنے کید میں ڈال کر گمراہ اور برباد کردیگا پس ان اقوال صوفیہ کرام رحمہم اللہ تعالےٰ سے صاف صاف ظاہر ہوگیا کہ بغیر علم حاصل کیے ہوئے ہرگز تصوف کی طرف نہ آوے ورنہ برباد ہوجائیگا اور شیطان اپنے قبضہ میں لاکر گمراہ کردیگا اسی بنا پر مجھے ایک نقل یاد آئی کہ حضرت غوث الدہر قطب الآفاق مقبول بارگاہ رحمانی سیدنا و مولانا شیخ عبد القادر جیلانی بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں ارشاد فرماتے ہیں کہ میں ایک بار بعد نماز عصر کے بیٹھا ہوا کچھ اوراد پڑھ رہا تھا کہ یکایک ایک روشنی مکہ معظمہ کی طرف سے نمودار ہوئی اور اُس میں سے آواز آئی کہ یا شیخ اب تم ریاضت و مجاہدہ نکرو تم مقبول بارگاہ ہوگئے جو چاہو سو کرو میں نے سکوت کیا کہ میں ایک ادنیٰ امت سے ہوں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

Marfat.com

بابت حکم موقوفی کا نہین ہوا حتیٰ کہ قدم مبارک آنجناب کے ورم کر آتے تھے بوجہ قیام شب کے حالانکہ آپ معصوم تھے تو میرے واسطے یہ حکم موقوفی کا کیسا ہے معلوم ہوتا ہے کہ کام شیطان کا ہے پس مین نے لاحول پڑھا وہ روشنی پھٹ گئی اوس مین سے شیطان گرا اور کہا کہ یا شیخ اسی روشنی سے مین نے ہزارون عابدون کو گمراہ کر دیا اگر آپ کو علم نہوتا تو آج آپ کو بھی گمراہ کر دیتا پس اے علم کے دشمنون ذرا اپنی عقل کو زور دیکر غور کرو کہ جب اتنے بڑے شیخ المشائخ غوث الاعظم کو شیطان لعین دھوکا دینے آیا تو ہماری اور تمہاری کیا اصل و حقیقت ہی بموجب مصرع چہ نسبت خاک را با عالم پاک پس ہر شخص کو واجب و لازم ہے کہ بغیر علم حاصل کیے فقیری کی طرف قدم نہ رکھے ورنہ ضرور ضرور گمراہ ہو جائے گا اور ہرگز منزل مقصود کو نہ پہونچے گا کیونکہ بہت بڑا دشمن اور رہزن درمیان مین حائل ہے اوس سے بچنے کیواسطے بغیر علم کے کوئی چارہ نہین ہے پس طالب پر واجب ہے کہ پہلے علم حاصل کرے حضرت امام حسن بصری قدس سرہ ارشاد فرماتے ہین کہ اگر علما نہوتے تو لوگ مثل چوپایون کے ہو جاتے علما ہی کی شان ہے کہ لوگون کو جہالت سے نکال کر مرتبۂ انسانیت کو پہونچاتے ہین پس علما کو واجب و لازم ہے کہ خود متبع سنت رہین تاکہ اُنکے فیضان صحبت سے عوام بھی راہ راست پر آوین اور اُنکے فرمانے کا پورا اثر عوام کے دلون پر پڑے اور منجملہ فوائد علم کے ایک یہ بھی ہے کہ غرور و تکبر سے دور ہو اور ہر ادنےٰ و اعلیٰ سے یکسان برتاؤ کرے چنانچہ اس زمانہ کے بعض علما کو ہم دیکھتے ہین کہ غرور مین سر سے پیر تک بھرے ہین امیرون سے عمدہ طریقے سے اور غریبون سے بے اعتنائی سے حتیٰ کہ غریبون کا اچھی طرح سلام

Marfat.com

مین لیتیکی غریب متقی یا جو شب بیدار تہجد گذار تو بیچارے اللہ کے پیارے مولویصاحب سے دور بیٹھتے ہین اور امیر داڑھی منڈے بے نماز شرابخوار مولانا کے برابر مسند پر بیٹھتے ہین ہائے افسوس کی بات ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے طریقے کو بالکل بھول گئے امیرون سے محبت رکھنے اور اُنکی توقیر کی وجہہ یہ ہی کہ وقتاً فوقتاً اُن سے نذرانے اور تحائف وصول ہوتے ہین غریب کہان سے لاوین تو واقعی بات یہ ہی کہ علم اللہ کے واسطے نہین پڑھا بلکہ ذریعہ دولت کمانے کا پیدا کیا تبرحال جسکو صوفی ہونا ہو وہ پہلے علم حاصل کرے اگر وہ علم محض اللہ کی راہ سمجھنے اور حلال وحرام کے جاننے کے لیے پڑھتا تھا اور مر گیا تو اللہ تعالے اُسکو بہت بڑے محدثون کے برابر ثواب عنایت فرمائے گا اور علم بہت بڑی ریاضت ہی بموجب کلام حضرت ابودرداء صحابی رضی اللہ تعالی عنہ کے آپ فرماتے ہین کہ اگر مین ایک مسئلہ سیکھون میرے نزدیک تمام رات کی شب بیداری سے اچھا ہی حضرت امام محمد بن محمد غزالی رضی اللہ تعالے عنہ کتاب احیاء العلوم مین لکھتے ہین کہ فرمایا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالے عنہ نے ہزار شب بیدار روزہ دار عابدون کا مرنا ایسے عالم کی موت سے کم ہی جو اللہ تعالےٰ کے حلال وحرام کا ماہر ہو حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالے عنہ کا قول ہی کہ علم کا طلب کرنا نفل سے افضل ہی اور جس عالم نے علم پڑھکر دنیا کی محبت نہ چھوڑی اُس نے گویا علم بھی نہین پڑھا کیونکہ علم کا فائدہ یہ تھا کہ وہ آخرت حاصل کرتا اور جب آخرت کو اُس نے پس پشت ڈالا تو دنیا ہی کا طالب ہوا اور طالب دنیا سے سواے خطا کے کوئی نیک کام نہین ہوتا چنانچہ بموجب اسی کے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ دنیا کی محبت ہر گناہ کا
سر ہی یعنی جیسے سر سردار ہی تمام اعضا کا ویسے ہی محبت دنیا کی سردار ہو تمام گناہون کی
پس آخرت کو دنیا کی محبت سے کنارہ کش ہونا ضروری ہی اسلئے کہ دنیا کی محبت کا چھوڑنا
لازم ہی اور حسد بہت بُری خصلت ہی اَلْحَسَدُ یَاکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاکُلُ النَّارُ
الْحَطَبَ یعنی حسد نیکیون کو ایسا کھا جاتا ہی جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہو اور حسد کو ہندی
مین ڈاہ کہتے ہین یعنی کسی شخص کو آرام و نعمت مین دیکھکر یہ خیال کرنا کہ اس سے یہ آرام
و نعمت دور ہو جاوے اور مجھکو حاصل ہو پس جس شخص کو اپنی نیکیان بچانا ہو اُسکو لازم
ہی کہ اس بُری خصلت سے اپنے کو دور رکھے اس زمانہ مین یہ بلا عام ہو اللہ تعالیٰ سب
کو بچاوے آمین بہر حال انسان کو چاہیے کہ توحید الٰہی کو دل مین جماوے اور اللہ کے حرام و
حلال مین تمیز کرے تاکہ خطا سے محفوظ رہے اور چونکہ علم سے یقین واثق اور ایمان کی ترقی ہوتی
ہی لہذا بعد علم کے ایمان کا بیان ضروری ہوا اب ہم ایمان کی صفت بیان کرتے ہین کہ مومن
کسکو کہتے ہین اور ایمان کیا چیز ہو -

باب دوسرا ایمان کے بیان مین

ایمان کہتے ہین دل سے اُن باتون کے سچے جاننے کو جنکے یقین کرنے کے واسطے قرآن
و حدیث مین مذکور ہی منجملہ اُنکے اول توحید ہی اور وہ اللہ تعالےٰ کو وحدہ لاشریک جاننا
ہی اُسکی ذات و صفات کمال کے ساتھ اس طرح کہ مالک سارے جہان کا اور پیدا کرنیوالا
تمام مخلوقات کا ایک ہے اللہ اُسکا نام پاک ہی مارنا جلانا روزی دینا اولاد دینا نفع نقصان پہنچانا

دونون کا حال جاننا دور و نزدیک سے برابر سننا اور دیکھنا بیمار کرنا تندرستی دینا بندون کی مرادین پوری کرنا اسی کے اختیار مین ہے اُسکے کارخانہ مین کسی کو مطلق اختیار نہین جو چاہے سو کرے اُسکے حکم کا روکنے اور پھیرنے والا کوئی نہین سب اُسی کے محتاج ہین وہ کسی کا محتاج نہین کوئی چیز اُس سے پوشیدہ نہین جو کچھ ہوا اور آئندہ ہوگا سب کی اُسکو خبر ہے اُسکا کوئی ساجھی نہین سب بُرائیون اور عیبون سے پاک ہے ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا نہ وہ کسی کا ماں باپ ہے اور نہ کوئی اسکا ماں باپ ہے نہ اُسکی جورو ہے حاجات حیوانی سے پاک ہے کسی کام مین تھکتا نہین اپنے کارخانہ مین کسی وزیر و مشیر و مددگار کا محتاج نہین سب کام اُسکی مشیت سے ہوتے ہین اس صفت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو پوجنے اور معبود جاننے کو توحید کہتے ہین جب تک بندہ اس عقیدہ پر مضبوط نہو گا اور اسی کے موافق خدائے تعالےٰ کی پرستش نکرے گا کوئی بندگی اُسکی قبول نہو گی اگر بندہ موحد ہو اور شرک کے لگاؤ سے بالکل علاحدہ ہو تو اُسکے حق مین آخرت کے وبال سے ایک وقت ضرور امید نجات کی ہوجاتی ہے تو خداوند تعالےٰ اُسکو اپنی رحمت سے بلا عذاب چھوڑ دے ورنہ بعد عذاب کے ضرور جنت مین جاویگا اور شرک والا ہمیشہ جہنم مین رہے گا اُسکی نجات کی امید منقطع ہو چکی ہے۔ توحید ہندی مین ایک جاننے کو کہتے ہین اور شرک ساجھا کرنے کو کہتے ہین اول مسلمان پر یہی فرض ہے کہ اللہ کی توحید کو جانے اور توحید یہ یقین رکھے کہ زبان سے ایک کہے اور حاجتین اور مرادین غیرون سے مانگے پس [illegible] حضرت خواجہ خضر علیہ السلام سے مانگ رہا ہے اور بیڑا مانتا ہے اور کوئی توشہ

شیخ عبدالحق قدس سرہ کا کوئی شیخ سدو کوئی شیلے سے بیاہی مانگتے [illegible]
السلام سے کوئی شہداء سے آرے احمقو اسی کا تو نام شرک ہی اور شرک بے دم [illegible]
بڑے شرم اور غضب کی بات ہی کہ ظاہر مین مسلمان اور باطن مین شرک ہے اللہ تعالیٰ
کے روبرو سب عاجز ہین ہم بعض صوفیون کو دیکھتے ہین کہ وہ اپنے پیرون کو حاضر و ناظر
جانتے ہین یہ صریح شرک ہی کیونکہ حاضر و ناظر رہنا یہ اللہ کی شان ہے بندے اگرچہ نبی ہین
مگر بے اللہ کے بتلائے کچھ نہین جان سکتے پس جسکو ایمان نہوگا اُسکو ایقان بھی نہوگا اور جسکو
ایقان نہوگا اُسکو معرفت نہوگی اور نہ اُسکا علم یہ درجے اور طبقے ہین اور جسکا اسلام
ٹھیک ہوگا اُسکا گردن جھکانا اور مان لینا درست و صحیح ہوگا پس اللہ تبارک و تعالیٰ کا ہرحال
مین فرمان بردار ہوجائے اور یہ جو لوگ اکثر غیرون کے نام پر جانور کا ذبح کرنا رائج کیے ہوے
ہین مثلاً شیخ سدو کا بکرا شیلے کا مرغا سید احمد کبیر کی گائے یہ بھی خاص ہی اللہ کے واسطے اور
روزہ یہ بھی خاص ہے اللہ کے لیے اکثر عورتین مشکل کشا علی کا روزہ رکھتی ہین یہ شرک
ہی اور بعض سوا ہر کا بھی رکھتی ہین یہ روزہ شیطان کا ہی کیونکہ روزہ وہی ہی کہ نیت تقرب الی اللہ
طلوع صبح سے غروب آفتاب تک ایسے ہی سجدہ خاص اللہ کے واسطے ہی ہر حال اللہ کی بنائی ہوئی
چیزون مین فکر و غور کرے تو ضرور ہے کہ اللہ سے ملجاویگا کیونکہ صانع سے مصنوع کا پتہ ملتا ہے
اور مومن یقین کرنے والے اور اُسکے پہچاننے والے کی چار آنکھین ہین دو ظاہر کی اور دو باطن
کی ظاہر کی آنکھون سے جس چیز کو اللہ نے زمین مین پیدا کیا ہے دیکھتا ہی اور باطن کی آنکھون سے
جس چیز کو آسمان مین پیدا کیا ہے دیکھتا ہے پس انسان کو چاہیے کہ پہلے اپنے ایمان کو

ع حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ یعنی لعنت [illegible]

کامل کرے اور مومن بنے تو مومن اسکو کہتے ہین کہ خلاف شریعت محمدی کے کوئی بات نہ کرے
جس چیز سے شریعت روکے تو رک جائے سر مو فرق نہ کرے اللہ کی رضامندی کا طلبگار
ہے اسی کو مومن یعنی ایماندار کہتے ہین اسی کی تعریف مین اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے
وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ ؕ بہرحال جب مومن ہوگئے جب ہی عزت
اور اللہ کے لیے عزت ہے اور اسکے رسول کے لیے اور ایمانداروں کے لیے
والے ہوگئے ورنہ ذلت ہوگی اگر ایمان مین کامل نہوئے دیکھو مومن اسکو نہین کہتے ہین کہ
وضع تو مومنون کی ایسی بنالی ہے اور دل مین غلاظت شرک بھری ہے نماز سے کوسون دور دو لوگ
اس عزت کے لائق کہان ہین اس عزت کے لائق وہی ہے کہ جو احکام شریعت کی پابندی
دل و جان سے کرنے اور فرائض خمسہ پر مستعد رہے پس جب توحید الٰہی پختہ ہوئی تو وہ ایمان
مین کامل ہوا جب آدمی نے اللہ کی توحید جانی اور اسکا اقرار کیا تب اسپر نماز روزہ وغیرہ فرض
ہوا پس اب ہم وضو کا بیان کرتے ہین کیونکہ نماز کے واسطے طہارت لازمی ہے اسی سے وضو کا
بیان ہوتا ہے اگر وضو نہوگا تو نماز بھی نہوگی

باب تیسرا وضو کے بیان مین

اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ؕ
بے شک اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنیوالون کو اور دوست رکھتا ہے طہارت کرنیوالون کو ۱۲
سبحان اللہ اس آیۂ پاک سے کیا فضیلت و بزرگی طاہرون کی پائی جاتی ہے کہ اللہ تبارک
و تعالےٰ کے دوست ہو جاتے ہین اسمین ایک لطیفہ باریک ہے یعنی اللہ تعالےٰ نے
اول لفظ توابین کا اور متطہرین کا بیان فرماکر یہ اشارہ فرمایا کہ شرک و عصیان سے توبہ کرکے
اول طہارت قلبی ہونا چاہیے اور اسکے بعد طہارت جسمانی پس اگر کوئی شرک و کفر سے توبہ

نہ کرے اور طہارت جسمانی کرکے عبادت مین مشغول ہو تو وہ خداے تعالے کے قابل قبول نہوگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہین مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ لَمْ یُحَدِّثْ فِیْهِمَا بِشَیْءٍ مِّنَ الدُّنْیَا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ کَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح سے وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور وضو اور نماز پڑھنے مین کوئی بات دنیا کی نلاوے تو اپنے گناہون سے یون نکل جاویگا گویا کہ اُسی روز اُسکی مان نے جنا اور ابوداؤد نے بروایت عقبہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نقل کیا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی وضو کرے اچھی طرح سے پھر آسمان کی طرف نگاہ اُٹھا کر کلمہ توحید پڑھے تو اُسکے لیے جنت کے دروازے کھل جاتے ہین جس دروازے سے چاہے اُسکے اندر جاوے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ ارشاد فرماتے ہین کہ اچھا وضو تجھ سے شیطان کو دور کرے گا یعنی احتیاط سے جو وضو کرتا ہے اُس سے شیطان دور ہو جاتا ہے اور حضرت عثمان ذے النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بندہ وضو پورا نہین کرنے پاتا کہ اللہ تعالےٰ اُسکے اول وآخر کے گناہ بخشدیتا ہے حضرت انس رضے اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جہان تک ہو ہمیشہ با وضو رہنا چاہیے اسلیے کہ جس وقت ملک الموت بندے کی روح قبض کرتا ہے تو اگر وہ بندہ با وضو ہے تو شہید کا مرتبہ ملتا ہے غور کرو کہ با وضو رہنے سے تو شہید کا مرتبہ ملتا ہے تو جو لوگ اکثر نماز ہی مین رہتے ہین اُنکو کیا ثواب و مرتبہ ملے گا پس ممکن نہین کہ فضیلت نماز کی بیان یا تحریر مین آوے ہر شخص کو واجب و لازم ہے کہ

بت احتیاط سے کرے اور بعض لوگ جو وضو اسطرح کرتے ہین کہ جھٹ پٹ ہاتھ منھ دھو کر
ی جلدی پیر دھو لیتے ہین تو مین کہہ سکتا ہون کہ انکا وضو کامل ہرگز نہوتا ہوگا اور ایسے وضو سے امید
ب کی جاتی رہتی ہے اور جسکا وضو درست نہین ہوتا ہے اسکی نماز بھی صحیح نہین ہوتی بہرحال
دمی وضو بہت احتیاط سے کرے اور جب وضو سے بخوبی باحتیاط فارغ ہو تو اب نماز مین داخل ہو

باب چوتھا نماز کے بیان مین

حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ اُولٰٓئِكَ فِیْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ۞ جو لوگ اپنی نماز کی محافظت کرتے ہین وہ جنتون مین بزرگی دئیے گئے ہین یعنی جنت کی نعمتون سے سرفراز ہین اور فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ وَاظَبَ عَلٰی صَلَوَاتِ الْخَمْسِ حَلَّ لَهُ الْجِنَانُ وَحُرِّمَ عَلَیْهِ النِّیْرَانُ جس نے مداومت ومحافظت کی نماز پنجوقتہ کی اسکے واسطے حلال ہوئی جنت اور حرام ہوئی آتش دوزخ دیکھو مسلمانون اس آیت پاک اور حدیث شریف سے کیا فضیلت نماز کی پائی جاتی ہے خیر اب ہم سجدے کی فضیلت بیان کرتے ہین اس سے تمکو نماز کی پوری پوری فضیلت معلوم ہوجائے گی چونکہ سجدہ ایک رکن ہے جسکی یہ فضیلت بیان ہوتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ یعنی سجدہ کر اور اللہ کا مقرب ہو پس جسنے سجدہ کیا وہ اللہ کا مقرب ہوگیا اب غور کرو کہ جب سجدہ کی یہ فضیلت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل ہوتا ہے تو نماز کی کیا فضیلت ہوگی صحیح مسلم مین یہ روایت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مذکور ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب بندہ سجدے کی آیت پڑھتا ہے اور سجدہ کرتا ہے تو شیطان الگ ہوکر روتا ہے اور کہتا ہے ہائے مصیبت

اسکو سجدے کا حکم ہوا اور اسنے سجدہ کیا تو اسکو جنت ملی اور مجھکو سجدے کا حکم ہوا اور
نمانا تو مجھکو دوزخ ملی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہین مَن مُسْلِمٍ یَسْجُدُ لِلّٰہِ
سَجْدَۃً اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ بِھَا دَرَجَۃً وَحَطَّ عَنْہُ بِھَا سَیِّئَۃً یعنی جو مسلمان اللہ تعالیٰ
واسطے سجدہ کرتا ہی اللہ تعالیٰ اُس سجدے سے اُسکا ایک درجہ اونچا کرتا ہی اور ایک بدی اُس سے
دور کرتا ہی اور فرماتے ہین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہ بندہ زیادہ تر قریب خدائے تعالےٰ
سے سجدے کے وقت ہوتا ہی حضرت علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے مروی
ہے کہ وہ ہر روز ہزار سجدے کیا کرتے تھے چنانچہ لوگ اسی باعث سے آپ کو سجاد کہتے تھے
پس اب غور کرو کہ ایک سجدے کی کیا فضیلت ہی اگر پوری لکھی جاسکے تو دفتر عظیم ہو جائے اُسپر
بھی تمام نہوا اور نماز کی فضیلت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین اَلصَّلٰوۃُ
مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی نماز مسلمانون کے لیے معراج ہی سبحان اللہ اے بھائی مسلمانو
بڑی بزرگی ہی نماز پڑھنے والے کی دیکھو آپ نے فرمایا ہی کہ ایماندارون کی نماز معراج ہے
اور بھی آپ فرماتے ہین نماز جنت کی کنجی ہی پس جو نماز نہین پڑھتا وہ جنت کے قفل کو کیونکر کھولے
گا جبکہ اُسکے پاس اُسکی کنجی ہی نہین ہی اور صحیحین مین بروایت ابی مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
مذکور ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ اعمال سے کونسا عمل
افضل ہی آپ نے فرمایا نماز وقت پر پڑھنی اس زمانہ مین ہم اکثر لوگون کو دیکھتے ہین کہ نماز بے آخر
وقت مین پڑھتے ہین اور کار دنیا مین مبتلا رہتے ہین اِدھر اُدھر کی باتون مین پڑے رہتے ہین اور
خصوصًا عصر اور فجر کی تو بہت ہی تنگ وقت پر پڑھتے ہین پس ایسی نماز سے امید ثواب کی کم ہوتی

ہر حال نماز پر مستعد رہے اور وقت مسنون پر پڑھتا رہے کہ نماز افضل العبادات اور جامع ہر کل عبادتوں کی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز بہت محبوب تھی چنانچہ آپ ارشاد فرماتے ہیں وَقُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے پس ہر شخص کو چاہیے کہ نماز دل وجان سے گذارے اگر اللہ اور رسول اللہ کو رضامند رکھنا چاہتا ہے مسلمان اور کافر میں صرف نماز کا فرق ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اَلصَّلٰوۃُ عَلَمُ الْاِیْمَانِ نماز پڑھنا نشان ہے ایمان کا اور ارشاد فرماتے ہیں لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا صَلٰوۃَ لَہٗ نہیں ایمان ہے اس شخص کا جو نماز نہیں پڑھتا۔ اے بے نمازیو اب تم مسلمان کہاں رہوگے کے گوشت کھانے اور لانبی داڑھی رکھنے سے مسلمان نہیں ہوتا ہے جب تک اللہ کے فرائض کو ادا نہ کرے اور متبع شریعت محمدی کا نہ ہوجاے اور یہ بھی خوب سمجھ لو کہ نماز دین کا ستون ہے بموجب حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ مَنْ اَقَامَھَا فَقَدْ اَقَامَ الدِّیْنَ وَمَنْ تَرَکَھَا فَقَدْ ھَدَمَ الدِّیْنَ یعنی نماز ستون ہے دین کا جس نے نماز کو قائم رکھا دین کو قائم رکھا اور جس نے نماز کو چھوڑ دیا دین کو گرا دیا پس غور کرنا چاہیے کہ جس نے دین کو گرا دیا وہ مسلمان کہاں رہا اب غور کرنے کا مقام ہے کہ جو کوئی نماز نہیں پڑھتا ہے وہ اگرچہ لوگوں کے نزدیک کیسا ہی بزرگ تصور کیا جاتا ہو مگر اللہ و رسول کے نزدیک مردود ملعون اور بے ایمان ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ یعنی جس شخص نے نماز کو جان کر چھوڑا وہ کافر ہوا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ایک وقت کی نماز کے تارک کو کافر جانتے ہیں اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ حبس دائمی کا حکم فرماتے ہیں تا وقتیکہ توبہ کرے

Marfat.com

اور بیہقی نے بروایت ام ایمن رضی نقل کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جس شخص
نے نماز جانکر چھوڑ دی اُس سے ذمہ محمدؐ کا بری ہوگیا آسے نماز سے دم چرانے والو اور نام کے
مسلمانو کیا تمکو خبر نہین کہ جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذمہ بری ہوا اُس سے
خدا کا ذمہ بھی بری ہوا پس ایسے شخص کا ٹھکانا سوا ے جہنم کے اور کہان ہوگا اے بھائی مسلمانو کیون
نماز چھوڑکر دوزخ کے مستحق ہوتے ہو اب بھی ایسی حرکتون سے باز آؤ ورنہ بعد مرنے کے
کسی کام کے نرہوگے دوزخ مین جا پڑوگے جہان کوئی مددگار نہوگا اور جو یہ تم لوگون کے دلون
مین سمایا ہوا ہی کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخشوا لینگے اللہ کے محبوب ہین
انکو امت کی پاسداری اور غمخواری بہت ہی یہ سب کچھ ہم تسلیم کرتے ہین لیکن شفاعت تو اللہ
تعالی کی اجازت پر ہوگی پھر جو شخص اللہ کے فرض کے تارک ہوکر اللہ ورسول کے ذمہ سے نکل گیا
تو آپ اُسکی پاسداری وغمخواری کس طرح فرماینگے خدا ے تعالے اُسکی شفاعت کی
اجازت کیون فرمائیگا چنانچہ فرمایا اللہ تعالے نے مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا
بِاِذْنِهٖ یعنی کون ایسا ہی کہ شفاعت کرے اللہ کے پاس مگر اُسکے حکم سے خلاصہ یہ کہ نماز
بزرگترین عبادت ہی مصابیح مین مذکور ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو
تکبیر اول نماز کی کہتا ہی وہ گناہون سے ایسا پاک ہوجاتا ہی گویا آج ہی اپنی مان کے پیٹ سے
پیدا ہوا جب ثنا کہتا ہی اُسکے ہر ایک رونگٹے کے بدلے حق سبحانہ تعالے ایک سال کے
روزہ دار اور شب بیدار کی عبادت کے برابر ثواب عطا کرتا ہی اور جب کہتا ہی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللہ تعالی اُسکے نامہ اعمال میں لکھتا ہے

135313

Marfat.com

کی لاکھ نیکیان لکھتا ہی اور چار ہزار گناہ اس سے دور کرتا ہی اور چار ہزار درجے اُسکے بہشت
مین بلند کرتا ہی اور جب سورۂ فاتحہ پڑھتا ہی اُسکے نامۂ اعمال مین ثواب حج و عمرے کا لکھا جاتا
ہی اور جب رکوع مین جاتا ہی تو گویا اُسنے اپنے برابر راہ خدا مین سونا صدقہ دیا اور جب تین بار
کہتا ہو سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ گویا اُسنے جمیع کتب آسمانی کی تلاوت کی اور جب رکوع
سے اُٹھتا ہی تو اللہ تعالیٰ اُسکی طرف نظر رحمت سے ملاحظہ فرماتا ہی اور جب سجدے مین
جاتا ہی تو گویا اُسنے بدلے ہر آیت قرآنی کے ایک بردہ آزاد کیا اور جب سُبْحَانَ رَبِّیَ
الْاَعْلٰی کہتا ہو تو حق تعالےٰ جنون اور پریون کی برابر نیکی اُسکے نامۂ اعمال مین لکھتا ہی اور اُسی قدر
اُسکی برائیان دور کرتا ہی اور اُسی قدر اُسکے درجے جنت مین بلند کرتا ہی اور جب وہ جلسہ کرتا ہی
اور تشہد پڑھتا ہی اللہ تعالےٰ اُسکو ثواب صبر کرنے والون کا مرحمت فرماتا ہی اور جب سلام
دیتا ہی اور نماز سے فارغ ہوتا ہی تو آٹھون دروازے جنت کے اُسکے لیے کھل جاتے ہین جس
دروازے سے چاہے اُسمین داخل ہووے ارے غافلو ایسی نعمت کو کیون کھوتے ہو یہ نہ سمجھنا کہ
بغیر نماز کے نجات ہو جایگی بعد توحید کے اللہ تعالےٰ نماز ہی کا حساب لیگا چنانچہ پوچھیگا حدیث
مین آیا ہی اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بَعْدَ التَّوْحِیْدِ
الصَّلٰوۃُ یعنی پہلے جس چیز کا بندہ سے حساب ہوگا وہ بعد توحید کے نماز ہی نماز کی قرآن مجید
و حدیث شریف مین تعریف اور تاکید جا بجا ہے اُس سے غفلت و بے پروائی نکرنا چاہیے
حدیث شریف مین آیا ہو کہ بے نمازی کے گلے اور امانت اور خیرات اور روزے کو
قبول نہین کرتا اللہ اور تمامی پیغمبر اُس سے بیزار ہین اور بھی وارد ہی کہ فرمایا رسول

بقول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ قیامت مین گنہگارون کا منھ کالا ہوگا مگر سب سے زیادہ بے نمازی
روسیاہ ہونگے حدیث شریف مین وارد ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو
شخص نماز کی محافظت اور احتیاط نہین کرتا ہی اُسکے لیے نہ نور ہوگا اور نہ نجات ہوگا وہ قیامت مین
فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ اللہ محفوظ رکھے اس حدیث کے وعید مین وہ لوگ بھی
داخل ہین جو نماز اچھی طرح نہین گذارتے ہین یعنی رکوع و سجدہ و قومہ و جلسہ اچھی طرح نہین کرتے اور
بیدلی سے پڑھتے ہین دل کہین ہی اور خود ہاتھ باندھے کھڑے ہین یا رکوع و سجدہ مین ہین تو جو نماز
ایسی ہو اُسکا پڑھنا نہ پڑھنا یکسان ہی چاہیے کہ دلجمعی کے ساتھ پڑھے حضرت سلطان الفقہا امام
ابو اللیث سمرقندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین کہ ایک مرد نے ابلیس سے پوچھا کہ مین تیرے
برابر ہونے کا قصد رکھتا ہون اُسنے جواب دیا کہ اگر تو ہوا پر اُڑنا چاہتا ہی اور ہر فرد بشر کے اعضا
اور سارے بدن مین خون کی طرح پھرنے کا ارادہ رکھتا ہی تو نماز کو چھوڑ اور جھوٹی قسم کھا پس
معلوم ہوا کہ بے نمازی اور جھوٹی قسم کھانے والے شیطان کے بھائی ہین اس زمانہ مین بہت
کم لوگ ایسے ہین کہ جو اس سے بچے ہون اول تو یہی ہو کہ اکثر نماز نہین پڑھتے اور جو پڑھتے
ہین وہ دلجمعی کے ساتھ نہین پڑھتے ہین تو وہ بھی بے نمازی ہین اب رہی جھوٹی قسم تو اس کا
شیوہ کرلیا ہے بے ضرورت قسم کھانے کی عادت کر رکھی ہی اور عدالت مین جھوٹی گواہی
قسم کھا کر بیان کرتے ہین کتاب ترغیب والترہیب مین وارد ہی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ نماز
اُس شخص کی قبول ہوتی ہی جو میری بزرگی اور عظمت کے واسطے پڑھتا ہے اور دنیا کے
دکھانے کو دراز نہین کرتا اور گناہون مین دن رات نہین گذارتا بلکہ میری یاد و ذکر مین

عورتون اور یتیمون مسکینون مسافرون پر رحم کرتا ہے اُسکا نور آفتاب کے نور کے
ہوگا اُسکو جنت کا لباس پہناؤن گا فرشتے اُسکی حفاظت کرین گے اُسکو ظلمت اور تاریکی
سے نکال کر روشنی اور نور بخشون گا جہالت سے نکال کر علم اور حلم عنایت کرونگا جنتون مین
جیسے جنت الفردوس افضل و بہتر ہے ویسے ہی جنتیون مین وہ شخص افضل ہوگا نماز نیکی اور
ثواب کی راہ دکھاتی ہے نماز کا اجر نور ہے قیامت کو اپنے صاحب کی شفاعت کریگی یعنی پڑھنے والے
واسطے قیامت سے بخشوائیگی اور جس طرح ہر شخص اپنے اعمال سے پوچھا جائے گا اُسی طرح اپنے
ماتحتون کی بابت بھی پوچھا جائے گا مثلاً جس مرد کے عورت ہے اور اولاد وہ اُنکی بابت بھی پوچھا
جائیگا کہ تو نے انکو کس راہ پر لگایا اگر اچھی راہ پر لگایا ہوگا تو اُسکا بھی ثواب پائے گا ورنہ الزام
پاکر عذاب پائے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ یعنی مرد حاکم ہین
عورتون پر پس مردون کو چاہیے کہ خود بھی نماز پر مستعد رہین اور اپنی عورتون پر بھی تاکید
رکھین اور اگر وہ کسی طرح بے توجہی کرین تو اُنپر سختی کرین جسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ آخرت مین دونون
میان بی بی ہمسایہ جنت مین تختون پر آرام کرین گے جیساکہ اِس آیۂ کریمہ سے ثابت ہے هُمْ
وَاَزْوَاجُهُمْ فِیْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِئُوْنَ یعنی ایمان والے مرد اور اُنکی بیبیان
درختون کے سایے مین تختون پر تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہونگے اے پیارے مسلمان بھائیو
یہ خوشی کی بات ہے کہ جیسے یہان دنیا مین بیبیون کے ساتھ اکٹھا ہو ویسی ہی اگر دونون
[illegible] ہونگے تو جنت مین بھی تمھارا جوڑا جدا نہو گا کتاب طبرانی مین
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز جماعت کی پانچون

Marfat.com

وقت پڑھے گا اول گروہ کے ساتھ بجلی کی طرح پل صراط پر گذر جائیگا اور دوسرا گروہ

اس صفت سے آئیگا کہ منھ اُسکا چودھوین رات کے چاند کی طرح روشن ہوگا اس

حدیث سے نماز جماعت سے پڑھنے کی کیا فضیلت پائی گئی اور دوسری حدیث میں

ارشاد ہے تَکْبِیْرَۃُ الْاُوْلٰی خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْہَا تکبیر اولے دنیا

اور جو کچھ دنیا مین ہے اُس سے بہتر ہے ف یعنے اللہ تعالے کے نزدیک تمام دنیا اور

اُسکی سب چیزون سے بڑھکر ہے تکبیر اولے اکیا ہے نماز کی نیت باندھتے وقت اللہ اکبر کہنے

کو تکبیر اولے کہتے ہین پس جو شخص امام کے ساتھ نیت باندھے وقت نماز مین شریک ہوا

اُسنے پہلی تکبیر پائی ہم دیکھتے ہین کہ اکثر لوگ جب امام نیت کر چکتا ہو اور الحمد نصف پڑھ لیتا

ہے تو وہ کھڑے آپس ہین باتین کیا کرتے ہین اور جب دیکھتے ہین کہ اب قریب ہے کہ امام

رکوع مین جائیگا اُسوقت شریک ہوتے ہین وہ اُس تکبیر کے ثواب سے محروم رہتے

ہین اُنکو امام کے ساتھ ہی نماز مین شامل ہونا تھا حضرت مولانا الشیخ ابو بکر واعظ سندھی

رحمۃ اللہ علیہ کہ سر آمد علماے نامدار اور مستند فقہاے روزگار سے ہین اپنی کتاب منہاج میں

مین فرماتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے تارک الجماعت کا منھ قبلہ

کی جانب سے پھیر دینگے خبردار ہو جاؤ اے گھر مین بلا ضرورت کے نماز پڑھنے والو جماعت

کی فضیلت کیون نہین لیتے جماعت پر جناب حق سبحانہ تعالے جل جلالہ و عم نوالہ کی رحمت

ہوتی ہے حتی الوسع جماعت ہی کے ساتھ نماز پڑھا کرو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

فرماتے ہین تَارِکُ الْجَمَاعَۃِ مَلْعُوْنٌ فِی التَّوْرَاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالزَّبُوْرِ

Marfat.com

القرآن فان تارك الجماعة يمشي في الارض والارض تلعنه و
ينظر الى السماء والسماء تلعنه تارک الجماعت لعنت کیا گیا ہے توریت اور انجیل اور
زبور مین اور قرآن مین اور ترک کرنیوالا جماعت کا چلتا ہے زمین مین اور زمین اسکو لعنت
کرتی ہے اور دیکھتا ہے آسمان کی طرف اور آسمان اسپر لعنت کرتا ہے ف یعنی اہل زمین
اور اہل آسمان اسپر لعنت کرتے ہین پس اے بے عذر جماعت کے چھوڑنیوالو گھرون مین
نماز پڑھنے والو کیون ملعون ہوتے ہو صحیحین مین بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی
عنہ مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ لوگون کو بعض نمازون مین نہ پایا تو فرمایا
کہ مین چاہتا ہون کہ کسی شخص کو لوگون کی نماز پڑھانے کو مقرر کرون اور خود ان لوگون کو تلاش
کرون جو نماز مین نہین آتے اور انکے گھر پھونک دون اللہ اکبر کیا سخت تاکید ہے نماز جماعت
کی پس ہرگز نماز فرض بے عذر گھر مین نہ پڑھو ورنہ روح مطہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی ناراض ہو جائیگی اور نماز جماعت سے پڑھنے مین تنہائی نماز سے ستائیس درجے زیادہ ثواب
ہے جیسا کہ حدیث شریف - صحیحین مین بروایت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما وارد ہے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلوة الجمع تفضل صلوة المنفرد بسبع
وعشرين درجة یعنی جماعت کی نماز تنہائی نماز سے ستائیس ۲۷ درجے زیادہ ہے
تو اے مسلمانون نماز جماعت سے ہمیشہ پڑھا کرو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے صحیح ترمذی مین بروایت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہما وارد ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من صلى لله اربعين يوما الصلوات

Marfat.com

فِی جَمَاعَۃٍ لَا تَفُوْتُ فِیْھَا تَکْبِیْرَۃُ الْاِحْرَامِ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بَرَآءَتَیْنِ بَرَآءَۃً مِنَ النِّفَاقِ وَبَرَآءَۃً مِّنَ النَّارِ جو شخص چالیس روز نماز جماعت سے پڑھے اس طرح سے کہ تکبیر اولے فوت نہو اسد تعالے اُسکے لیے دو علیحدگی لکھدیتا ہے ایک نفاق سے علیحدہ رہنا دوم آگ سے علیحدہ رہنا یعنی اُسکو اسد تعالے نفاق سے بری رکھے گا اور جہنم سے بچالیگا کتاب احیاء العلوم مین مسطور ہے کہ سابق کے بزرگان دین سے اگر تکبیر تحریمہ فوت ہوجاتی تھی تو تین دن اپنے نفسون پر سختی کیا کرتے تھے اور اگر جماعت فوت ہوتی تھی تو سات دن اور چاہیے کہ جماعت ایک دوسرے سے ملکر اور سیدھی صف باندھکر کھڑا ہو ورنہ جس قدر فرق ہوگا اُسیقدر اسد تعالے دلون مین فرق پیدا کرے گا اور جسقدر صف مین ٹیڑھاپن ہوگا اُسیقدر دلون مین ٹیڑھاپن ہوجائے گا اور مسلمانون کے دلون مین باہم فرق اور کجی ہونا علامت نفاق کی ہے اور نفاق بہت بُری بلا ہے منافقین کی مذمت قرآن مجید وحدیث شریف مین وارد ہے چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ تحقیق منافق لوگ دوزخ کے سب سے نیچے طبقے مین ہین آور نماز وجماعت مین سستی کرنا اور شوق دل سے نہ پڑھنا یا لوگون کے دکھانے کو پڑھنا بھی نفاق کی علامت ہے حضرت امام ابن حجر رضے اسد تعالے عنہ کتاب زواجر مین لکھتے ہین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو مرد یا عورت نماز مین سستی کرے اور دل کے شوق ومحبت سے وقت پر نہ پڑھے اُسکو اسد تعالے پندرہ عذابون مین گرفتار کرے گا اسمین سے چھ عذاب دنیا مین اول عمر مین برکت نہوگی دوم اُسکے چہرے سے صالحون کی نشانی جاتی رہے گی سوم ...

Marfat.com

نہین ملے گا چہارم اُسکی دعا قبول نہوگی پنجم رحمت کے فرشتے اُس سے بیزار ہونگے ششم
اسلام مین کچھ حصہ نہ ملے گا یعنی اسلام کی خوبیون اور نعمتون سے بے نصیب رہے گا
اور تین موت کے وقت ہونگے اوّل ذلیل اور خوار ہو کر مرے گا دوم مفلس اور بھوکا ہو کر مریگا
سوم ایسی پیاس کی شدت ہوگی کہ اگر تمام دنیا کا پانی پی جائے گا تو بھی تشنگی کم نہوگی تین
عذاب قبر مین ہونگے اوّل قبر اُسکو ایسا دبائے گی کہ دونون پسلیون کی ہڈیان ملجا ئینگی دوم
اُسکی قبر مین آگ ہوگی کہ رات دن اُسمین جلے گا سوم حق تعالےٰ اُسپر ایسے فرشتے کو مسلط
کرے گا کہ اُسکی آنکھین انگارے کی طرح ہین اُسکے ناخن لوہے کے ہین ہر ایک ناخن کی
لمبائی ایک دن کی راہ ہوگی اُسکے پاس لوہے کا گرز ہوگا اُسکی آواز رعد بجلی کے گرجنے
کی طرح ہوگی مردے سے کہے گا میرا نام شجاع اقرع ہے مجھکو اللہ تعالےٰ نے تجھپر عذاب کرنے
کو بھیجا ہے تو نے نماز کیون نہین پڑھی تھی یہ کہکر گرزون کی مار اس ترتیب سے دے گا
کہ فجر کی نماز کے لیئے فجر سے ظہر تک اور ظہر کی نماز کے واسطے ظہر سے عصر تک اور عصر
کی نماز کے واسطے عصر سے مغرب تک اور مغرب کی نماز کے لیے مغرب سے عشا تک
اور عشا کی نماز کے بدلے عشا سے فجر تک جسوقت مار پڑیگی ستر گز زمین مین دب جائیگا
فرشتہ اپنے ناخنون سے اُسکو لگائے گا پھر مارے گا پھر وہ زمین مین دھنس جائے گا
پھر ناخن سے نکالے گا اسیطرح قیامت تک یہی عذاب کرتا رہے گا محشر کو جاتے وقت
تین عذاب ہونگے اوّل اللہ تعالےٰ اُسپر ایک فرشتہ مقرر کرے گا وہ فرشتہ اُسکو
اوندھے منھ موقف کی طرف کھینچے گا تمام خلق اُسکی طرف نظر کرے گی حق تعالےٰ بھی

موقف اُس مقام کا نام ہے جہان آدمی قیامت مین فیصلے کے واسطے کھڑے ہونگے

غضب سے دیکھے گا دوم اللہ تعالےٰ اسکا حساب سختی اور طول کے ساتھ لے گا سوم اللہ تعالیٰ کے روبرو دوزخ مین جائے گا دوسری روایت مین یون ہے کہ اول عذاب کے فرشتون مین سے ایک فرشتہ ایسی زنجیر ہاتھ مین لیکر آئے گا کہ اگر ایک کڑی اسکی دنیا مین گرے تو تمام دنیا جل جائے وہ زنجیر اسکے گلے مین ڈال کر اوندھے منھ دوزخ کی جانب گھسیٹتا لیجائیگا اور کہے گا کہ یہی عذاب ہے ایسے آدمی کا جو خدا کے فرض کو ضائع کرے دوم حق تعالےٰ اسکی طرف نظر رحمت نہ کرے گا سوم وہ پاک نہوگا اور سخت عذاب پائے گا پس اے بھائیو غور کر لو کہ جو اللہ تعالےٰ کے فرائض کو ادا نہ کرے گا اسکا یہی حال ہوگا یعنی نماز روزہ حج زکوۃ لیکن حج انپر فرض ہو کہ جو راہ خرچ پر قادر ہو اور حج تمام عمر مین ایک مرتبہ فرض ہے اور زکوٰۃ صاحب نصاب پر اور نماز روزہ ہر غریب امیر عاقل بالغ سب پر فرض ہے اسکا تارک سخت گناہگار ہے اور منکر اسکا کافر ہے یہ بھی خوب غور سے سمجھ لو کہ جسقدر اسکا ثواب ہے ویسا ہی اسکے تارک پر عذاب ہے اور نماز کی اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید مین بیشمار مقامون پر تاکید فرمائی ہے اب ہم فضیلت نماز مین ایک حدیث جامع نقل کر کے اس بیان کو ختم کرتے ہین حضرت جعفر بن محمد اپنے باپ وہ اپنے دادا حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز حق تعالیٰ کی خوشنودی۔ فرشتون کی روشنی۔ پیغمبرون کا طریقہ۔ معرفت کا نور۔ ایمان کی اصل۔ دعا کی اجابت۔ اعمال کی قبولیت۔ رزق کی برکت۔ دشمنون کے مقابلے کو ہتھیار۔ شیطان کی کراہت ملک الموت کے درمیان شفاعت۔ قبر مین قیامت تک چراغ ہے۔ قیامت کے دن سایہ

ہوکر سر پاؤن لباس ہوکر بدن پر اور نور ہوکر نمازی کے سامنے دوڑے گی۔ دوزخ
حق تعالے کی حضور مین حجت اور سند ہوگی۔ اعمال تولنے کے وقت پلۂ میزان مین وزن
رانے سے پڑا تارنے والی۔ جنت کی کنجی ہوگی۔ بے شک نماز تسبیح اور تحمید اور تقدیس
تمجید اور قرارت اور دعا اور انکساری ان سب چیزون پر شامل ہے اللہ اکبر کیا فضیلت
تا نکی ہے اور نماز کے پڑھنے والون کی کیا بزرگی ہے پس اے بھائیو نماز پڑھو اپنی جو رو
لڑکون کے مستعد ہو اللہ تعالے اپنے فضل وکرم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے صدقے سے ہم سب مسلمان بھائیون کو اپنی طاعت کی توفیق عطا فرما وے کہ دل کے
شوق کے ساتھ خشوع وخضوع سے نماز ادا کر کے اُسکی رضامندی کے مستحق ٹھہرین آمین
یا رب العالمین۔ اور چونکہ اللہ تعالے نے نماز کے ساتھ ہی زکوۃ کا ذکر قران پاک مین جا
بجا فرمایا ہے لہذا مناسب معلوم ہوا کہ اِسکے بعد اسی کا بیان لکھا جاوے۔

باب پانچوان زکوۃ کے بیان مین

تیسرا رکن اسلام کا زکوۃ ہے یہ بھی مثل نماز کے فرض ہے جو اسکی فرضیت کا منکر ہو وہ کافر
اور نہ ادا کرنے والا زکوۃ کا فاسق نماز عبادت بدنی ہے اور زکوۃ عبادت مالی نماز امیر غریب
سب پر فرض ہے اور زکوۃ فقط امیرون پر فرض ہے اور غریبون پر نہین چنانچہ اللہ جل جلالہ
نوالہ اپنے کلام پاک مین ارشاد فرماتا ہے اَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
وَارْكَعُوا مَعَ الرّٰكِعِينَ قائم کرو نماز کو یعنی نماز پڑھو اور دو زکوۃ کو اور رکوع کرو ساتھ
رکوع کرنے والون کے اللہ تعالے نے نماز کے ساتھ زکوۃ کو ذکر فرمایا اس سے یہ بات معلوم

ہو ئی کہ فرضیت مین نماز و زکوۃ یکسان ہین یعنی جیسے فرضیت نماز کی قطعی ہے ایسی طرح
کی بھی فرضیت قطعی ہی مگر ہان زکوۃ مثل نماز کے ہر غریب و امیر پر فرض نہین ہی بلکہ اس مین تفص
زکوۃ فرض ہوتی ہی اُس شخص پر جو مالک نصاب کا ہو اور وہ نصاب اُسکے ضروری
سے زائد ہو اور اسپر پورا ایک برس گذرا ہو نصاب ایک مقدار معین کو کہتے ہین جو
شرع نے زکوۃ مقرر کی ہے پس چاندی کی نصاب ساڑھے باون تولہ ہی خواہ اُس قد
وزن روپیہ نقد ہو یا زیور یا چاندی اور سونے کی نصاب ساڑھے سات تولہ ہی خواہ اسقدر
وزن کی اشرفی ہون خواہ زیور خواہ سونا ایسے مالدار پر چالیسوان حصہ ادا کرنا ہوتا ہے جبکہ
اسقدر مالیت اپنے کھانے کپڑے اور اُن لوگون کے خرچ سے جنکا روٹی کپڑا اسکے ذ
ہے بچ رہے اور سال پورا اسپر گذرے پس جس شخص کے پاس اس قدر مال ہو لیکن
اُسکے ضروری خرچ سے زائد نہین ہی مثلاً جب تک سال پورا ہو وہ صرف ہو گیا تو اُسپر
زکوۃ نہین ہے یا وہ اسیقدر یا اس سے زائد کا قرضدار ہی تو بھی اسپر زکوۃ نہین ہے
اسیطرح اگر کوئی صاحب نصاب تھا اور سال تمام ہونے سے پہلے غریب ہو گیا تو اُسپر
زکوۃ نہین اگر کسی کے پاس سونا ہی مگر پورے نصاب بھر نہین اور اسی طرح چاندی بھی ہی
تو دونون کا بھاؤ کرکے نصاب قائم کرے اور زکوۃ ادا کرے اگر کسی کے پاس سونا
چاندی نہو مگر سوداگری کا مال اُسقدر ہو تو زکوۃ واجب ہوگی نصاب سے کم پر زکوۃ نہین ہی
اور جو مالدار ہو کر زکوۃ نہ دے اسکے حق مین اللہ سبحانہ تعالےٰ نے ارشاد فرماتا ہے
وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

[هم] بعذاب الیم یوم یحمٰی علیہا فی نار جہنم فتکوی بہا
[ج]باہہم وجنوبہم وظہورہم ہذا ما کنزتم لانفسکم
[ف]ذوقوا ما کنتم تکنزون ۔ یعنی جو لوگ سونے روپیہ کے خزانے
[ر]کھتے ہین اور خدا کی راہ مین خرچ نہین کرتے زکوۃ نہین دیتے اُنکو بشارت دیجئے آپ
[ا]یسے بڑے عذاب دردناک کی جس روز گرم کیے جائین گے خزانے اور داغی جائین گی
اُس سے اُنکی پیشانیان اور پہلو اور پیٹھین یہ وہی ہے جسکو تم گاڑ گاڑ اپنی جانون کے واسطے
رکھتے تھے پس چکھو جسکو گاڑتے تھے ۔ جو لوگ مالک نصاب کے ہوکر زکوۃ نہین ادا کرتے
ہین اُنکے حق مین یہ وعید ہے دیکھو اللہ تعالے نے کتنی آسانی رکھی ہے کہ جب بقدر
نصاب کے مال ہو اور حاجت ضروری سے زائد ہو اور اُسپر سال بھی پورا گذر رہے
اُسوقت چالیسوان حصہ ہے مقام غور ہے کہ مال دیا ہوا خدا ہی کا ہے اُسی کے اختیار
مین ہے جس کا مال چاہے سب برباد کر دے اُسنے اگر اُسکے شکرانہ مین اتنا خرچ کرنے
کو کہا تو کیون ناگوار ہوتا ہے حالانکہ وہ وعدہ فرماتا ہے لئن شکرتم لازیدنکم البتہ اگر تم شکر
گذاری کروگے تو مین ضرور ضرور زیادہ کرونگا پس ایسے وعدہ راسخ پر بھی خرچ نہین کیا
جاتا ہے تو معلوم ہوا کہ تمکو خدا کے وعدہ پر یقین نہین ہے اور جسکو خدا کی سچائی پر یقین نہوا وہ
[ک]یونکر مستحق جنت کا ہوگا اسی واسطے اُس نے فرمایا وان کفرتم ان عذابی لشدید اور اگر
[نا]شکری کروگے تو میرا عذاب البتہ سخت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین
[مین] نے جنت کے دروازے پر لکھا دیکھا ہے کہ مین بخیل اور زکوۃ ندینے والے پر

اور دیوث پر حرام ہون صحابہ رضی نے پوچھا یا رسول اللہ دیوث کون شخص ہے فرمایا جو شخص
گھر والون کی بدفعلی دریافت کرکے خاموش ہو رہے مثلاً کسی کی جورو یا بہو یا بیٹی یا بہن ہو جو
آوارہ ہو اور وہ اسکو جائز رکھتا ہے اور غیرت نہین کرتا کہ اسکو نکال باہر کرے اور اوس سے
ترک تعلق کرے تو ایسے بیحیا کو دیوث بولتے ہین صحیح مسلم مین بروایت ابوذر رضی اللہ
مذکور ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مال جمع کرنے والے پشت سے
داغے جائینگے کہ پسلیون سے نکل جائیگا اور گدی کا داغ ماتھے سے نکل جائیگا
اس حدیث مین مال جمع کرنے والے لوگون سے وہی مراد ہین جو زکوۃ نہین دیتے ہین
اور کوئی اس سے یہ نہ سمجھے کہ مال جمع کرنا ہی گناہ ہے بلکہ جو لوگ مالدار ہین مال جمع کرتے ہین
اور زکوۃ اسکی ادا کرتے ہین وہ غریبون سے زیادہ ثواب حاصل کرتے ہین ایک عبادت
بدنی کا اور دوسرے عبادت مالی کا و علاوہ زکوۃ کے اور بھی صدقہ دیکر ثواب
کما سکتا ہے پس اے مسلمانو اگر تم لوگ علاوہ زکوۃ کے اور صدقہ بھی دو تو وہ بھی محض فی
سبیل اللہ دینا احسان ہرگز نہ جتانا ورنہ ثواب ہرگز نہ پاؤگے اور وہ ضائع ہو جائیگا
بموجب آیہ کریمہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ
الْاَذٰى كَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اے ایمان والو اپنی خیراتون کو احسان اور ایذا اسکے بدلے نہ بیٹھو جیسے
وہ شخص کہ اپنے مال کو لوگون کے دکھاوے کو خرچ کرتا ہے اور اللہ اور پچھلے دن پر
یقین نہین رکھتا بعض لوگون کی عادت ہوتی ہے کہ اگر کسی موقع پر کسی کے ساتھ سلوک کرتے

ن تو اُسکو پیش نظر رکھتے ہین جب کبھی ایسا اتفاق پڑا کہ اُس سے تکرار ہوئی یا کوئی غرض اس سے
نکلی ہوئی اور وہ پوری نہوئی تو کہہ بیٹھتے ہین کہ تم وہی ہو ہمنے تمھارے ساتھ فلان روز ایسا
سلوک و احسان کیا تھا ایسی باتون سے اللہ تعالے نے منع فرمایا خیرات دینے مین آخرت
کے سوا دنیا وی فائدے بھی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہین اَلصَّدَقَةُ
تَسُدُّ سَبْعِیْنَ بَابًا مِنَ الشَّرِّ خیرات ستر دروازے بدی کے بند کرتی ہے اور یہ
بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہین کہ سخی کے گناہ کا خیال نکرو کیونکہ جب وہ
لغزش کرتا ہے تو اللہ تعالے اُسکا ہاتھ پکڑ لیتا ہے جب وہ مفلس ہوتا ہے تو اُسکی کشایش
کرتا ہے جود و سخا بڑی نیک خصلت ہے یہ اُسکو میسر ہوتی ہے جسکو اللہ تعالے نیک توفیق
دیتا ہے اور دنیا و آخرت کی دولت بخشتا ہے جو شخص کسب حلال اور پیاری چیز سے
سخاوت کرتا ہے اُسکا مرتبہ بہت ہی بڑا ہے اور بخیل کے حق مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم ارشاد فرماتے ہین کہ آسمان سے ہر روز لعنت اُترتی ہے ایک لعنت یہود
و نصارے پر باقی زکوۃ ندینے والے پر ہے مال کی زکوۃ دینے والا اللہ کا دوست ہے
دوزخ کے عذابون سے محفوظ ہوکر جنت مین داخل ہوگا زکوۃ ندینے والا شیطان کا
دوست اُسکا خزانچی ہے زکوۃ ادا کرنے والا اگر مرجائے اور اُسکا مال اُسکے وارثون
کو ملے تو وہ چاہین زکوۃ دین یا ندین مگر قیامت تک فرشتے اُسکی نیکیان لکھتے رہین گے
اور زکوۃ ندینے والا جب مرجائے تو اُسکے وارث چاہے زکوۃ دین یا ندین مگر اُسکے واسطے
فرشتے گناہ لکھتے رہین گے جو شخص خوف خدا سے زکوۃ دے قیامت مین وہ زکوۃ اُسکے

سینے نور ہوگی اور اُسکی روشنی مین پل صراط سے گذر کر جنت مین داخل ہوگا جو شخص زکوٰۃ نہین دیگا قیامت مین اُسکا مال آگ کا طوق ہوکر گردن مین پڑے گا اگر وہ طوق دنیا مین گرے تو تمام دنیا جل کر راکھ ہو جائے پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائین درخت جل جائین دریا خشک ہو جائین ہم بہت سے مسلمان بھائیون کو دیکھتے ہین کہ نماز پڑھتے ہین اور صاحب نصاب ہین لیکن زکوٰۃ نہین دیتے اور جب کبھی سمجھانے بجھانے سے زکوٰۃ دینے کو حساب کرنا شروع کیا اور دیکھا کہ حساب کرنے مین سَو دو سَو نکلنے لگے پس فوراً کہا کہ آج نہین کل پھر حساب کر کے زکوٰۃ نکال دینگے بس وہ آج ہی کل مین رہگئے اور زکوٰۃ خاک نہین دیتے حضرت خواجہ بایزید بسطامی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے حضرت خواجہ ابو سعید رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا اے برادر جسکو اللہ تعالےٰ دوست رکھتا ہے اُسکو تین خصلتین مرحمت فرماتا ہے ایک سخاوت مثل دریا کے دوسرے شفقت مثل آفتاب کے تیسرے تواضع مثل زمین کے سُبحان اللہ سخاوت بہت اچھی خصلت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین اَلسَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِنَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِنَ الْجَنَّۃِ قَرِیْبٌ مِنَ النَّاسِ بَعِیْدٌ مِنَ النَّارِ وَالْبَخِیْلُ بَعِیْدٌ مِنَ اللّٰہِ بَعِیْدٌ مِنَ الْجَنَّۃِ بَعِیْدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِنَ النَّارِ سخی قریب ہے اللہ سے قریب ہے جنت سے قریب ہے لوگون سے دور ہے دوزخ سے اور بخیل دور ہے اللہ سے دور ہے جنت سے دور ہے لوگون سے قریب ہے دوزخ سے خلاصہ یہ کہ زکوٰۃ دینے والا اور راہ مین اللہ تعالےٰ کی خرچ کرنے والا اللہ تعالےٰ کا دوست ہوتا ہے لوگون کے دل مین اُسکی وقعت اور محبت ہوتی

...دا لے اوس ...ت ہوا تو ضرور مستحق جنت ہوکر دوزخ سے دور رہے گا اور اصل مین
...ہی ہے جو زکوۃ فرض نہین ادا کرتا حدیث شریف مین اسکی تصریح دوسرے مقام
...ہے اور یہ بھی خیال کر لینا چاہیے کہ کوئی چاہے جس قدر خیرات کرے جب تک وہ زکوۃ
...فرض کی نیت سے حساب کر کے ادا نہ کرے گا اُسکے ذمہ زکوۃ کا محاسبہ باقی رہیگا اور
...آخرت مین عذاب ہوگا اور اگر زکوۃ ادا کرتا رہے اور نفل خیرات نہ کرے تو اُسپر عذاب
...گا البتہ جو نفل خیرات سے اسکو بلند درجے ملتے اسکے پانے سے رہجائے گا اس
...زمانہ مین اکثر مسلمان مالدار سیکڑون ہزارون روپیہ بے موقع اپنے بھائی بندون کو جمع کر کے
...میلاد شریف یا دوسرے کسی کار خیر کے نام سے خرچ کر کے طرح طرح کے کھانے
...کھلا دیتے ہین اور اپنے نزدیک یہ سمجھتے ہین کہ ہم خوب ثواب لیتے ہین اور جب کہین گفتگو کا
...موقع ہوتا ہے تو کہہ بیٹھتے ہین کہ ہمارے دروازے ہزارون بھائی ہاتھ دھو جاتے ہین
...ہماری زکوۃ بہت ٹھکانے لگتی ہے ہمارا مال بہت پاک ہے جو بھائیون کے نیگ لگتا ہے
...اور دوسرے خوشامدی واہ واہ کرتے ہین حالانکہ یہ محض خام خیالی ہے زکوۃ کے حقدار فقیر
...مسکین اور پردیسی اور قرضدار اور غازی اور زکوۃ کے تحصیلدار اور مکاتب ہین یعنی ان
...ہی کو دینے سے زکوۃ ادا ہوگی ورنہ نہین وہ اپنے جس کام مین چاہین خرچ کرین فقیر وہ شخص
...جسکے پاس کچھ نہو مسکین وہ کہ جسکے پاس تھوڑا مال ہو یعنی نصاب سے کم ہو پردیسی وہ کہ تین
...منزل مسافت سے زیادہ سفر کر کے آیا ہو اور ساتھ اُسکے مال بقدر نصاب نہو اگرچہ اسکے
...وطن مین ہو قرضدار وہ کہ جسکے ذمہ لوگون کا قرض ہے اور ادائی کی کوئی صورت نہو یا اتنا ہو

کہ قرض ادا کر کے بقدر نصاب نہ بچے۔ غازی [illegible] اسکے پاس ہتھیار اور سامان نہو تو زکوۃ سے دیا جاوے کہ اُس سے اپنا اسباب [illegible] درست کرے اسمین وہ طالب علم اور وہ واعظ بھی داخل ہے جسکے پاس بقدر نصاب نہو زکوۃ کا تحصیلدار حاکم اسلام کی طرف سے مقرر ہوتا تھا اُسکی تنخواہ اُس مین سے دیجاتی [illegible] مکاتب وہ لونڈی غلام جسکے مالک نے کہا ہو کہ اتنا مال کما دے تو پھر تو آزاد ہے اور منجملہ فضائل زکوۃ کے یہ حدیث ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہین۔

مَنْ اَدّٰی زَکٰوۃَ مَالِہٖ اَعْطَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِکُلِّ دَانِقٍ مَدِیْنَۃً فِی الْجَنَّۃِ فِیْ کُلِّ مَدِیْنَۃٍ سَبْعُوْنَ قَصْرًا فِیْ کُلِّ قَصْرٍ سَبْعُوْنَ بَیْتًا فِیْ کُلِّ بَیْتٍ سَبْعُوْنَ سَرِیْرًا عَلٰی کُلِّ سَرِیْرٍ سَبْعُوْنَ فِرَاشًا غِلْظُ کُلِّ فِرَشٍ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَعَلَیْہَا حُوْرٌ مِنَ الْعِیْنِ جو کوئی اپنے مال کی زکوۃ دے اللہ تعالےٰ اُسکو بدلے ہر رتی بھر مال کے جو اُسنے راہ خدا مین دیا ایک شہر جنت مین عطا فرماوے اور ہر شہر مین ستر محل ہونگے اور ہر محل مین ستر محلسرائین ہونگی اور ہر محلسرا مین ستر تخت ہونگے اور ہر تخت پر ستر بچھونے ہونگے اور بچھونے کی موٹائی ستر گز کی ہوگی اور اسپر ایک حور بڑی آنکھ والی ہوگی۔ اور زکوۃ سیّد اور بنی ہاشم اور اُنکے غلام اور ماں باپ اولاد [illegible] کو نہ [illegible] سیدون کو بطور تحفہ اور نذر کے جو کچھ ہو سکے دیوے اسی طرح زکوۃ کا مال ایسے کام مین نہ لگاوے جو وقف ہو مثلاً مسجد کی دیوار و فرش و دیگر ضرورتون یا اُسی کے مثل دوسرے [illegible] ورنہ ادا نہوگی اور وبال اسکا اسکے ذمہ رہیگا جو شخص مالی عبادت مین سستی کرے [illegible]

...ہونی عبادات میں اور بھی زیادہ دشوار ہوگا کیونکہ اکثر لوگوں کو نماز روزہ آسان گذرتا ہے
...زکوۃ دینا اور اپنا مال خرچ کرنا دشوار ہوتا ہے اسی واسطے نماز کے ساتھ ہی زکوۃ
کا بھی قرآن شریف میں اللہ تعالے نے جابجا ذکر فرمایا ہے چنانچہ ہم بھی بعد نماز کے زکوۃ کا
بیان لکھکر عبادت بدنی یعنی روزہ کا بیان کرتے ہیں۔

باب چہارم روزے کے بیان میں

اللہ تعالے قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۔ اے ایمان والو روزہ تم پر فرض کیا گیا جیسا کہ اُن لوگوں پر فرض تھا جو تم سے پہلے گذر چکے شاید تم ڈرو اس آیت شریف سے روزہ کی فرضیت ثابت ہے جو اس سے منکر ہو وہ کافر ہے اور اُسکا بے عذر ترک کرنیوالا فاسق یعنی گنہگار ہے یہ ماہ مبارک بڑی فضیلت والا ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی زَيَّنَ الشُّهُوْرَ بِشَهْرِ رَمَضَانَ وَزَيَّنَ الْكُتُبَ بِالْقُرْاٰنِ یعنی اللہ جل شانہ نے زینت دی مہینوں کو ماہ رمضان سے اور رونق دی کتب منزلہ آسمانی کو قرآن شریف سے اور رمضان شریف کی عزت واحترام کرنے والوں کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں مَنْ اَكْرَمَ رَمَضَانَ فَقَدْ اَكْرَمَ سُبْحَانَ یعنی جس نے اکرام ماہ رمضان کا کیا اُس نے اکرام سبحان کا کیا۔ اسکی عزت وبزرگی اور بڑائی یہ ہے کہ اللہ نے فرض کیا ساتھ خوشدلی کے ادا کرو یعنی دن کو روزہ رکھو اور شب کو تراویح پڑھو کہ

وہ سنت موکدہ ہے اور فضیلت میں اِس رمضان مبارک کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یہ بھی ارشاد فرماتے ہیں فَضْلُ رَمَضَانَ عَلٰی سَائِرِ الشُّهُوْرِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰی
خَلْقِهٖ یعنی بزرگی ماہ رمضان کی اور مہینوں پر ایسی ہے جیسے اللہ کی بزرگی اسکی خلق پر ہے اور
دوسرے مقام پر وارد ہے اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجِنَانِ وَغُلِّقَتْ
اَبْوَابُ النِّيْرَانِ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ یعنی جب مہینا رمضان کا آتا ہے اِس
کی برکت سے کھولدیے جاتے ہیں دروازے جنتوں کے اور بند کردیے جاتے ہیں دروازے
دوزخ کے اور جکڑدیے جاتے ہیں شیاطین اور دوسری حدیث میں یوں آیا ہے اَلَا
قَدْ اَظَلَّكُمُ اللّٰهُ بِشَهْرٍ عَظِيْمٍ عَظُمَ حُرْمَتُهٗ وَبَسَطَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
رَحْمَتَهٗ شَهْرًا اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَاٰخِرُهٗ نَجَاةٌ
مِنَ النَّارِ یعنی ہر آئینہ سایہ کردیا اللہ تعالیٰ نے تمپر ایک بزرگ مہینے کا کہ بڑی ہے
عظمت اُسکی اور کشادہ کردیا مومنوں پر اپنی رحمت کو ایسا مہینا ہے کہ اول اسکا رحمت ہے
اور اوسط اُسکی مغفرت ہے اور آخر اُسکی نجات ہے آتش دوزخ سے۔ ہر شخص پر واجب
ولازم ہے کہ رمضان شریف میں گناہوں سے بچے اور یہ خیال رکھے کہ جیسی اسکی بزرگی ہے
اور اعمال صالحہ کا ثواب بھی بہت زیادہ ہے اسی طرح اسمین گناہ کرنے کا عذاب بھی بہ نسبت
دوسرے مہینوں کے المضاعف ہی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں
مَنْ اَذْنَبَ فِيْ رَمَضَانَ اَوْجَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَذَابَيْنِ وَمَنْ اَحْسَنَ
فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ حَسَنَتَيْنِ یعنی جس شخص نے گناہ کیا ماہ رمضان

... فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے لیے دو چند ثواب اور جس نے نیکی کی اس ماہ مین لکھتا ہی اللہ
تعالیٰ اسکے لیے دو نیکیون کا ثواب اور جو شخص اس ماہ متبرکہ مین نیکی کرے گا اسکو حق سبحانہ
تعالیٰ اجر عظیم عنایت فرمائے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہین

مَنْ اَنْعَلَ حَافِیًا فِیْ شَہْرِ رَمَضَانَ اَعْطَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بُرَاقًا مِّنَ النُّوْرِ یَمُرُّ عَلَیْھَا الصِّرَاطَ کَالْبَرْقِ اللَّامِعِ یعنی جس
شخص نے کسی محتاج برہنہ پائون کو ماہ رمضان مین جوتا پنھا دیا حق تعالیٰ اسکو روز قیامت کے
ایک براق نور کا سواری کے واسطے عطا کرے گا جس پر وہ سوار ہوکر پل صراط سے اس طرح
گزر جائے گا جیسے بجلی چمک جاتی ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین

اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ مِّنَ النَّارِ یعنی روزہ سپر ہے آتش دوزخ سے بچاتا ہے اور روزہ دار
کی خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ توقیر ہے کہ اسکے منھ کی بو اعلیٰ درجہ کی شمار ہوتی ہے
اور روزہ دوزخ سے بچاؤ کا بہت عمدہ ذریعہ ہے اگر غور کیا جائے تو در حقیقت روزہ روزہ دار
کو اللہ تعالیٰ کا دوست بنا دیتا ہی اسی وجہ سے روزہ دار کا ہر فعل اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہے
چنانچہ ارشاد نبوی ہے خُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ
الْمِسْکِ یعنی بو روزے دار کے منھ کی خوشبودار زیادہ ہے نزدیک اللہ تعالیٰ کے
بوئے مشک سے اور منجملہ فضیلت ماہ رمضان کے یہ ہے کہ صحیحین مین بروایت سہل بن سعد
رضی اللہ تعالیٰ عنہما مذکور ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِنَّ لِلْجَنَّۃِ
بَابًا یُقَالُ لَہُ الرَّیَّانُ لَا یَدْخُلُہٗ اِلَّا الصَّائِمُوْنَ وَمُؤَمِّنٌ عُوْ...

Marfat.com

بِلِقَآءِ اللّٰہِ تَعَالٰی فِی جَنَّۃِ [illegible]

باب الریان کہتے ہین اُسمین ہو اسے روزہ دارون کے [illegible]
والون کو اُسکے عوض مین اللہ تعالے کے دیدار کا وعدہ ہو چکا ہے اور یہ روزہ [illegible]
ہو جاتا ہے کہ جب تمام کر چکتا ہے پورے روزے ماہ رمضان کے گویا اپنی مان کے پیٹ سے
پیدا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین ہر چیز کا ایک دروازہ ہے اور عبادت
کا دروازہ روزہ ہے پس اے مسلمانون روزہ بہت اچھی عبادت ہے سنڈے سنڈے
بنے ہو روزہ رکھنے کو موت آتی ہے یعنی بیمار بن جاتے ہو خبردار ہو جاؤ کہ جو یہ بادی گوشت
پُھلا رکھا ہے آگ جہنم مین جلایا جائیگا اور قیامت مین سخت عذاب مین گرفتار
ہوکے جاؤگے بڑے افسوس کی بات ہے کہ یہ وہ مہینا متبرک ہے کہ جسکی خواہش انبیا
علیہم السلام نے کی کہ ہماری امت کو یہ مہینا عنایت ہو اللہ تبارک وتعالے نے ارشاد
فرمایا کہ یہ مہینا امت محمدی کے واسطے ہے پس جواب دیا کہ اے پروردگار اگر یہ مہینا
نہ عنایت ہو تو اس امت مین مجھے داخل کردے تاکہ اِس مہینے کی بزرگی و ثواب مین
داخل ہون جواب پایا کہ ہمنے تمکو نبی کردیا ہے تمہارے واسطے یہ کم نہین ہے۔ پس اے
امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) تمکو شرم نہین آتی کہ روزہ رکھنا کیسا تمکو دن کو
گلوریان چبانا طوائفون مین بیٹھکر مذاق کرنا اور اگر کسی شخص نے کہا کہ میان شرماتے نہین ہو
اِس مہینے کی کیا بزرگی ہے اور تمکو کیا سوجھی ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ بس سکتے ہو کم جانا
ہین درمختار وغیرہ مین مسطور ہے کہ جو شخص رمضان شریف مین بلا عذر بیماری کھائے [illegible]

Marfat.com

...ب ہے پس ہر شخص کو لازم ہے کہ جب رمضان مبارک آوے بڑی
...ساتھ روزہ رکھے اور روزے کو غیبت وجھوٹ اور برے کامون سے بچاوے
...یہودہ کلام غصہ ہرگز روزے مین نکرے اس زمانہ مین کثرت سے دیکھا جاتا ہے کہ
...ان مبارک مین لوگ قصے کہانیان کہتے ہین اور اگر کسی نے منع کیا تو جواب دیتے
...حضرت روزہ بہلاتے ہین یہ اچھا نہین ہے خصوصًا ستورا تون کی یہ خاصیت ہے
...جو عورتین بھی اکٹھا ہوئین پس غیبت اور جھوٹھ پر کمر مضبوط باندھتی ہین اسلیئے کہ غیبت
...ہی مین دل بہلاؤ جانتی ہین اور جب گفتگو کرنے پر آمادہ ہوئین تو کہنا شروع کیا کہ بوا فلانی
...ن ایسی تھی اور فلانے کی بیٹی ایسی ہے اے بوا مین تمسے کیا کہون کیا نہ کہون فلانے کا
...مجھے بڑی تکلیف دیتا ہے ارے بوا یہ جان لے کہ آج تک بئیس روزے ہوئے غریب
...ے غریب کی بی بی ہو گی اُس نے بھی کچھ گھی اور دودھ دہی کھایا ہو گا اور کبھی پھلکیان کبھی
...ہے کبھی بھونی دال ارے بوا یہ اب مردوا ہے کہ کبھی یہ بھی نہ کہا کہ فلانے کی مان تو یہ
...ہے تو اسکی پھلوری پکانا اور دودھ منگالو سحرگی مین میٹھے چاول پکاکر دودھ سے کھانا
...بوا مجھے ارمان ہی رہا کیا کہون بوا دن کاٹتی ہون نہین تو ایسے مردوے کی صورت پر
...مانہ وار کر چلی جاتی اب دوسری بولین کہ ہان بوا سچ کہتی ہو آج کل کے مردون کی یہی
...ہے ارے بوا تو کیا کہتی ہے فلانے کے باپ کی بھی یہی عادت ہے کہ آپ باہر
...مٹھائی سب کھاتے ہین گھر مین رتی برابر نہین لاتے لونڈیے روتے بھی
...کیا کہون بوا ایک روپیہ کا گھی بے شک چاند رات کے دن لادیا تھا تو آج

Marfat.com

ہوا ختم ہوگیا جیس دن چالیس یہ گفتگو [illegible]
بارہ بجگئے ابھی پیسنا ہے پکانا ہے اسی قسم کی بیہودہ باتوں [illegible]
یہ نہیں کہ اللہ و رسول کا بیان سنیں یا درود شریف پڑھیں [illegible]
بچے کیونکہ غیبت سے روزے میں نقصان ہوتا ہے اور عورتوں کی تو [illegible]
غیبت بڑی ہے اگر غیبت نہ کریں تو پیٹ ہرگز نہ بھرے یہ نہیں جانتیں کہ غیبت
گناہ کی بات ہے اور غیبت کہتے ہیں کسی شخص کی عدم موجودگی میں کوئی ایسی
کہنے کو کہ اگر وہ موجود ہو تو اسکے دل کو ناگوار ہو اور اگر وہ بات اس میں نہ ہو تو اُسے
کہتے ہیں مسلمانوں کو واجب و لازم ہے کہ خود بھی غیبت سے بچیں اور عورتوں
غیبت سے بچاویں اور اس بارہ میں بہت تاکید کرتے رہیں کیونکہ اللہ جل شانہ
کو عورتوں پر حاکم کیا ہے چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد کرتا ہے اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی
النِّسَآءِ اور غیبت کی نسبت اللہ تعالے اپنے کلام مجید میں فرماتا ہے وَلَا يَغْتَبْ
بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ یعنی اور نہ غیبت کرے بعض تمہارا
کی کیا بھلا معلوم ہوتا ہے کسی ایک کو تم میں سے کہ کھاوے گوشت اپنے بھائی مردہ
کا لیس برا جانو تم اسکو اور ڈرو اللہ سے بیشک اللہ تعالے توبہ قبول کرنے والا
کرنے والا ہے پس مسلمانوں ذرا اپنے دل میں غور کرو اور خیال کرو [illegible]
بات ہے جس سے اللہ تعالے نے صاف صریح الفاظ میں [illegible]

[illegible] احادیث نبوی مین بھی غیبت کے بارے مین سخت تاکید ہے چنانچہ مشکوۃ شریف مین باب
[illegible] حفظ اللسان والغیبۃ والشتم مین بروایت بیہقی یون آیا ہے کہ غیبت کرنے والے کو آپ نے حکم
[illegible] روزہ پھر رکھے اور احیاء العلوم مین امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہین کہ مذہب حضرت
[illegible] ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا یہی ہے کہ غیبت کرنے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے اور بعض
[illegible] کا بھی یہی مسلک ہے کہ غیبت کرنے سے روزہ بالکل فاسد ہوجاتا ہے اور سب
[illegible] کا اس بات پر اتفاق ہے کہ بسبب غیبت کے روزہ مین نہایت کراہت آجاتی
ہے اسلیے ہر شخص کو لازم ہے کہ روزہ مین بہت احتیاط رکھے اور حتی الوسع اپنے کو بری
باتون سے بچاوے اور اسکا نام روزہ نہین ہے کہ کھانا نہ کھائے اور پانی نہ پیے اور خرافات
باتون اور بیہودہ کلام سے نہ بچے نہین جسطرح کھانا پینا بند ہے اُسی طرح تمام خلاف شریعت
باتون اور حرکتون سے بچے اُسی کا روزہ صحیح ہوتا ہے صحیح بخاری مین لکھا ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی جھوٹھ بولنا اور عمل موافق جھوٹھ کے کرنا نہ چھوڑے
خدا کو کچھ حاجت نہین ہے اس بات کی کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے صحیحین مین
مذکور ہے کہ آپ نے فرمایا جب تم مین سے کسی کا روزہ ہو تو وہ گالی نہ بکے شور نہ کرے اور جو
کوئی اُس سے گالی گلوچ کرے یا لڑے تو کہدے کہ مین روزہ دار ہون الغرض روزہ شوق دل
سے رکھے اور جو کچھ اللہ تعالے مرحمت فرمائے اُسکو ساتھ شکر اور صبر کے کھائے اور
[illegible] المبارک مین تو اللہ جل شانہ وعم نوالہ وہ وہ نعمتین کھلاتا ہے کہ علاوہ اِس ماہ
[illegible] ملتی ہین پس جو لوگ یہ کہا کرتے ہین کہ ابکی ہمارے روزے اچھی طرح

Marfat.com

نہین ہوے یعنی غذا اچھی نہین ہی یہ خوب نہین ہے اللہ تعالےٰ و تبارک سب بھائیون کو
نیک دے کہ طیب خاطر اور خوشی دل کے ساتھ وہ ماہ رمضان المبارک کی عزت و عظمت کرکے
رکھین اور سچے طریقے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مستعد و ثابت قدم رہین آمین ثم آمین

باب ساتوان حج کے بیان مین

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ حَضْرَتِ الرِّسَالَةِ اَنَّهٗ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ بَیْتَ اللّٰهِ
وَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَمَنْ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ابی ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہین حضرت رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جس شخص نے حج کیا خانۂ کعبہ کا
اور اُس نے فحش نہ بکا اور فسق و فجور نہ کیا لوٹے حج سے ایسی حالت بے گناہی مین گویا
اُسکی مان نے اُسکو آج ہی جنا روایت کیا اِس حدیث کو مسلم نے اِس حدیث سے
کس قدر بزرگی اور فضیلت حج کی پائی جاتی ہے حج تمام عمر مین ایک مرتبہ فرض ہے
لیکن اگر زاد راہ پر قادر ہوا اور اگر باوجود قدرت کے حج نہ کرے تو سخت گنہگار ہوا اسکی
فرضیت کا منکر بھی مثل روزہ و نماز کے فرضیت کے منکر کے کافر ہوگا حج کے واسطے
اتنی شرطین ہین - (۱) زاد و راحلہ یعنی ضروری خرچ اپنا اور اپنے اہل و عیال کا اِسقدر
ہو کہ واپس ہونے تک بخوبی کافی ہو اور سواری کا بھی انتظام ہوسکے (۲) عقل و بلوغ
امن راہ (۴) آزادی یعنی کسی کا غلام نہو (۵) عورت کے واسطے محرم کا ہونا

Marfat.com

...یاں اور تندرستی اور سلامتی اعضا۔ پس استطاعت سے یہی مراد ہے پھر باوجود
...کے جو شخص حج نہ کرے وہ مصداق اس وعید کا ہے مَنِ اسْتَطَاعَ وَلَمْ يَحُجَّ فَقَدْ
...یعنی جس نے باوجود قدرت و استطاعت حج اور وجود اسباب فرضیت کے
...نہ کیا پس تحقیق اُسنے کفر کیا حج ادا کرنے والے کی فضیلت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ
...وسلم فرماتے ہین اِذَا خَرَجَ الْحَاجُّ مِنْ مَنْزِلِهٖ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ غَفَرَ اللّٰهُ
...مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ یعنی جسوقت نکلتا ہے حاجی بارادۂ حج اپنے گھر سے خانۂ کعبہ
...بخش دیتا ہے اللہ تعالےٰ اُسکے سب گناہ جو عمر گذشتہ مین کر چکا ہے اور فضائل حج
...کثرت سے حدیثین منقول ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہین
اَلْحَجُّ الْمَقْبُوْلُ كَفَّارَةٌ لِذَنْبِ سَبْعِيْنَ سَنَةً اور صحیحین مین
حج مقبول کفارہ ہے ستر برس کے گناہ کا
...روایت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ مذکور ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہٖ وسلم نے حَجَّةٌ مَبْرُوْرَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَ
حَجَّةٌ مَبْرُوْرَةٌ لَيْسَ لَهَا جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ یعنی حج مقبول دنیا
...جو کچھ دنیا مین ہے سب سے بہتر ہے اور حج مقبول کا بدلہ سوا جنت اور کچھ نہین
...ایک مقام پر یون ارشاد فرمایا ہے مَنْ مَاتَ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ مُحْرِمًا
...كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ سَبْعِيْنَ حَجَّةً وَّعُمْرَةً
...مر گیا مکہ معظمہ کے رستے مین آتے وقت یا جاتے وقت اسکے واسطے ہر
...لکھا جاتا ہے ثواب ستر حج و عمرہ کا اور جو شخص باوجود مقدور و فرضیت

Marfat.com

حج کے حج نکرے اُسکے حق مین آپ نے فرمایا ہے کہ وہ چاہے جس دین پر مرجا
اور ایک حدیث مین یون فرمایا پس چاہے وہ مرے جس حال پر خواہ یہودی مذہب پر
نصرانی ملت پر یعنی گروہ اہل ایمان سے وہ نکل گیا پس اسے امیرو مالدار وڈرا اللہ تعا
سے ڈرو بیت اللہ کی زیارت کرو باوجود مال ہونے کے کیون فرض خدا انہین ادا کرتے
ہو اور مستحق جہنم کے ہوتے ہو آخر ایک دن مال فنا ہو جائے گا یا مال رکھا رہجائے گا
خود ہی فنا ہو جاؤ گے بہرحال جہان تک ہو سکے اللہ تعالے کے فرض کو بطوع خاطر ادا
کرو اور خندہ پیشانی وخوشدلی کے ساتھ سفر خانۂ کعبہ کا کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہٖ وسلم فرماتے ہین مَنْ دَخَلَ الْكَعْبَةَ اٰمِنَ مِنَ الْهَاوِيَةِ
یعنی جو شخص کعبہ مین داخل ہوا اُس نے ہاویہ یعنی جہنم سے امن پایا اور جب حاجی
حج بیت اللہ سے فارغ ہو جائے تب اُسپر واجب ہے کہ زیارت روضۂ مطہرہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مشرف ہو کیونکہ آپ نے فرمایا ہے مَنْ حَجَّ وَلَمْ يَزُرْ
قَبْرِيْ فَقَدْ جَفَانِيْ یعنی جو کوئی حج کرے اور میری قبر کی زیارت نہ کرے اُس نے
بے شک مجھپر ظلم کیا اور آپ کے روضہ منورہ کی زیارت کرنے والون کو بشارت ہو کہ آپ
نے اُنکے حق مین ارشاد فرمایا ہے مَنْ زَارَ قَبْرِيْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ یعنی جو کوئی میری قبر کی زیارت کرے اُس کے واسطے میری شفاعت
واجب ہوئی دن قیامت کے اور یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہین
مَنْ حَجَّ وَزَارَ قَبْرِيْ بَعْدَ مَوْتِيْ فَكَاَنَّمَا زَارَنِيْ فِيْ حَيَاتِيْ

نی جو کوئی حج کرے بعد اُسکے میری قبر کی زیارت کرے بعد موت کے گویا کہ اُس نے
ت کی میری حالت حیات مین اور حالت حیات کی زیارت کے واسطے یون آیا ہے
یدخل النار من رآنی یعنی دوزخ مین نہین جائے گا جس نے مجھکو دیکھا
حدیثون کے ملانے سے ثابت ہوتا ہے کہ جس نے آپ کی قبر کی زیارت کی وہ جنتی
ہے پس اسے برادران اہل اسلام وہ کیا ہی خوش قسمت ہے جسکو بیت اللہ کی زیارت
نصیب ہو اور اُس کے بعد زیارت روضۂ مطہرۂ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم سے بھی مشرف ہوکر سعادت دارین حاصل کرے پھر جب آدمی فرائض خمسہ پر
مستعد ہو چکا تو اُسکو واجب و لازم ہے کہ علم تصوف کی طرف رجوع ہو کیونکہ نتیجہ زندگی
کا اسی علم سے معلوم ہوگا کہ دنیا مین آکر کیا کرنا چاہیے لہذا اب ہم علم تصوف کا بیان لکھتے ہین

باب آٹھوان تصوف کے بیان مین

حضرت مولانا شیخ المشائخ قطب جہان ماہر رموز فرقان سیدنا شیخ ابو محمد سیف الدین
گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کتاب درر السنیہ فی مواعظ الگیلانیہ مین لکھتے ہین کہ فرمایا حضرت جد
امجد غوث الاعظم محبوب سبحانی سیدنا شیخ ابو محمد عبد القادر محی الدین جیلانی رضے اللہ تعالیٰ
عنہ کہ تصوف مشتق ہے صفا سے نہ پوشش صوف سے سچا صوفی اپنے تصوف مین
وہ ہے کہ صاف ہو دل اُسکا ما سوا اللہ سے پس اس تقریر سے ثابت ہوا کہ صوفی ہونا
بننا چاہیے وہ مشکل اور دشوار ہے لیکن جسپر اللہ تعالے جل شانہ و عم نوالہ کا فضل و کرم
ہو اُسپر آسان و سہل ہے الا بغیر ریاضت و مجاہدے کے صوفی ہرگز نہین ہوتا

Marfat.com

اور اِس زمانے مین صوفیون سے مجاہدہ اُٹھگیا بعض صوفی تو عقائد مین بالکل خا
رنگی پوشاک پہن لی اور بڑی تسبیح سے لی اور لمبے چوڑے دعوے کرنے لگے اور بہ
ہی ناقص خیالات مین پڑے محض قیل و قال کرنے اور حکایات صالحین بیان کر
سے صوفی ہرگز نہین ہوتا تا وقتیکہ اللہ جل شانہٗ کی طلب سچی دل سے نہو گی صفائی قلب
آنا غیر ممکن ہے پس ہر طالب پر واجب ہے کہ اللہ تعالےٰ کی تلاش و فکر مین اپ
کو گم کر دے کیونکہ جب تک اپنے کو گم نکرے گا ہرگز مراد کو نہ پہونچے گا لہذا واجب و لازم
کہ اللہ عزاسمہ کی تلاش مین اپنے اوپر مرنا گوارا کر لے بلکہ اپنا فرض منصبی سمجھ
اور سواے اللہ تعالےٰ کی طرف کے غیر اللہ پر ہرگز نظر نہ اُٹھاوے الا جبر حکم معشوق
حقیقی کا ہو اُسپر نظر اُٹھاوے ورنہ صوفی کے درجے کو طے نہ کر پائے گا اس عبا
سے یہ نکل آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ماننا ہر صوفی پر فرض ہے
کیونکہ بغیر اطاعت رسول کریم کے کریم و رحیم کا ملنا غیر ممکن اور اطاعت آپ کی عین تابعد
ہے اللہ تعالےٰ کی بموجب آیہ کریمہ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ یعنی
جس نے اطاعت کی رسول کی پس تحقیق اُسنے فرمانبرداری کی اللہ کی پس جیسے آپ
کی اطاعت عین اطاعت باری تعالےٰ کی ہے ویسی ہی آپ کی ناراضی عین خفگی ہے حق
تعالےٰ کی لہذا ہر صوفی پر فرض ہوا کہ اطاعت پر رسول اکرم کی کمر کو خوب مضبوط باندھے
اگر اللہ کا طلبگار رہے اب اطاعت کو بھی سمجھ لینا چاہیے کہ آپ کی اطاعت کیا ہے اطاعت
آپ کی یہ ہے کہ آپ کے حکم پر چلنا اور ناراضی آپ کی یہ ہے کہ برخلاف آپکے حکم کے

پس اس تقریر سے نکل آیا کہ پابندی کرنا شریعت کی عین رضامندی ہے آپ کی اور شریعت کے کرنا ہی آپ کی ناراضی ہے پس جو صوفی خلاف ہوگا شریعت محمدی ہرگز مراد اصلی کو نہ پہونچے گا چنانچہ حضرت شیخ العالم مولانا مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎ خلاف پیمبر کسے رہ گزید * کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید * شخص خلاف ہوگا طریقہ نبوی کے وہ کیا پہونچے گا مراد اصلی کو بلکہ وہ اللہ کے حکم کے خلاف ہوگا مراد اصلی کو پہونچنا کیسے کہتے ہیں اور جو تبع ہوگا شریعت نبوی کا یعنی جو آپ کے طریقے پر چلے گا وہ ضرور ہے کہ مراد اصلی کو پہونچے گا اس سے حق سبحانہ تعالیٰ خوش ہوگا اور اللہ ہی کی رضامندی کا ہر شخص طلبگار و خواہاں ہے اللہ عز شانہ ارشاد فرماتا ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی کہدو اے محمد (میرے بندوں سے) اگر تم اس بات کے خواہشمند ہو کہ اللہ تعالیٰ کے دوست بنجاؤ پس میری تابعداری کرو اللہ تعالےٰ تمکو رضامند اور دوست رکھیگا پس جو اللہ تعالےٰ کا محبوب بنا چاہتا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تابعداری کرے تو ضرور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل و صدقے میں اللہ تعالےٰ دوست بنالے گا اور جو آپ کی تابعداری نہ کرے گا ہرگز دوست نہیں ہوسکتا اور جب اللہ ناراض ہوگا تو وہ صوفی ہو یا مولوی کہاں جائے گا پس جو طریقہ خلاف شریعت کے ہے وہ ہرگز کامل نہیں ہوسکتا یعنی جو خلاف طریقہ اختیار کرنے گا اسکو خدا تک پہونچنا بہت دشوار اور غیر ممکن ہے اور

جو اپنے نفس کو خواہشات نفسانی سے روکے تاکہ حق تعالے کا مطیع ہو جائے اُسی حق جل شانہ اپنی قربت عطا کرے گا جسکا نام جنت ہے جیساکہ اللہ تعالے فرماتا ہے وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى یعنی ولیکن جو شخص ڈرا اپنے پروردگار کے روبرو جانے ہونے کو اور اُس نے روکا اپنے نفس کو خواہشات نفسانی سے بے شک اُسکے واسطے جگہ رہنے کی جنت ہے کیمیاے سعادت مین حضرت امام محمد بن محمد غزالی طوسی رضی اللہ تعالے عنہ لکھتے ہین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تم اپنے ساتھ بھوک پیاس سے جہاد کرو کہ اسکا ثواب کفار کے ساتھ جہاد کرنے کے مانند ہے اور کوئی کام خدا کے نزدیک بھوک سے زیادہ دوست نہین ہے اور بھی وارد ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص پیٹ بھر لیتا ہے اُسکو ملکوت آسمان کی طرف راہ نہین ملتی الغرض ہر طالب کو لازم ہے کہ بقدر قائم رہنے جسم کے غذا کھائے لیکن کھا کر بھول نہ جائے بلکہ اُسکو وصول کرے یعنی پہلے فرض الٰہی ادا کرے بعدہ ریاضت کی طرف رجوع کرے اس عبارت سے یہ مراد نہین ہے کہ بھوکھا مر جائے نہین اگر کھانا حلق تک کھائے تو ریاضت سے تنگ کرے یعنی ریاضت کو غالب رکھے تاکہ نفس مطیع و فرمانبردار رہے اور قرب حق سبحانہ تعالے کا حاصل ہو اور جسکو یہ درجہ حاصل ہوتا ہے وہی صوفی ہوتا ہے اور تصوف کا حاصل بھی یہی ہے تصوف کے معنے ہر صوفی غور سے سمجھ سکے کہ ایک علم

معرفت شناسی کا درجہ کامل ہے جو سوائے صدیقوں کے کسی کو میسر نہ رہے
سے علم معرفت نہیں سیکھا ہے جو کچھ حاصل ہو وہ سب بیہودہ ہے اس کو معرفت ہرگز
معرفت حاصل نہیں ہوگے تب حاصل ہوگی تو وہ خصلتیں کہ ضرور ہے کہ جس معرفت
یہ خصلتیں ہیں ... صفت کریم ... وہ خصلتیں یہ ہیں فیاضی
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رضا حضرت اسحاق علیہ السلام کی تصبر حضرت
ایوب علیہ السلام کا اشارہ حضرت زکریا علیہ السلام کا مراد اس سے مناجات
ہے کہ جناب زکریا علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے ... جل کو عرض کیا کرتے تھے
... تنہائی اور تجرد حضرت یحییٰ علیہ السلام کا کہ حضور ہمیشہ اللہ
تعالیٰ کے خوف سے رویا کرتے تھے اور سب سے الگ رہا کرتے تھے لباس
حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کہ ہمیشہ خرقہ پہنتے اور کمبل اوڑھتے تھے سیاحت
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آپ ہمیشہ سفر میں رہا کرتے تھے کوئی مقام اپنے رہنے
کا آپ نے نہیں بنایا حق سبحانہ تعالیٰ جل شانہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کو مشاہدہ کرتے
تھے درویشی اور ماسوائے حق کو چھوڑنا ہمارے پیشوا فخر الانبیا سند الاصفیا
فخر موجودات سرور کائنات رسول انس وجان محبوب سبحان حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس اے طالبان حق ان خصلتوں کو اختیار کرو کہ ہر نبی کی صفت
اللہ تعالیٰ جل شانہ تم کو عطا فرمائے پس اگر یہ خصلتیں اختیار نہ کروگے ہرگز اہل معنی
سے نہ ہوگے اور اگر تم میں یہ خصلتیں نہیں ہیں دل غیر خدا کی طرف مائل رہا اور صورت ... نشانہ

Marfat.com

بناکر نیت کو پاک نہ رکھا تو کیا کیا کچھ بھی نہیں پس دل اور نیت کو پاک کرو کیا سبب کیونکہ
جل جلالہ وعم نوالہ تمہارا دل اور تمہاری نیت کو ملاحظہ فرماتا ہے چنانچہ حدیث نبوی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم شاہد ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَلَا اِلٰى اَعْمَالِكُمْ
وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَنِيَّاتِكُمْ یعنی تحقیق اللہ تعالے تمہاری صورتون
اور تمہارے عملون کی طرف نہیں ملاحظہ فرماتا ہے بلکہ تمہارے دلون اور نیتون کو
دیکھتا ہے امام حجۃ الاسلام محمد بن محمد غزالی طوسی رضی اللہ تعالے عنہ اپنی کتاب احیاء العلوم
مین ایک حکایت تحریر فرماتے ہین کہ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ شاگردون اور مریدون
مین حضرت شقیق بلخی رضی اللہ تعالے عنہ کے ہین ایک روز شقیق رضی اللہ تعالے عنہ
نے فرمایا کہ اے حاتم تمنے کتنے دن میری صحبت مین گذارے عرض کیا تینتیس برس
پھر آپ نے فرمایا کہ اتنے دن مین تمنے کس قدر تحصیل علم کی اور کس قدر فائدے
اٹھائے جواب دیا کہ آٹھ فائدے اور سوا اے ان آٹھ فائدون کے اور کچھ نہیں حاصل
کیا شقیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ مین نے تمام
عمر اپنی تمپر صرف کی اور تمکو مجھسے اور علم سے سوا اے ان آٹھ فائدون کے اور کچھ
حاصل نہوا عرض کیا اے شیخ اگر سچ پوچھتے ہو تو اسیقدر ہین اور مین ان سے زیادہ چاہا
کرنا نہین چاہتا کیونکہ مجھے یقین کامل ہے کہ میری دونون جہان مین انہین فائدون سے
سے خلاصی ونجات ہے اور ان سے زیادہ میرے کچھ کام نہ آوینگے شقیق رضی اللہ
عنہ نے فرمایا بیان کرو وہ کون کون فائدے ہین عرض کیا کہ پہلا یہ ہے

...تو میں نے دیکھا کہ ہر فرد بشر کسی نہ کسی محبوب اور معشوق کو چاہتا ہے اور وہ بیماری یا
...ر تک عاشق کے ہمراہ ہے بعد ازاں واپس ہے قبر میں کوئی اُسکے ہمراہ نہیں جاتا
پس میں نے اندیشہ کیا کہ میں ایسا محبوب پیدا کروں کہ جو قبر میں رفیق و مونس ہو جب
...نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ وہ محبوب عمل صالح ہے پس میں نے اُسکو اپنا محبوب
...ر رفیق و مونس قبر کا ہو یہ سُنکر شقیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اَحْسَنْتَ یعنی اے
تم نے بہت خوب کیا دوسرا جب میں نے تمام عالم پر نظر کی تو سبھوں کو اپنے
...س وہوا کا فرمانبردار پایا پس میں نے اس آیہ کریمہ پر غور کیا وَاَمَّا مَنْ خَافَ
مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى
یعنی اور جس نے اپنے پروردگار کے روبرو کھڑے ہونے کا خوف کیا اور اپنے نفس کو
...ن خواہشات نفسانی سے روکا پس ضرور اُسکے واسطے جگہ رہنے کی جنت ہے تو پس
...نے یقین کیا کہ قرآن حق ہے اور خلاف نفس بدکردار کے کیا یہان تک کہ طاعت
...کا مطیع ہو گیا شقیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا بَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ یعنی اے
...اللہ تعالےٰ تجھپر برکت کرے تو نے اچھا اور خوب کیا تیسرا جب میں نے دنیا کو بہ نظر
...کیا تو ہر ایک کو متاع دنیا کے حاصل کرنے اور رنج اُٹھانے میں پایا اور جب ایک
...چیز میں بھی کامیابی ہوئی تو شاد و خرم پایا پس میں نے اس کلام پاک پر غور کیا
مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ یعنی اور جو چیز تمہارے
...ہے وہ مٹنے والی ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی ہے پس جو کچھ سامان

Marfat.com

میرے پاس برسون کا جمع کیا ہوا تھا سب راہ خدا مین تصدق کر دیا و ما لمنا آخدا
سپرد کر دیا اسلیے کہ آخرت مین کام آوے شقیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا
حاتم خوب کیا اور خوب سمجھے چوتھا جب مین نے مخلوقات الٰہی پر نظر کی اور دیکھا
کہ ایک گروہ خیال کرتے ہین کہ انسان کا شرف اور بزرگی اور مرتبہ زیادتی خاندان
اولاد وقبائل پر ہے اور جو ایسے ہوتے ہین اُنکو اس بات کا فخر بھی ہوتا ہے اور
ایک گروہ خیال کرتا ہے کہ افتخار بنی آدم کا کثرت مال ومنال سے ہے اور بعض
سمجھتے ہین کہ شرف اور عزت آدمی کی زورآوری اور خونریزی کرنے سے ہی پس مین
نے اس آیۂ پاک پر نظر کی اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی درحقیقت
تم مین کا شریف نزدیک اللہ کے وہی ہے جو متقی ہو مین نے اسپر اعتقاد رکھا اور یہ خیالات
خلق کے خطا ہین پس مین نے تقوےٰ اختیار کیا کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک شریفون مین
سے ہون شقیق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اَحْسَنْتَ یعنی بہت خوب سمجھے اے
حاتم پانچوان جب مین نے خلق اللہ پر نظر کی تو ایک قوم دیکھی کہ ایک دوسرے کی
بُرائی کرتی ہے اور جب غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہ حسد کا نتیجہ ہے جو ایک دوسرے
کی عزت اور دولت پر حسد کرتے ہین پس مین نے اِس کلام پاک پر غور و تامل کیا
نَحْنُ قَسَمْنَا بَیْنَھُمْ مَعِیْشَتَھُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا یعنی ہم
نے تقسیم کی اُنکی معیشت زندگی دنیا مین تقسیم کر دی تین نے خیال کیا کہ ازل سے ہر شخص کی
روزی و دولت و مرتبہ تقسیم ہو گیا اور کسی کو کسی چیز پر اختیار نہین ہے پس مین نے

نہین کیا اور اللہ جل شانہ وعم نوالہ کے تقسیم کیے ہوئے حصے پر قانع رہا
پس سے صلح کرلی شقیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا خوب کیا تمنے اے حاتم چھٹا
مین نے اہل عالم پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ ایک دوسرے کا دشمن ہے کوئی کسی
سے کوئی کسی سبب سے پس مین نے اس آیہ کریمہ پر نظر کی اِنَّ الشَّیْطٰنَ
لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا یعنی بے شک شیطان تمھارا دشمن
ہے پس تم بھی اُس سے دشمنی رکھو مین نے جان لیا کہ قرآن حق ہے اور سوائے
شیطان اور تبع شیطان کے کسی کا دشمن نہونا چاہیے پس مین شیطان کا دشمن ہو گیا
اور اُسکی فرمانبرداری نہین کی اور اللہ تعالےٰ کی پرستش کی اور اُسیکو بزرگ
جانا اور سمجھا کہ صراط مستقیم یہی ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اَلَمْ اَعْهَدْ
اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ
وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ یعنی کیا نہین عہد لیا ہے مین
نے تمھاری طرف اے اولاد آدم کی یہ کہ شیطان تمھارا کھلا ہوا دشمن ہے اور یہ کہ
میری پرستش کرو یہی راستہ سیدھا ہے شفیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ای
تمنے خوب کیا ساتوان اور جب مین نے اہل عالم کو دیکھا کہ ہر شخص طلب
معاش مین کوشش بلیغ کرتا ہے اور اس سبب سے شبہہ اور حرام مین پڑا ہوا
اپنے کو ذلیل وخوار کرتا ہے پس مین نے اس آیت شریف پر نظر کی
وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا یعنی اور نہین

کوئی چلنے والا زمین پر مگر اللہ پر اُسکی روزی ہے [illegible]
پس عبادت خدا میں مصروف و مشغول ہوا اور یقین کامل کیا کہ مجھکو اللہ تعالیٰ [illegible]
روزی ضرور عطا فرمائے گا جو رزق کا ضامن ہو گیا ہے شقیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا
اَحْسَنْتَ یعنی خوب کیا تو نے اے حاتم آٹھواں جب میں نے مخلوقات عالم پر نظر کی
ہر شخص کو دیکھا کہ کوئی کسی شے پر اور کوئی کسی چیز پر بھروسا کیے ہوئے ہے کوئی مال پر
کوئی ملک پر کوئی حرفت پر کوئی صنعت پر کوئی تجارت پر اور کوئی اپنے ایسے مخلوق پر اعتماد و
بھروسا کرتا ہے پس میں نے اس آیت کریمہ پر نگاہ کی وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ
فَھُوَ حَسْبُہٗ یعنی جو کوئی اللہ پر بھروسا کرے وہ اُسکو کافی ہے پس میں نے خدائے
عزوجل پر توکل کیا وَھُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ یعنی وہ مجھکو کافی ہے اور اچھا ذمہ دار
ہے شقیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے حاتم تم نے خوب کیا خدائے تعالیٰ تمکو توفیق
نیک دے میں نے توریت اور انجیل اور زبور اور قرآن میں نظر کی یہ چاروں کتابیں انھیں
آٹھ فائدوں سے بھری ہیں جو کوئی ان آٹھ فائدوں پر عمل کرے گا گویا اُس نے چاروں
کتابوں کلام الٰہی پر عمل کیا الغرض اس حکایت پر جس شخص نے عمل کیا وہ ضرور خطا سے
محفوظ ہو کر مراد اصلی کو پہونچے گا پس اب ہر صوفی کو یہ بھی معلوم ہو جانا چاہیے کہ شریعت
اور طریقت کیا چیز ہے کیونکہ اکثر صوفی یہ بات کہا کرتے ہیں کہ شریعت جدا [illegible]
سے یہ اُنکی خام خیالی ہے جنکے یہ خیال ہیں وہ ہرگز منزل مقصود تک نہ پہونچینگے [illegible]
ہم مفصلاً و شرحاً شریعت اور طریقت کا بیان جو اقوال [illegible]

باب دوم شریعت اور طریقت کے بیان میں

[illegible] بیان کرتے ہیں کہ شریعت اور ہے حقیقت کچھ اور ہے انکی یہ سمجھ ناقص اور گمان
[illegible] کتاب [illegible] میں حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی قدس سرہ لکھتے ہیں کہ ایسا
[illegible] کہ طریقت خلاف ہے شریعت کے یہ کفر ہے اور یہی شریعت ہے کہ اولیاء اللہ
[illegible] پیدا کرتی ہے لیکن مغز شریعت کا اولیاء اللہ کی خدمت میں تلاش کرو
[illegible] یہ بات جو جاہل صوفیوں کے دلوں میں سمائی ہوئی ہے اسکو نکال دین ورنہ خطا
[illegible] میں گے اور جسکو دیکھیں کہ خلاف طریقہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہو ہرگز
[illegible] کی پیروی اور اتباع نکرین کیونکہ جو کامل ہو گا ہرگز خلاف شریعت نہو گا اور مجذوب
[illegible] سے کچھ نسبت نہیں اور پابندی شریعت سے حقیقت کا پتہ ملتا ہے اور شریعت
[illegible] سے حقیقت ہرگز الگ نہیں دیکھو ہم بہت بڑے کامل الاکمل کا قول پیش کرتے ہین
یعنی حضرت شمس الدین تبریزی (رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ) فرماتے ہین ؎ شریعت
[illegible] مقدم دار اکنون ۔ طریقت از شریعت نیست بیرون ۔ کسی کو در شریعت راسخ آید
[illegible] راہ برو سے خود کشاید ۔ یعنی اب شریعت کو مقدم رکھو کہ طریقت شریعت
[illegible] نہیں ہے جو کوئی شریعت مین مضبوط رہے حقیقت کی راہ اسپر خود بخود
[illegible] ہو آ حضرت شیخ المحدثین مولانا شاہ عبد الحق محدث دہلوی قادری قدس
[illegible] ہندوستان میں پہلے محدث گذرے ہین اپنی کتاب مرج البحرین مین
[illegible] ہرگز نکرین کہ طریقہ تصوف کا مخالف مذہب شریعت اور کتاب

Marfat.com

پسنت کے تھے حاشا وکلا ہرگز ان دونوں … … [illegible]
اِس ملت کے صوفیائے کرام ہیں اور حضرت تاج العارفین … السالکین امام …
سید العلما و الفقہا مولانا جلال الدین سیوطی رضے اللہ تعالے عنہ کہ جو … …
سے علم حدیث میں ید طولے رکھتے تھے وہ اپنے عقائد میں تحریر فرماتے
ہیں وَنَعْتَقِدُ اَنَّ طَرِیْقَ الْجُنَیْدِ وَصَحْبِہٖ طَرِیْقٌ مُقَوَّمٌ
یعنی ہم لوگ اعتقاد رکھتے ہیں کہ تحقیق جنید رحمہ اللہ اور اُنکے دوست طریق جائز
رکھتے ہیں اور انھیں حضرات قدس اللہ سرہم العزیز سے منقول ہے کہ بنائے
طریقت ہماری کتاب اللہ و سنت رسول اللہ ہے اور جو مخالف اسکے ہے وہ خارج
از دائرہ اسلام ہے پس اے طالبان راہ معرفت و اے جویائے طریق حقیقت یہ
خیال اپنے دل سے نکال ڈالو کہ طریقت خلاف ہے شریعت کے خبردار ہو جاؤ کہ
حضرت سید العارفین ابو القاسم جنید بغدادی رضے اللہ تعالے عنہ فرماتے
ہیں کُلُّ طَرِیْقَۃٍ رَدَّتْھَا شَرِیْعَۃٌ فَھُوَ زَنْدَقَۃٌ یعنی جو طریقت کہ
رد کرے اُسکو شریعت پس وہ صریح کفر ہے پس اے بھائیوں اس قول کو
یاد کرو اور یہ بھی جان لو کہ شریعت مانند جسم کے اور طریقت مانند روح کے ہے اور ظاہر
ہے کہ جسم بغیر روح کے کچھ حقیقت نہیں رکھتا اور روح بغیر جسم کے قیام نہیں رکھتی …
طرح ملازمت طریقت و شریعت سے ہے اور چونکہ … … … …
قدم و راسخ دم رہنا ضروری و لازمی ہے لہٰذا … … … …

Marfat.com

باب دسوان توکل کے بیان مین

توکل کہتے ہین ہر کلام مین اللہ تعالےٰ پر بھروسا کرنے کو جسکو توکل ہے وہ خدا کا دوست ہے اللہ جل جلالہ وعم نوالہ قرآن کریم وفرقان عظیم مین ارشاد فرماتا ہے فتوکل علی اللہ ان اللہ یحب المتوکلین یعنی پس بھروسا کر اللہ تعالےٰ پر کیونکہ اللہ تعالےٰ دوست رکھتا ہے بھروسا کرنے والون کو پس توکل کی فضیلت کہان تک تحریر کی جائے صدہا حدیثین اور آیتین منقول ہین جس مین یہ صفت نہو وہ صوفی نہین ہوسکتا اسلیئے ہر طالب الٰہی کو لازم ہے کہ سواے خداے تعالیٰ کے کسی غیر پر بھروسا کرے حضرت محبوب سبحانی قطب الاقطاب شیخ العالم سیدنا ومولانا محمد عبدالقادر محی الدین جیلانی بغدادی رضے اللہ تعالےٰ عنہ اپنی کتاب الفتح الربانی فی مواعظ الگیلانیہ مین فرماتے ہین کہ فرمایا حضرت سید الانبیا سندالاصفیا محبوب کبریا مفخر موجودات سرور کائنات احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ ملعون ہے وہ (شخص) کہ جسکو بھروسا واعتماد کسی مخلوق پر جو مثل اُسکے ہے پس اے بھائیو کیون غیر خدا پر بھروسا کرکے لعنت مین داخل ہوتے ہو اب اس مقام پر ذرا مجھ سے توکل کی حقیقت کو بھی سنو کہ توکل کیا چیز ہے توکل کہتے ہین اللہ پر بھروسا کرکے تمام دنیا سے ... پس متوکل حقیقی وہی ہے کہ سواے اللہ تعالےٰ کے اور کسی سے ... نہ مانگے اور نہ اِس کا نام توکل نہین ہے کہ ذرا سا کوئی دُکھ بھی ہوا تو اللہ

کو چھوڑ کر غیر کی طرف مائل ہو کر توکل کی رسّی کو منقطع کر دیا جیسے اس زمانہ پر آشوب کے
لوگون کی حالت ہو رہی ہے کہ جب ذرا سی تکلیف ہوئی فوراً غیر خدا پر دوڑنے لگے
اور اُنکی نذر و نیاز ماننے اور اُن سے مرادین مانگنے لگے پس اب یہ توکل کہان رہا یہ تو
شرک و حرام ہے ہر شخص کو واجب و لازم ہے کہ ایسے کو پکڑے کہ جو کام آوے اور
اگر اپنے ایسے پر بھروسا کیا تو ایسا ہی ہوا کہ ایک بے وقوف نے اپنی مٹھی مین پانی
بند کیا اور جب کھولا پس وہ پانی بہ گیا اب خیال کرو کہ غیر پر بھروسا کرنے سے کیا فائدہ
ناحق لعنت مین گرفتار ہوتا ہے اور توکل کے بھی مدارج ہین عام لوگون کا توکل اسی قدر
کافی ہے کہ وہ ہر کام مین اتنا خیال رکھین کہ نفع و نقصان کا دینے والا اللہ تعالےٰ جل شانہ ہی
ہے مثلاً دوا علاج کرنے مین یا سوداگری و تجارت وغیرہ مین یہ نسمجھین کہ شفا و صحت
یا رزق کا سبب یہ دوا اور یہ سوداگری ہوئی مگر دراصل وحقیقت خدا ہی نے یہ نفع پہنچایا
ہے دوا اور سوداگری مین یہ طاقت نہین ہے کہ بغیر حکم خدائے تعالےٰ کے فائدہ پہنچا
سکے۔ پس طرح جو اللہ تعالےٰ پر بھروسا کرے گا وہ اُسکو کافی ہو گا یعنی اُسکے
وہ سب کام بنا دے گا اللہ تعالےٰ اپنے کلام پاک مین ارشاد فرماتا ہے وَ
مَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَهُوَ حَسْبُهُ یعنی اور جس نے بھروسا کیا اللہ
پر پس اللہ اُسکو کافی ہے اے لوگو تم غیر خدا پر کیون بھروسا کرتے ہو بھلا خلق تمہاری
کیا حاجت روائی کر سکتی ہے ایک دن یا دو دن ایک ماہ یا ایک سال یا دو سال
آخر تم سے عاجز ہو کر ناراض ہو کر خفا ہو کر جھڑک دے گی گھبرا جائے گی اور حق سبحانہ

لے تم سے کبھی نہ گھبرائے گا اور رنجیدہ ہو گا دین کی حاجتیں ہون یا دنیا کی ضرورتین پس
اگر غنی اور فقیر اللہ تعالےٰ پر بھروسا رکھے فقیری اور امیری اُسیکی جانب سے ہے
اسکو امیر کو فقیر اور فقیر کو امیر کرنا کچھ مشکل اور دشوار نہیں ہے پس ہر شخص پر لازم ہے کہ
حاجتیں دینی ہون یا دنیاوی اللہ ہی سے مانگے اور پورا پورا توکل اُسی پر رکھے تو
ضرور ہے کہ حق تعالےٰ اُسکے کل کام پورے کرے گا۔

باب گیارہوان صبر کے بیان مین

اہل ایمان وایقان کی یہی صفت ہے کہ بلا ومصیبت مین صبر کرتے اور دوسرون کو صبر کی
وصیت کرتے ہین چنانچہ قرآن مجید وفرقان حمید مین ارشاد ہوا ہے وَتَوَاصَوْا
بِالصَّبْرِ یعنی آپس مین وصیت کرتے ہین صبر کی کہ مجموعہ نیک خلقون کا ہی
اور قرآن پاک مین جابجا اس امر پر تاکید واقع ہے اور حق سبحانہ وتعالےٰ نے
اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کا حکم فرمایا کہ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ
أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ یعنی تو بھی صبر کر جیسا کہ اولوالعزم پیغمبرون نے
صبر کیا پس اِس مقام سے صبر کی حقیقت کو بھی سمجھ لینا چاہیے کہ قرآن شریف
مین اِس کا ذکر نماز پر بھی مقدم رکھا ہے جس جا پر کہ ارشاد فرمایا ہے
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ إِنَّ
اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِينَ اے ایمان والو مدد چاہو بواسطہ صبر اور نماز کے
بیشک اللہ صبر کرنے والون کے ساتھ ہے پس یہ بھی خیال کرو کہ صبر کرنے والون

کے ساتھ اللہ تعالے نے اپنی حبیت اور رفاقت کو مخصوص کیا ہے یعنی ان
مع الصابرین اور کسی مقام پر یون ہنیمن فرمایا کہ ان اللّٰہ مع المصلین یا مع ال
یا مع المتصدقین بہرحال حق تعالے نے ہر عمل کے لیے ایک اجر مقرر فر
اور صبر کے واسطے بے حساب اجر کا وعدہ کیا ہے جیسا کہ قرآن مبارک میں منقو
ہے اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ یعنی صبر کر
والون ہی کو ملتا ہے اُنکا نیگ بے حساب اور دین کی پیشوائی کو ساتھ صبر کے متعلق
رکھا ہے چنانچہ ارشاد فرمایا ہے وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَ
لَمَّا صَبَرُوْا اور بنایا ہمنے اُن مین سے پیشوا کہ ہمارے حکم کی رہنمائی کرین جب کہ صبر
کیا اُنھون نے اب صبر کی حقیقت کو جان لو تاکہ معلوم ہو جاوے کہ صبر کی وصیت کرنا گو
سب طرح کے کمالون کی وصیت کرنا ہے حقیقت صبر کی یہ ہے کہ انسان اپنے دین پر
نفس کی کشاکش کے وقت ثابت قدم رہے اور یہ استقلال اور ثبات کبھی تو جسم
سے ہوتا ہے اور وہ دو قسم ہے ایک تو عبادات شاقہ سے تکاسل اور سستی
نکرنا اور دل نہ چرانا اور تکلیف و ایذا کے آجانے سے ہراسان ہونا اور وضع دینی کو
اپنی نچھوڑنا اور کبھی ساتھ نفس کے ہوتا ہے پس اگر ان دونون شہوتون سے کہ شہوت
بطن کی اور شہوت فرج کی ہے نفس اُسکا نہ بھٹکا اور خلاف دین کے کوئی حرکت بوجہ
خواہش اُس سے سرزد اور صادر نہوئی تو اُسکو عفت کہتے ہین اور مقابل اُسکے مغلوب
اور مجبور رہے بہرحال اگر غصہ کے وقت استقلال کرے تو اُسکو حلم کہتے ہین اور اگر

کی رغبت نہ کرے اور ضروریات پر اکتفا کرے تو اسکو زہد اور قناعت کہتے ہین الغرض
خلاق ایمان کے صبر مین داخل ہین اسیوجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اَلصَّبْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ یعنی صبر نصف ایمان
ہے اور صبر حرام سے فرض ہے اور مکروہ سے نفل اور دین مین صبر سے بہتر کوئی
نہین ہے اس واسطے کہ بنا عبادت کی صبر پر ہے کیونکہ داخل ہونا عبادت مین نفس
مرضی کے خلاف ہے اور تمام کرنا عبادت کا زیادہ تر خلاف نفس کے پڑتا ہی اگر صبر نہو
کوئی عبادت سرانجام نہو یعنی تمامی کو نہ پہونچے پس اسی مقام سے وجہ صبر کی
تقدیم کی نماز پر واضح ہوگئی الغرض ہر شخص پر لازم ہے کہ مصیبت و بلا پر صبر کرے
ضرور ہے کہ آرام و آسایش اٹھائے گا غور کرو کہ اللہ تعالے جل شانہ وعم نوالہ نے
اسرائیل کو صبر کی وجہ سے عزت دین و دنیا کی مرحمت فرمائی جیساکہ کلام پاک مین ہے
تْ كَلِمَةُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ بِمَا صَبَرُوْا
ی ہوئی بات بہتر تیرے پروردگار کی بنی اسرائیل پر بسبب اسکے کہ انھون نے
بر کیا یعنی خداوند کریم کا انعام انپر انکے صبر کرنے سے پورا ہوا حضرت شیخ المشائخ
سلطان العارفین اکمل الکاملین مولانا جلال الدین محمد رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین
صبر تلخ آمد ولیکن عاقبت ✦ میوۂ شیرین دہد پُر منفعت ✦ پس بے شک صبر
نہایت تو ضرور معلوم ہوتا ہے کہ اس سے بدتر دنیا مین کوئی چیز نہین ہے
تلخ نہین ہوتا کہ آخرت مین اس سے زیادہ فائدہ دینے والی کوئی چیز نہین

Marfat.com

ہے صبر کے باب مین بہت سی آیات قرآنی دلالت کرتی ہین حضرت غوث الاعظم
ابو محمد عبد القادر محی الدین جیلانی بغدادی رضی اللہ عنہ کتاب … مین لکھتے
ہین کہ صبر کرنا فتحمندی اور بلندی مراتب اور عزت کا سبب ہوگا اور جو شخص ارادہ
رکھتا ہے کہ مین متقی اور متوکل مضبوطی کے ساتھ ہو جاؤن وہ صبر کرے کہ یہ
سر ہے ہر ایک نیکی کی اور نیت صبر کرنے مین جبکی درست ہے اوسکا بدلا یہ ہے
کہ اوسکے دل مین محبت اللہ عز وجل کی سما جاوے گی اور اوس سے دنیا اور آخرت
مین نزدیک ہو جاوے گا صبر یہ ہے کہ اللہ عز وجل کے حکم کو بجا لاوے الغرض
جسکو صبر حاصل نہین وہ کیونکر دعوے کرتا ہے معرفت الٰہی کا اسلیے ہر فرد
انسان پر واجب و لازم ہے کہ صابر رہے اللہ تبارک و تعالے اپنے کلام پاک مین
فرماتا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا
وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اے ایمان والو ثابت رہو اور مقابلے مین مضبوط
رہو اور لگے رہو اور ڈرتے رہو اللہ سے شاید کہ تم مراد کو پہونچو علمائے ربانی اور واقفان
رموز فرقانی نے لکھا ہے کہ صبر کرو مجاہدۂ نفوس پر ساتھ منع کرنے کے خواہش
نفسانی سے اور حکم کرنے کے طاعت ربانی پر اور مصابرہ کرنے اوپر مراقبۂ قلوب
کے ساتھ تسلیم کے بیچ بلا اور مصیبت کے اور رضا کے بیچ جاری ہونے
احکام قضا کے اور قدم بڑھانے اوپر مرابطۂ ارواح کے حق سے ملا اور ماسوا
اللہ سے انقطاع و انقلاع کر کے اور تقوے اختیار کرنے کے ساتھ محافظت …

کے اختیار کی طرف التفات اور توبہ کرنے سے تاکہ پھر چھوٹ جاؤ وجود کے حجابون سے بسبب فنا فی اللہ ہونے کے اور فنا کے بعد پہونچو دولت بقا باللہ کو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ صبر جنت کے خزانون مین سے ایک خزانہ ہے اور فرمایا ہے کہ اگر صبر مرد ہوتا تو کریم ہوتا اور ایک مقام پر یون فرمایا ہے کہ صبر کرنے والون کو اللہ تعالے دوست رکھتا ہے حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اے لوگو جب تک تم اپنی نامرادی پر صبر نکروگے اُسوقت تک اپنی مراد کو نہ پہونچوگے حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہین کہ صبر کو ایمان کے ساتھ ایسی نسبت ہے جیسے سر کو بدن کے ساتھ جس شخص کا سر نہین بدن بھی نہین جسے صبر نہین ایمان نہین پس جو شخص اپنے ایمان کو مستحکم یعنی مضبوط کرنا چاہتا ہے اسپر لازم و واجب ہے کہ صبر کو اختیار کرکے ریاضت نفس کے میدان مین قدم رکھے

باب بارہوان ریاضت نفس کے بیان مین

حق سبحانہ تعالی جل جلالہ وعم نوالہ قرآن شریف وفرقان لطیف مین ارشاد فرماتا ہے وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى یعنی جس نے اپنے نفس کو اپنی خواہش نفسانی سے باز رکھا بے شک اُسکے واسطے جگہ جنت ہے پس اسے طالبان حق اگر رضوان الٰہی کی خواہش تمھارے دل مین ہو تو اُسکے دیدار سے مشرف ہون اور جنت مین آرام کے ساتھ رہین

Marfat.com

تو مخالفت کرو اپنے نفس شریر کی یعنی خواہش نفسانی کو چھوڑ دو ورنہ اگر پیروی کروگے نفس امارہ کی تو گرفتار عذاب و مبتلائے عقاب ہوگے حضرت مصلح الدین شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سہ مکن نفس امارہ را پیروی کہ ناگہ گرفتار دوزخ شوی + الغرض نفس اور خواہش نفسانی کا فرمانبردار و مطیع ہرگز نہونا چاہیے کیونکہ نفس اسی دنیا کے عروج کو چاہتا ہے جو عنقریب فنا اور برباد ہونے والا ہے اور اسکے خلاف خالق کی رضامندی اور عالم آخرت کے مدارج ہیں جو دائمی اور باقی ہیں پس اسی کو اختیار کرنا کمال دانشمندی اور دانائی ہے اور جس نے اپنے دل کو مخلوق مین اُلجھا دیا تو ہرگز خالق کو نپاوے گا اور آخرت کے واسطے دنیا کی جس چیز کو چھوڑے گا تو وہان عمدہ اور اعلیٰ درجہ کی پاوے گی اور خلق کو جب ترک کرے گا ضرور خالق کو پائے گا پس اس عبارت سے صاف ظاہر ہوگیا کہ دنیا کا بدلہ آخرت اور خلق کا بدلہ خالق ہے پس طالب حق کو چاہیے کہ خواہش نفسانی چھوڑدے اور دل کو غیرون سے صاف و ستھرا کرلے اگر آخرت مین اعلیٰ اور عمدہ چیز کا خواہشمند اور طلبگار ہے اور دل جو مائل ما سوے اللہ ہے اسکو اللہ کی طرف رجوع کرے اگر اللہ کا خواستگار ہے مثلاً ایک شخص ہے کہ وہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہے اور خواہش رکھتا ہے اپنے دل مین مشرق کے لوگون سے ملون اور وہان کی چیزون کو دیکھون تو جب تک ہی درمیان کو نہ چھوڑے گا ہرگز نہین مشرق کو پہونچے گا اور نہ وہان کے ...

[illegible] اسکو وہان کی چیزین مل سکتی ہین جب تک اُن مقامات کو قطع نہ کرے گا
درمیان مین ہین پس جو طالب کہ اپنے نفس کو خواہش سے روکے گا وہ ضرور آخرت
کی چیزون سے سرفراز ہوگا اور جب مخلوق سے دل ہٹائے گا خالق کو دیکھے گا
کیونکہ دونون کا جمع ہونا غیر ممکن ہے خبردار اے طالبان حق ڈرو تم اس دنیا مین
کیونکہ یہ فانی ہے اگر لقا کی تمنا ہے تو ترک کرو دنیا کو البتہ حق سبحانہ تعالے جل شانہ
نے تمکو دو جہادون کی خبر دی ہے ایک کھلا ہوا دوسرا چھپا ہوا پس جہاد
ظاہر لڑائی کرنا کفار اور دشمنان خدا اور اُسکے رسولؐ کے مخالفون سے اور
جہاد باطن لڑائی کرنا اپنے نفس کے ساتھ یعنی خواہشات سے روکنا اور
ترک کرنا اور نفس کی پیاری چیزون کا پس جہاد باطن زیادہ تر سخت ہے جہاد
ظاہر سے کیونکہ جہاد باطن بہت ہوتا ہے اور ترک کرنا ہوتا ہے اپنی خواہشات
کا اور چھوڑ دینا دنیا کا اور جہاد ظاہر کبھی ہوتا اور کبھی نہین اور جہاد باطن کا ثواب
جہاد ظاہر کے برابر ہے پس جو جہاد باطن کرے گا اُسکو دونون جہادون
کا ثواب ملے گا اسی وجہ سے فقرا کی فضیلت شہدا پر ہے حضرت امام محمد بن
غزالی کتاب کیمیاے سعادت مین لکھتے ہین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ تم اپنے ساتھ جہاد کرو بھوک پیاس سے کیونکہ اس کا
ثواب کفار کے ساتھ جہاد کرنے کے مانند ہے اور کوئی کام اللہ تعالے
کو بھوک پیاس سے زیادہ دوست نہین ہے اور ایک مقام پر

Marfat.com

فرمایا ہے کہ بھوک سب کاموں کی سردار ہے آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ نفس بہشت ہوا اپنی حقیقت کو سمجھو مجاہدہ پر کمر کو مضبوط باندھو اور دل کے لشکر کو سمجھو کیونکہ جب تک دل کے لشکر کو نہ جانوگے تو جہاد کیا کروگے پس جب جہاد کرنے مین کامل ہوگے اُسوقت اپنے رب کو دیکھنے لگوگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ یعنی جس نے پہچان لیا اپنے نفس کو پس بے شک اُسنے پہچان لیا اپنے رب کو یعنی جس نے اپنے نفس کی مکاری اور شرارت کو پہچان لیا اور اُسکے مکروفریب سے بچا رہا اُسنے اپنے رب کی عظمت پہچان لی کیونکہ نفس ہی اللہ تعالے کی فرمانبرداری اور اطاعت مین حائل اور مانع ہوتا ہے پس اب ہم دل کی حالت اور حقیقت بیان کرتے ہین تاکہ تم جہاد کرنے مین کامل ہو لہذا اب اُسی کا بیان ہوتا ہے کہ دل کا لشکر کیا ہے اور دل کسواسطے پیدا کیا گیا ہے

باب تیرھوان دل کی حقیقت کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ دل بادشاہ اور جسم دل کی مملکت ہے اور اِس مملکت کے مختلف لشکر ہین اور اُسکی سعادت خداوند کریم ورحیم کی معرفت پر منحصر اور موقوف ہے اور صانع کی پہچان اُسکی بنائی ہوئی چیزون سے حاصل ہوتی ہے اور تمام عالم مصنوعات ہے اور عجائبات عالم کی معرفت ظاہر وباطن کے حواس سے اُسکو حاصل ہوتی ہے اور حواس کو جسم کے ساتھ ثبات ہے معرفت دل کا شکار ہے اور حواس پھندا جسم سواری اور جسم پانی مٹی گرمی تری سے ملکر بنایا گیا ہے پس خداے تعالے کیسا صانع باکمال ہے جسنے عناصر متضادہ کو ملاکر

باب چودھوان دل کے لشکر کے بیان مین

ان لشکر کی تفصیل بہت طول وطویل ہے الا اصل مطلب کے واسطے ایک
... کلیتے ہین اُس سے صاف معلوم ومفہوم ہو جائے گا تمثیل بدن
... شہر ہے اور ہاتھ پانون پیشہ ور اور خواہش اُس شہر کی عامل غصہ
... عقل وزیر قلب بادشاہ ہے اور بادشاہ کو سلطنت کے انتظام
... لیے ان سب کی حاجت ضرور ہے لیکن خواہش جو گویا عامل ہے جھوٹی اور
... کرنے والی ہے جو وزیر کہتا ہے اُسکے خلاف ہی کہتی ہے اور ہمیشہ
... چاہتی ہے کہ سلطنت مین جتنا مال ہے سب تو خراج کے بہانے سے
... لے اور میان غصے خان جو کوتوال ہین اعلیٰ درجہ کے شریر ہین اور تندخو
... تیز بھی ہین بے رحمی کرنا اُنکو نہایت درجہ عمدہ معلوم ہوتا ہے جس طرح
... شہر کا بادشاہ سب باتون مین اپنے وزیر سے مشورہ کرتا ہے اور جھوٹے
... دار عامل کا کان مروڑے رکھتا ہے وزیر کے برخلاف اُسکا کہا نہین
... اور کوتوال کو اُسپر متعین کرتا ہے کہ اُسکو زیادتی سے باز رکھے اور کوتوال کو
... دبائے مین رکھتا ہے کہ قدم حد سے زیادہ نہ بڑھائے پس ان باتون سے
... بادشاہ کی سلطنت مین اعلیٰ درجہ کا انتظام رہتا ہے پس اسی
... سے اگر بادشاہ دل بھی وزیر عقل کے مشورے اور صلاح سے کام
... خواہش اور غصہ کو تابعدار وفرمان بردار کرکے وزیر کا محکوم کر دے تو
... درست رہے اور نیک بختی کی راہ سطے کرکے درگاہ رب العزت

مین بے کھٹکے پہونچ جاوے اور اگر دیکھو تو عقل ...
بادشاہ دل برباد و تباہ ہوا خواہش اور غصہ کو کس ...
حفاظت کے لیے حق سبحانہ تعالے نے پیدا کیا ہے پس یہ ...
کے خدمتگار اور فرمان بردار ہین اور کھانا پینا بدن کا چارہ ہے اور بدن
حواس کا بوجھ بہار اُٹھانے کے لیے مخلوق کیا ہے تو بدن حواس کا ح...
ہے اور حواس کو عقل کی تلاش کے لیے پیدا کیا ہے کہ اُنکی بدولت خ...
کریم کی عجیب غریب صنعتین پہچانے پس حواس عقل کے خادم ہین اور عقل
قلب کے واسطے پیدا کیا ہے کہ دل کی شمع و چراغ بنے اور اُسکی رو...
مین درگاہ باری تعالے عز و جل دل کو نظر آئے کہ یہی دید قلب کی جنت...
تو اب عقل دل کی فرمان بردار و خادمہ ہے اور قلب کو جمال باری تعالے
واسطے پیدا کیا ہے جب قلب اس دیکھنے مین مصروف اور مشغول ہوا...
وہ وہی نجس نطفہ گندہ بندہ اس معرفت کی پاکی حاصل کرکے اللہ تعالے
جل شانہ کی بارگاہ کا خادم بنا اور دل کو پیدا کرکے اللہ تعالے نے اُسے ...
اور لشکر اور سواری بدن اسی واسطے عنایت و مرحمت فرمائی ہے کہ ...
سے عالم علیین کی سیر کرے پس اگر کوئی اس نعمت کا حق ادا کی...
طاعت کی شرط بجالانا چاہے تو اُسکو واجب و لازم ہے کہ ...
بادشاہت کے تخت اور سلطنت کی مسند پر بیٹھے اور ...

[illegible] مضبوط [illegible] ہو جائے اور آخرت کو اپنا وطن اصلی
[illegible] اور [illegible] کی جگہ ٹھہرا لیوے اور دنیائے فانی کو منزل بنا
[illegible] کرے [illegible] کو وزیر خواہش کو مال و زر کا محافظ اور
[illegible] غصہ [illegible] کو کوتوال [illegible] کو مخبر بنا کر علیحدہ علیحدہ ایک ایک کام پر
[illegible] مقرر کرے کہ وہان کی خبر لاوین اور قوت خیال جو دماغ مین اگلی طرف
ہے اسکو اخبار کے ہرکارون اور مخبرون کا سردار و افسر بنائے اسلیے
[illegible] پرچہ اخبار اُسکے پاس لاوین اور قوت حافظہ جو دماغ مین پچھلی
[illegible] ہے اسکو اخبارون کا محافظ دفتر کرے تاکہ اخبار کے پرچے اُس افسر
[illegible] حفاظت سے اور وقت پر وزیر عقل سے گزارش کرے اور وز
[illegible] چیزون کے موافق جو ملک سے اُسے پہونچتی ہین ملک کا بندوبست
انتظام اور بادشاہ کے سفر کا سامان کرتا رہے اور وزیر عقل بھی اگر دیکھے
[illegible] سے کوئی مثلاً (خواہش غصہ وغیرہ) بھڑ گیا اور اطاعت اور فرمانبرداری
[illegible] ہو گیا اور راہزنی کرنا چاہتا ہے تو اُسکی تدبیر کرے اور جہاد کی طرف
[illegible] پھر راہ پر آجاوے اور اُسکے مار ڈالنے کا قصد و ارادہ نکرے
[illegible] بغیر اُنکے درست و صحیح نرہے گی بلکہ ایسی ترکیب کرے کہ اُنکو
[illegible] خیال مین لاسکے کہ جو سفر آنے والا ہے اُس مین وہ یار موافق اور
[illegible] دشمن ہوجائین بدرفاقت کرین چوری ڈکیتی نکرین تو سعید

Marfat.com

ہوا اور نعمت کا حق ادا کیا اور اس مضمون سے کہ مغلوم ... وقت پہ پائے گا پس اگر اغنیا اور شقی ... ہو گیا اس بد اعمالی اور بد فعلی کی سخت ... شنبو اور اعمال قبیحہ سے بچنا اور صفائی قلب ... گوشہ نشینی کے ... دشوار بلکہ محال اور غیر ممکن ہے اس واسطے ...

باب پندرھوان گوشہ نشینی کے بیان مین

ہر شخص کو گوش ہوش سے سننا اور دل لگا کر سمجھ لینا چاہیے کہ اس باب مین علما رحمہم اللہ تعالے کا اختلاف ہے کہ عزلت یعنی گوشہ نشینی بہتر ہے مخالطت یعنی بندگان خدا سے ملنا جلنا حضرت سفیان ثوری اور ... اور بشر حافی حذیفہ مرعشی اور فضیل بن عیاض اور ابراہیم ادھم ... رحمہم اللہ تعالے اور دیگر بزرگان اور متقیان خداشناس کا یہی مذہب و مسلک ہے کہ عزلت یعنی تنہائی اور گوشہ نشینی لوگون کے ساتھ ربط و ضبط رکھنے سے ... بہتر ہے اور علمائے ظواہر کی ایک جماعت کا یہ مذہب ہے کہ ... و مستحسن ہے گوشہ نشینی سے حضرت امام حجۃ الاسلام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب احیاء العلوم مین نقل کرتے ہین کہ حضرت ... قدوۃ السالکین خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالے ... شریف مین لکھا ہے کہ انسان نے ... تنہائی ...

بالی سے خلوت نشین ہوا سلامتی پائی جب خواہش نفسانی کو پیرون کے نیچے
... ہو گیا جب حسد سے ہاتھ اٹھایا اسکی مروت ظاہر ہو گئی اور جب
... دن صبر کیا ہمیشہ کے واسطے فائدہ مند ہوا پس خلوت مین ہر طرح
... اطمینان حاصل ہوتا ہے زبان کی حفاظت ہوتی ہے اور حضرت سلطان السالکین
سراج العارفین ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ خلوت مین بیٹھنا
عبادت ہے حضرت سعد بن ابی وقاص بن زید رضی اللہ تعالے عنہ جو اکابر
صحابہ مین سے تھے مدینہ منورہ (زاد اللہ شرفہا) کے نزدیک ایک مقام ہے اُسے
... کہتے ہین وہین رہتے تھے کسی کام کو مجمع مین نہین آتے تھے حتی کہ
... نے اُسی مقام پر انتقال فرمایا اور حضرت ربیع ابن خثیم اور ابراہیم نخعی
رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہین کہ علم سیکھ کر آدمیون سے خلوت و عزلت اختیار
... ہم خلوت کے فائدے بیان کرتے ہین چونکہ خلوت کے فائدے بہت ہین
ہم مختصر کر کے لکھتے ہین واضح ہو کہ خلوت مین ذکر و فکر کی فراغت سے
... واسطے کہ اللہ جل شانہ کا ذکر کرنا اور اُسکی عجیب و غریب صنعتون اور
... اللہ کی مملکتون مین فکر و غور کرنا دنیا اور آخرت مین خدا کے اسرار
... کتیہن عبادت و معرفت سے ہے بلکہ بزرگترین درجات یہ امر ہے کہ انسان
... جناب احدیت و ذات واجب الوجود سبحانہ تعالے کے ذکر و فکر
... اسلئے کہ ماسوے اللہ سے بے خبر ہو جائے اسطرح کہ اپنی

Marfat.com

جان و تن کی بھی خبر نہ ہے پس یہ امر بغیر خلوت کے ... ہے
جو شے اللہ تعالے کے سوا ہے وہ اس ... پھیر ... دل ...
کو اس بات کی قدرت ہو کہ ہمیشہ ذکر کرنے سے حضرت جل جلالہ ...
ساتھ انس پیدا کرے یا ہمیشہ فکر کرنے سے اُسکے جلال و جمال کی ...
کا علم حاصل کرے تو یہ کام اُن سب عبادتوں سے افضل ہے ...
خلق اللہ سے علاقہ رکھتی ہین کیونکہ سعادتون کی غایت یہی ہے کہ جو کوئی اس
جہان مین جائے تو حق تعالے جل وجلالہ کی محبت اُسپر غالب ہو ... اور
محبت ذکر کی بدولت کامل ہوتی ہے اور محبت ثمرہ معرفت ... معرفت
ثمرہ فکر اور یہ سب باتین خلوت سے بن پڑتی ہین جب تک خلوت ... تنہائی
نہ اختیار کرے گا ہرگز یہ باتین صحیح و درست نہ ہونگی اور خلوت ... کی
بدولت بہت سے گناہون سے بچتا ہے از انجملہ یہ کہ غیبت اور ریا ...
مخالطت کو لازم ہے کیونکہ اگر خلق اللہ کے ساتھ مدارا نکرے ... گا ...
گی اور اگر مدارا کرے گا تو ریا مین دھرا جائے گا ... ان ... سے
جدا کرنا نہایت مشکل اور دشوار ہے اور اگر ... خاموش ...
گا اور ہر ایک کے موافق بات کہے گا پس یہ نفاق ہے اور اگر ...
تو اُنکی دشمنی سے ہرگز نجات نہ ملے گی اور بھی یہ ... ہے
اس سے کہے گا کہین آپ کا ... ...

Marfat.com

ہے برتقدیر اگر ایسا نہ کرے تو لوگ اُس سے متوحش ہونگے اور اگر کہیگا تو کذب
ق ہوگا اور اکثر یہ بات ظاہر مین پوچھنا پڑتی ہے ہر ایک سے کہ آپ کیسے ہین
ب کے لوگون کا کیا حال ہے اور باطن مین اُس خیال سے فارغ البال ہونی
ہے کہ وہ کیسے ہین پس یہ نفاق ہوتا ہے اور عزلت وگوشہ نشینی کی بدولت
ں لوگون کی شر سے بچتا ہے اور آسودگی و آرام کے ساتھ رہتا ہے اسواسطے
ب تک آدمیون کی صحبت مین رہے گا تو اُنکی غیبت اور بدگمانیون کے رنج والم
سے نہ بچے گا اور بھی فائدہ ہے کہ ایسے لوگون کے دیکھنے سے نجات پاتا ہے
جنکا دیکھنا اسکی طبیعت کو مکروہ اور دل کو بُرا معلوم ہوتا ہے اسکے سوا ست
سے فوائد بے شمار ہین بخیال طول ہوجانے رسالہ کے اسیقدر پر اکتفا کیا ان
بعضے مقاصد دینی اور مطالب دنیوی اور ون کے بغیر ملنے کے حاصل نہین ہوتے
اور بلا مخالطت کے نہین ملتے ہین پس وہ کام خلوت مین ضائع و فوت ہوتے ہین اور
فوت ہونا گوشہ نشینی کی آفت ہے لہذا مناسب معلوم ہوا کہ خلوت نشینی کی
ون کا بھی ذکر شرحاً و مفصلاً لکھا جاوے -

باب سولھوان گوشہ نشینی کی آفتون کے بیان مین

کرنا چاہیے کہ گوشہ نشینی کی آفتین بھی بہت ہین مگر ہم بمختصر بیان کرتے ہین ایک تو
کہ جس نے وہ علم جو اُسپر فرض ہے نہ سیکھا پس اُسپر گوشہ نشینی حرام ہے
نے علم سیکھا اور دوسرے علم نہین سیکھ سکتا ہے اُسکے واسطے

Marfat.com

گوشہ اختیار کرنا صحیح و درست ہے اور اگر شریعت کے کل علوم سیکھے بغیر
ایسے گوشہ اختیار کرنا بڑا بھاری نقصان ہے کیونکہ جو کوئی حاصل کرنے کے ...
اختیار کرتا ہے پس وہ خواب اور بیکاری اور ناقص و فاسد خیالات مین ...
ضائع کرتا ہے جیسا کہ حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ ...
مین فرماتے ہین ؎ خیالات نادان خلوت نشین ✦ بہم بر کند عاقبت کفر و ...
پس اگر بے علم خلوت اختیار کرے اور تمام دن عبادت مین گذارے تو ضرور ...
کہ عجب اور غرور و مکر سے خالی نہ رہے گا اور خدا کی شان مین ایسے خطرے ...
سے گے کہ شاید کفر یا بدعت سے خالی نہون اور اسکو خبر بھی اُن خطرون کی نہ ...
الغرض جو بے علم ہوکر خلوت اختیار کرے گا ضرور ہے کہ خطا اُٹھائے گا کیونکہ
علم ہی سیدھی اور سچی راہ بتاتا ہے اور شیطان کی مغالطہ اور کید سے بچاتا ہے
اسیوجہ سے بزرگان دین اور اولیاے باصدق و یقین نے سخت تاکید فرمائی ...
کہ علم سیکھکر تصوف کی طرف رجوع ہون اور چونکہ زہد و ورع کو ریا اور نفاق کا ...
لگا رہتا ہے اسلیے ریا و نفاق کا بیان لکھا جاتا ہے کہ اس سے بچنا ضروری
ہے ورنہ ساری محنت ضائع ہوگی۔

باب سترھوان ریا اور نفاق کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ جناب حق سبحانہ تعالے جل جلالہ و عم نوالہ کی عبادت مین ریا کرنا گناہ
کبیرہ ہے اسیکو شرک خفی کہتے ہین الغرض پرہیزگار اور پارسا لوگون کے نزدیک ...

Marfat.com

عبادت کی یہ ہے اسمین سے ذریعہ نہین کہ جب عبادت کرین تو دل مین یہ خیال پیدا
ہو کہ لوگ اسسے خبردار ہون اور ہماری پارسائی کا اعتقاد اُنکے دلون مین جم جائے
جس عبادت سے ایسا اعتقاد فاسد و باطل مقصود ہو وہ عبادت ہرگز اللہ تعالے
کی عبادت نہین ہے بلکہ خلق کی پرستش ہو جائے گی اور اگر لوگون کا اعتقاد اور اللہ تعالے
کی پرستش دونون مقصود ہون تو یہ صریح شرک ہو جائے گا اسلیے کہ عبادت کرنے
والے نے اللہ تعالے کے ساتھ اور کو بھی شریک کرلیا حق سبحانہٗ تعالی قرآن
شریف مین ارشاد فرماتا ہے فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ
عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ؕ یعنی جو شخص
اپنے پروردگار کے دیدار کا امیدوار ہو اُسکو چاہیے کہ عمل نیک کرے اور اپنے
پروردگار کی عبادت مین کسیکو شریک نہ کرے اس آیۂ پاک سے صریح ظاہر ہے کہ
عبادت مین اللہ تعالے کی کسی کا لگاؤ و علاقہ نہو بلکہ محض ذات باری تعالی کی پرستش
مراد و مقصود ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہین کہ اللہ تعالے ارشاد
فرماتا ہے کہ جس نے عبادت کی اور کسی اور کو میرے ساتھ شریک کیا حالانکہ مین
شریک سے بے نیاز ہون تو مین نے سب عبادت اُس شریک کو دیدی اور
دوسرے مقام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یون ارشاد فرماتے ہین
اللہ تعالے اُس عبادت کو قبول نہین فرماتا جس مین ایک ذرہ برابر ریا ہو ریا کی
تعریف یہ ہے کہ آدمی اپنے کو لوگون کے روبرو پارسا اور نیک بخت جتائے

تاکہ لوگون کے دلون مین اسکی الفت و محبت پیدا ہو اور اُنکی تعظیم اور عزت
اور ریا کی بہت سی قسمین ہین خصوصًا عبادت مین زیادہ تر ہوتی ہے بعض
سے دیکھا جاتا ہے کہ کوئی شخص ہو جب غیر کے سامنے نماز پڑھے گا
اور رکوع بہت احتیاط سے کرے گا مگر جب تنہا پڑھے گا پس سجدہ اور رکوع
معدوم اور وجود ہی ثابت نہین ہوتا چنانچہ یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ امام صاحب
جب مسجد مین امامت کے لیے محراب مین کھڑے ہوئے تو طویل سورتین
شروع کین کہ مقتدی بھی بیچارے پریشان ہو جاتے ہین اور جب خود تنہا
پڑھتے ہین سوا انا اعطینا اور قل ہو اللہ کے دوسری سورتین گویا یاد ہی
نہین ہین حالانکہ تنہائی مین بھی اُسی خشوع و خضوع سے پڑھنا چاہیے
جس طرح جماعت سے پڑھتا ہے بلکہ جماعت مین ضعیف اور کمزور و حاجتمند
لوگون کی رعایت رکھکر قرأت طویل ایسی نہ کرے کہ مقتدی کمزور بددل ہون اور
تنہائی مین خوب دل کے اطمینان سے پڑھے کہ خلوص اسی مین ہے پس ہر شخص
پر واجب و لازم ہے اپنے تئین لوگون سے مخفی و پوشیدہ رکھے ایک روز حضرت
معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ روتے تھے حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ
تعالے عنہ نے پوچھا کہ کیون روتے ہو کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے سنا ہے کہ ذرا سی ریا بھی شرک ہے الغرض ہر شخص ریا سے بچتا رہے
پس اب ہم ایک حدیث لکھکر اس باب کو تمام کرتے ہین حضرت معاذ ابن جبل

Marfat.com

[illegible] ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کہ خدا نے آسمان پیدا کرنے سے پہلے سات فرشتے پیدا کیے
حفظہ کو پیدا کیا اور ہر ایک کو ایک ایک آسمان پر مقرر کیا اور اُس
آسمان کی دربانی اُنسے دی جب زمین کے فرشتے جنکو حفظہ کہتے ہین وہ
بندے کے اعمال جو بندہ دن نے صبح سے شام تک کیے ہون پہلے آسمان
تک لیجاتے ہین اور بندہ کی عبادت کی بہت توصیف وتعریف کرتے ہین
فرشتے ایسی عبادت کی ہو کہ اُس کا نور آفتاب کے نور کے برابر ہو تو وہ
فرشتہ جو آسمان پر متعین و مقرر ہے کہتا ہے کہ یہ عبادت اُسی بندے کے
منہ پر مارو کیونکہ میں اہل غیبت کا محافظ و نگہبان ہون مجکو اللہ تعالے نے حکم کیا
ہے کہ جو شخص غیبت کرے اُسکے عمل کو آگے نہ بڑھنے دینا پھر جس نے
نیک عمل ہو اُسکا عمل دوسرے آسمان تک لیجاتے ہین اُسپر جو فرشتہ
معین ہے وہ کہتا ہے کہ یہ عمل لیجاکر اُسکے منہ پر دے مارو کیونکہ اُس نے
یہ عمل دنیا کے کمانے کے واسطے کیا ہے اور محفلون مین لوگون پر فخر جتانے کو
مجھکو حکم ہے کہ اُسکے عمل کو روکون پھر اور شخص کے عمل لیجاتے ہین اُن مین
نماز روزہ صدقہ ہوتا ہے حفظہ اُن اعمال کے نور سے متعجب ہوتے
جب تیسرے آسمان تک پہونچتے ہین تو فرشتہ کہتا ہے کہ مین کبر پر مقرر ہون
مجکو حکم ہے کہ روکون وہ لوگون کے ساتھ تکبر کرتا ہے پھر اور کسی کے

Marfat.com

عمل چوتھے آسمان تک بلند کرتے ہین کہ وہ عمل تسبیح اور تہلیل وغیرہ کی وجہ سے ستارون کی طرح درخشان وتابان ہوتے ہین اُس آسمان کا فرشتہ کہتا ہے کہ یہ اعمال اُسی بندے کے مُنھ پر پھینک دو مین موکل عُجب ہون اور اس کا عمل عُجب سے خالی نہین ہے مین اُسکے عمل کو آگے نہ جانے دونگا پھر پانچوین آسمان تک اور کسی کے عمل لیجاتے ہین یہ عمل حسن وجمال مین ایسے ہوتے ہین جیسے وہ بنائی سنواری نئی دولھن جسے پہلے پہل دولھا کے گھر رخصت کرتے ہین اُس آسمان کا فرشتہ کہتا ہے کہ ان اعمال کو اسی بندے کے مُنھ پر پھینک دو اور اُسی کی گردن پر لاد دو کہ مین حسد پر مقرر ہون جو شخص علم وعمل مین اس بندے کے برابر ہوتا ہے یہ اُس کا حسد کرتا ہے اور اُسکے حق مین زبان دراز کرتا ہے مجھے حکم ہے کہ حاسدون کے اعمال کو باز رکھون پھر چھٹے آسمان تک اور کسی کے عمل لیجاتے ہین اُن مین نماز روزہ حج زکوٰۃ عمرہ ہوتا ہے اُس آسمان کا فرشتہ کہتا ہے کہ یہ عمل اُس بندے کے مُنھ پر پٹکو کہ وہ ایسے شخص پر شفقت نہین کرتا جسے کوئی رنج وبلا پہونچی ہو بلکہ خوش ہوتا ہے مین فرشتۂ رحمت ہون مجھے حکم ہے کہ بیرحمون کے اعمال کو روک ٹوک کرون پھر ساتوین آسمان تک اور کسی کے اعمال لیجاتے ہین وہ اعمال روزہ ونماز نفقہ وجہاد ورع سے بھرپور ہوتے ہین اور اُنکا ضیا ایسا ہوتا ہے جیسے نور آفتاب کا اور بزرگی کے سبب سے رعد کی گھڑگھڑاہٹ کی طرح ...

Marfat.com

ساتوین مین پہونچا ہے اور تین ہزار فرشتے اُسکے ساتھ پہونچانے جاتے ہین
کوئی فرشتہ اُنھین روک نہین سکتا جب ساتوین آسمان تک یہ اعمال
پہونچے ہین تو فرشتہ کہتا ہے کہ یہ اعمال اُسی بندے کے منھ پہ پھیر مارو اور
اُسکے قلب پر قفل لگادو اِس عمل سے خدا اُسے مطلوب و مقصود نہ تھا بلکہ
علما کے نزدیک اسے اپنی شوکت و حشمت مقصود تھی اور شہرون مین
اپنا نام اور شہرہ مقصود تھا مجھے حکم ہے کہ اُسکے اعمال کو راہ ندون
اور جو عمل خالصًا اللہ کے واسطے نہین ہوتا وہ ریا ہوتا ہے اور حق سبحانہ
تعالےٰ ریاکار آدمی کے عمل قبول نہین کرتا پھر اور کسی کے اعمال اُٹھانے
ہین اور ساتوین آسمان کے آگے بڑھا لیجاتے ہین اُن مین بالکل خلق
نیک اور تسبیح اور طرح طرح کی عبادت ہوتی ہے اور سب آسمانون
کے فرشتے پہونچانے جاتے ہین حتّٰی کہ جناب حق سبحانہ تعالےٰ کی درگاہ
مین پہونچتے ہین اور سب فرشتے گواہی دیتے ہین کہ یہ اعمال پاک اور با اخلاص
ہین حق جل شانہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے فرشتو تم اُسکے اعمال کے
حافظ ہو اور مین اُسکے قلب کا نگہبان ہون اُس نے یہ عمل میرے واسطے نہین
کیا اپنے دل مین اور نیت کی ہے میری لعنت اُسپر ہو فرشتے عرض
کرتے ہین کہ بارخدایا تیری لعنت اور ہم سب کی لعنت اُسپر ہو ساتون آسمان
و ساتون زمین اور جو کچھ زمینون اور آسمانون مین ہے سب اُسپر لعنت

Marfat.com

کرتے ہین الغرض پیا ایک بڑی بات ہے جس سے بڑھ کر
مذمت مین حدیثین بکثرت وارد ہین مگر ان باتون سے بچنا
اور ہادی برحق کے نہین ہو سکتا اور مرشد کی تعلیم اور توجہ سے
ہوتی ہے جو دل سے انکی خدمت کرے اور انکی فرمان برداری مین کسی طرح
فروگذاشت وکوتاہی نہ کرے خلاصہ یہ ہے کہ مرشد کے آداب کا لحاظ اپنے اوپر
واجب ولازم سمجھے لہذا اب مرشد کے آداب کا ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے
کہ مریدون کو مرشدون کے ساتھ کس طریقے سے پیش آنا چاہیے

باب اٹھارھوان مرشدون کے آداب کے بیان مین

یہ بات مشہور ومسلّم ہے کہ کوئی بے ادب اللہ تعالیٰ جل شانہ تک نہین پہنچا
ہے اس زمانے مین مرید آداب مرشد کے نہین بجالاتے ہین اور ایسے ہی
بزرگان دین کے برکات سے محروم رہتے ہین اکثر دیکھا جاتا ہے کہ مرید
کی حضوری مین حاضر ہوکر مذاق اور دل لگی کرتے ہین لاحول ولا قوۃ الا باللہ
کے حقوق بعد انعامات خدا ے تعالےٰ واحسانات رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے تمامی ارباب حقوق پر فائق ہین حقوق والدین سے
زیادہ حقوق مرشد کے ہین حقیقت مین مرشد حقیقی سب کے حضرت رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین ہرچند کہ پیدائش ظاہری والدین
سے ہے لیکن پیدائش باطنی متعلق مرشد سے ہے پیدائش

زندگی تھوڑی ہے اور پیدائش باطنی کے واسطے زندگی ہمیشہ کے
ہے اس زمانے مین بہت سے آدمی تو ایسے ہین کہ بیعت کر کے اپنے
رون سے بد اعتقاد ہوتے ہین اور اسیوجہ سے دنیا و آخرت کے
سارے مین ناحق مبتلا ہوتے ہین حضرت امام ربانی ماہر رموز مقطعات
رقانی شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ العزیز اپنے رسالہ
مبدأ و معاد مین فرماتے ہین کہ حسن اعتقاد مرید کا اور اطاعت و پیروی اُسکی
افضلیت و اکملیت مرشد مین ثمرات محبت سے اور نتائج مناسبت سے
ہے الغرض آداب شرائط مرشد کی انتہا نہین ہے مریدون سے کہان
ادا ہو سکتے ہین مگر تھوڑے سے لکھتا ہون ہر طالب صادق اور مرید راسخ
اپنے کو سب طرف دنیا و مافیہا سے پھیر کر اپنے مرشد کی طرف رجوع
رے اور اطاعت اور فرمان برداری اور اتباع و تقلید و پیروی مین
پنے مرشد کی اپنے کو گم کر دے بجز تصور و خیال مرشد کے اور کسی کا تصور
خیال ہرگز نہ رہے مرشد کی حضوری مین غیر کی جانب متوجہ نہو اور اپنے دل
ور آنکھ اور کان اور ناک وغیرہ کے ساتھ مرشد کی طرف متوجہ ہوکر خاموش
و بیٹھے یہان تک کہ مرشد کے حضور مین کسی ذکر اور شغل مین بھی نہ مشغول
تا جب پیر حکم دے اور ایسے مقام پر نہ بیٹھے کہ سایہ مرید کا پیر کے جامہ
کپڑے پر پڑے اور پیر کی جانماز پر پیر نہ رکھے اور مرشد کی غیبت مین

Marfat.com

اُسکی نشستگاہ کی جانب پاؤن نہ پھیلانے اور نہ بجانب وجہ اسکے ...
اور بغیر ضرورت اور بلا اجازت پیر کے پیر سے ہرگز جدا نہ ہو کہ خلاف ادب
ہے اور پیر مرشد کی حضوری مین پانی نہ پیئے اور کھانا نہ کھانے اور کسی سے
کلام نہ کرے اور جملہ امورات کلیہ و جزیہ مین تقلید اپنے پیر مرشد کی کرے
کھانے پینے سونے بیٹھنے اُٹھنے لیٹنے آنے جانے اور عبادت کرنے مین اور
وغیرہ پڑھنے مین اور مرشد کے حضور مین بلند آواز سے بات نہ کرنے اور مرشد
کی آواز سے اپنی آواز بلند نہ کرے اور مرشد کے ظروف خاص کو اپنے صرف
اور استعمال مین نہ لاوے اور جب تک شیخ کسی معاملے مین اپنی طرف
متوجہ نہ ہو عرض و معروض نہ کرے اور کوئی کار دنیوی ہو یا دینی جزوی یا
یا کلی بغیر ارشاد شیخ کے ہرگز شروع نہ کرے اور خدمت مین مرشد کے جوتا
تک عزیز نہ کرے اور جس کام سے پیر کراہت کرے مرید اُسپر اقدام نہ کرے
بقول صاحب عوارف رحمۃ اللہ علیہ آداب شیخ مرید پر واجب و لازم ہے جب
مرید صحبت پیر مین مؤدب رہتا ہے شیخ کے دل مین اُسکی محبت اور الفت
پیدا ہوتی ہے اور وہ منظور نظر رحمت الٰہی ہوتا ہے اور حق سبحانہ تعالیٰ
مرید مؤدب کو رحمت اور عنایت اپنی سے اپنے بندون مقبولون مین داخل
کر دیتا ہے الغرض ہر طالب صادق اور مرید راسخ اپنے شیخ کی تعظیم و اکرام
مین سر مو فرق نہ کرے اگر وہ راہ معرفت کی سے کرتے ...

فرمائے اُسکو گوش دل سے سُنے اور یاد رکھے بلکہ واسطے
کے لکھ لے تاکہ فراموش نہو اور وہ اُسکو بہت فائدہ دے گا شیخ العالم
الآفاق حضرت مولانا نظام الدین احمد اولیا بدایونی دہلوی قدس اللہ سرہ اپنے
نقل کرتے ہین کہ اُنھون نے فرمایا کہ زہے سعادت اُس مرید کی کہ جو
اپنے شیخ سے سُنے اُسکو گوش سے سُنے اور اُسکو لکھ رکھے کہ بعد
کہ اُسکے قلم سے نکلے گا ثواب طاعت ہزار سالہ اُسکے نامۂ اعمال
ت ہوگا اور بعد مرنے کے اُسکی جگہ علیین مین ہو گی تو مرید اپنے شیخ
عت صدق دل سے کرے اگرچہ اعلیٰ درجہ کا خواہشمند اور طلبگار رہے کسی
نے حضرت مولانا ابوالقاسم جنید بغدادی قدس اللہ سرہ سے پوچھا
نے یہ مرتبہ کہان سے حاصل کیا آپ نے فرمایا کہ مین مدت چالیس
کامل اپنے مرشد حضرت خواجہ سری سقطی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے
فیض کاشانہ پر ایک پیر سے کھڑا رہا اور کشایش کار اُن سے طلب
آخر الامر اُنکی برکت و فیضان صحبت سے یہ درجے مجکو ملے بہرحال
مکاتیب حضرت محبوب سبحانی مجدد الف ثانی مین آیا ہے کہ مرشد نائب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے متابعت [illegible] وحفظ مراتب
نیابت خدا اور رسول ہے اور تعظیم نائب کی عین تعظیم منیب کی
بغیر متابعت مرشد کے محال ہے [illegible] جہان تک

Marfat.com

ہو مرشد کی اطاعت و فرمان برداری مین قصور نہ کرے جب تک کہ کوئی بات خلاف شرع نہ بتاوے کہ یہی وسیلہ نجات اور ذریعہ مغفرت کا ہوگا اسواسطے کہ رضامندی مرشد کی عین رضامندی ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی رضامندی عین خوشنودی ہے جناب حق تعالے جل شانہ کی ایسے ہی مرشد کی ناراضی ہے اور اُسکی شان مین گستاخی بھی ہے پس مرشد کی محبت سے محبت خدا اور رسولؐ کی حاصل ہوتی ہے طالب صادق کو چاہیے کہ اپنے تئین فنا فی الشیخ کرے بعدہ توجہ مرشد سے مرتبہ فنا فے الرسول کا اُسکو حاصل ہوگا بعد اُسکے بتصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرتبہ فنا فی اللہ کو انشاء اللہ تعالے پہونچےگا اور ہمیشہ کی زندگی سے سرفراز ہوگا اللہ تعالے جل شانہ اس سعادت سے سب بھائی مسلمانون کو اپنے حبیب کے طفیل سے سرفراز فرماۓ اب مرشد کی حقیقت اور آداب مرید جو شیخ کے ذمہ ہین بیان ہوتے ہین۔

باب اُنیسوان بیان مین آداب مرید کے جو شیخ کے ذمہ ہین

جاننا چاہیے کہ مرید کے اوپر جو مرشد کا حق ہے اُسکو بھی سمجھ لینا ضرور ہے اور مرشد کی تابعداری تو مرید پر واجب ہے مگر مرشد کو متبع شریعت محمدی متقی متشرع متوکل صابر اور اہل علم ہونا ضرور ہے اس زمانے مین ایسے پیر بہت کمیاب ہین اور دنیادار دغاباز خلاف شرع بے شمار ہین اسلیے مرید ہونے سے پیشتر جس کی

... بیعت کرنے لوگون کی دیکھا دیکھی اور لمبی چوڑی
... فریب نہ کھا جاوے ورنہ شیطان کے پنجہ مین جا پڑے گا اور پھر اُسکو
... پنجہ سے نکلنا بہت مشکل اور دشوار ہوگا چنانچہ عارف باللہ مولانا جلال الدین
رومی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ مثنوی معنوی مین اِس طرح فرماتے ہین ؎

اے بسا ابلیس آدم روے ہست ✽ پس بہر دستے نشاید داد دست ✽

یعنی اے صوفی بہت سے شیطان آدمی کی صورت ہین اسیلیے ہر ایک کے ہاتھ
مین ہاتھ نہ دینا چاہیے یعنی بغیر سمجھے بیعت ہرگز نہ کرلینا چاہیے پس جاہل لوگ نہ دیکھیں
بھالین جس کسی کو دیکھا کہ رنگی پوشاک پہنے ہین اُسکے نوکر دوڑکر مرید ہوگئے
اور اُس کے جال مین پھنس کر گمراہ ہو جاتے ہین اسیلیے برادران مسلمانان کو
لازم و واجب ہے کہ جب بتوفیق الٰہی قصد بیعت و ارادت متعلق ہوا اور جس کسی
... بیعت عارف باللہ کی طرف قلب رجوع ہو تو پہلے اُس عارف باللہ کی خدمت
... بابرکت مین حاضر ہوکر صحبت پیدا کرلے اور اسکے اوقات اور عادات کو بغور
دیکھے اگر عمل اور کسب اُسکا مطابق قرآن و حدیث کے معارف و حقائق مین
... اپنے عقیدہ کو اُس طرف مضبوط کرے اور اُس کی جانب کو اسطرح
... معتقد ہوکر پھر کبھی لغزش نہو پس اُس عارف باللہ کے دست حق
... بیعت کرے تو مضائقہ نہین اور یہ بات ہرگز درست نہین ہے کہ جہان
... بیعت ہونے لگے وہان آپ بھی بیعت ہوگئے اور دیکھا نہ بھالا

Marfat.com

جیساکہ کثرت سے دیکھا جاتا ہے کہ نئے نئے فقیر جو پیدا ہوتے ہیں اور جہاں گھر کا ایک آدمی مرید ہوا بس تو لڑکی لڑکا بالی بچی کو مرید کر لیتے فقیر عوام الناس کو یوں لالچ بیعت پر آمادہ کرتے ہیں کہ جو مرید ہو گا وہ قیامت کے ڈانوا ڈول پھرے گا بے پیرے کا مددگار کوئی نہ ہوگا اور خواہ مخواہ اپنی بیعت قائم کرتے ہیں لوگوں کو ایسے مکاروں دغابازوں سے دور رہنا چاہیے اور ایسے شیخ یعنی پیر کی تلاش میں رہیں کہ دس بیس علما بھی اس شیخ کے مداح خوان ہوں اور خود وہ شیخ بھی علم شریعت رکھتا ہو اور علم پر عمل بھی کرتا ہو پس اس سے بیشک فوراً مرید ہو جائے مرشد کو لازم ہے کہ زنگ شرک و بدعت مرید کے قلب سے پہلے دور کرے تاکہ انوار جمال احدیت اسکے دل میں منعکس ہوں اور محبت الٰہی پیدا ہو اور مرشد مرید کے مال پر طمع ہرگز نہ کرے (سبحان اللہ ہمارے شیخ خود مرید کی امداد فرمایا کرتے ہیں) اور قول و فعل شیخ کا برابر ہونا چاہیے اور تعلیم مرید کو موافق کتاب و سنت کے دے اور ممنوعات شرعیہ اور منہیات نبویہ سے بچائے اور خود بھی بچے اور اگر خود موافق سنت کے نہ ہوگا تو جتنے مرید اسکے ہونگے سب اسکی روش و طریقہ اختیار کر کے گنہگار ہونگے اور سب کا مواخذہ اسی پیر کے ذمہ ہوگا اور اگر کوئی بات مرشد مرید سے ناپسند دیکھے تو بہت درشتی اور سختی نہ کرے بلکہ اشارتاً و کنایۃً سمجھا دے اور خود نوافل پڑھا کرے اور مریدوں سے بھی پڑھوایا کرے اور موافق اپنے طریقے کے تعلیم دے اور خلق پاک

...عليه وسلم خليق تھے

باب بیسوان خلق کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ اللہ تعالے جل شانہ اپنے حبیب کریم احمد مجتبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مین فرماتا ہے وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ یعنی اور بے شک آپ البتہ خلق عظیم پر ہین پس معلوم ہوا کہ اچھی خصلت وعادت ایسی صفت ہے کہ اللہ پاک نے اپنے رسول کریم کو اس صفت سے مشرف فرمایا اور ظاہر ہے جسمین یہ صفت ہو گی اس سے عمل نیک اور صالحہ ہی سرزد اور واقع ہونگے اور ہر چھوٹا بڑا نظر وقعت اور عظمت سے دیکھے گا اور جب کہ بذریعہ خلق نیک پرستش پروردگار عالم باحسن وجوہ کرے گا اللہ تعالے اس سے راضی اور خوش ہو گا سعادت سرمدیہ مین مسطور ہے اِنَّ الْعَبْدَ لَيَبْلُغُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ عَظِيْمَ دَرَجَاتِ الْاٰخِرَةِ وَشَرَفَ الْمَنَازِلِ وَاِنَّهٗ لَضَعِيْفُ الْعِبَادَةِ وَاِنَّهٗ لَيَبْلُغُ بِسُوْءِ خُلُقِهٖ اَسْفَلَ دَرْكَةٍ فِيْ جَهَنَّمَ یعنی بندہ اپنے نیک خلق کے سبب سے آخرت کے بلند درجے اور بڑے بڑے مرتبون کو پہونچتا ہے اگرچہ وہ عبادت مین ضعیف ہو اور آدمی بدخلقی کے سبب سے جہنم کے اسفل درکات مین داخل ہوتا ہے پس آدمی اگر عبادت مین ضعیف ہے لیکن اگر خلیق ہے تو اللہ تعالے جل شانہ اسکو آخرت مین بڑے بڑے درجے مرحمت فرمائے گا جسکو اعلی درجہ کا مرتبہ لینا ہو وہ خلق نیک اختیار کرے اور فضائل خلق مین صدہا حدیثین منقول ہین آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین حسن الخلق
الدیار و یزیدان فی العمر یعنی اچھی عادت آباد کرتی ہے
شہرون کو اور زیادہ کرتے ہین عمر کو اسے بھائیو اگر اپنے ایمان کا کمال چاہتے
ہو تو نیک خلق اور اچھی عادت اختیار کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے
ہین اکمل المؤمنین ایمانا احسنہم خلقا یعنی کامل
ایمان مین وہ مومن ہین جنکے اخلاق نیک ہین جو لوگ خلق نیک اختیار کرتے ہین انکی
ہر مقام پر تعریف اور ہر جگہ عزت اور توقیر ہوتی ہے اور جو بدخلق و بدخصلت ہوتے ہین
وہ آدمیون کی آنکھون مین ذلیل و خوار ہین پس اگر خلق مین گرامی اور ہر دل عزیز ہونا چاہتے
ہو تو خلق نیک اختیار اور اچھی عادت حاصل کرو اور اللہ تعالے بھی تمکو عزیز رکھے
گا اور بدخلقی بہت بُری خصلت ہے اور بڑا گناہ ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم فرماتے ہین مامن ذنب اعظم عند اللہ تعالے من سوء
الخلق وذلک لان صاحبہ لا یخرج من ذنب الا وقع فی
ذنب یعنی اللہ تعالے کے نزدیک بدخلقی سے کوئی بڑا گناہ نہین ہے کیونکہ جسکے
اخلاق نیک نہین ہین وہ ایک گناہ سے نہین نکلتا کہ دوسرے گناہ مین مبتلا ہوتا ہے
اور ایک مقام پر یون فرمایا ہے حسنوا اخلاقکم یعنی نیک کرو اخلاق
کو اسے بھائیو اگر آتش جہنم سے خلاصی اور نارذ قی سبب سے رہائی چاہتے ہو تو خلق
نیک اختیار کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہین

ے جسے خوشخوئی اور نیک خلقی عنایت فرمائی ہے اُسے نار دوزخ مین نہین ڈالے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ جو چیز ترازو مین رکھی جائے گی
سب مین بڑی بھاری چیز خلق نیک ہے اور فرمایا کہ خوے نیک کے سبب
سے بندہ صائم الدہر اور قائم اللیل کا درجہ پاتا ہے اور قیامت مین بڑے بڑے درجے
لے گا اگرچہ عبادت کم کی ہو حضرت فضیل ابن عیاض رضے اللہ تعالے عنہ فرماتے
ہین کہ فاسق نیک خصلت کی صحبت عالم بد عادت تندخو کی صحبت سے مجکو بہت
پسند ہے حضرت کتانی رحمۃ اللہ تعالے علیہ فرماتے ہین کہ نیک خوئی صوفی پنا ہے
شخص تجھ سے زیادہ نیک خو ہے وہ تجھ سے زیادہ صوفی ہے حضرت امام حجۃ
الاسلام محمد بن محمد غزالی طوسی اپنی کتاب کیمیاے سعادت مین لکھتے ہین کہ حضرت
یحیے بن معاذ رحمۃ اللہ تعالے عنہ کہتے ہین کہ خوے بد اتنا بڑا گناہ ہے کہ کوئی عبادت اُسے
مند نہین ہوتی اور خوے نیک اتنی بڑی عبادت ہے کہ کوئی گناہ اُسے نقصان
نہین کرتا حضرت امام المسلین امیر المومنین علی کرم اللہ تعالے وجہہ فرماتے ہین
حسن خلق کی تین خصلت ہین حرام سے بچتے رہنا اور حلال کی طلب کرنا اور اپنے
اہل کو فراخی سے نفقہ دینا نیک خو وہ شخص ہے جو بہت حیادار مطلق تکلیف
نہ دینے والا بہت بھلائی والا راستباز راست گو کم سخن خیر خواہ عالم ملنسار باوقار
صابر قانع شاکر نرم دل بے طمع ہو فحش بکنے اور چغلخوری و بدگوئی و حسد
سے دور کشادہ پیشانی خندہ رو شیرین زبان رہے اور اُسکی محبت اور

Marfat.com

دوستی یا عداوت غصہ یا رضامندی ...

سے یہ ہے کہ بخیلی اور کنجوسی سے پرہیز کرے ...

اور ہمت اسکی بہتر عقبے کی طرف ہو اور قدیم ...

محبوب اسکا موسے اٹھکا ہو اور سعی و کوشش اسکی ...

تکبر اور رعونت و غصہ کرنے والا اور مستقیم ہو سنت اور جماعت ...

کہ جس مین بردباری ہوگی اُس مین اُن اخلاق کا اثر ہوگا ...

باب اکیسوان حلم کے بیان مین

غصہ کو ضبط کرنا حلم یعنی بردباری ہے اور یہ بہت بڑا کمال ہے جناب حق

و عم نواله نے ایسے لوگون کی خوبی کو جو غصہ کو ضبط کرتے ہین یون ارشاد فرمایا

اَلْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ یعنی اور کھا جانے والے

کو اور معاف کرنے والے لوگون سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے

ہین کہ جو گھونٹ آدمی پیتا ہے اُن مین سے کوئی گھونٹ غصے کے گھونٹ سے

اللہ تعالیٰ کے نزدیک دوست نہین ہے اور ایک مقام پر ... جو

غصے کا گھونٹ پیتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکے قلب کو ...

اے لوگو غصے کے وقت حلم کو کام فرماؤ ...

بردباری تھی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ...

آپ نے فرمایا کہ اگر قیامت کے دن ...

... ہون اور ہاگنا ہون کا پلہ ہلکا ہوگا تو تیرے بات سے مجھے کیا ڈر
... امام کی یہ حالت تھی کہ جنکا مرتبہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
... جہان کے قطب الاقطابون سے ایسا ہے کہ اگر تمام جہان کے
... کر عبادت کرین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
... کے مرتبے کو نہین پہونچ سکتے ہین سبحان اللہ کیا بردباری اور
... حضرت شعبی رضی اللہ تعالے عنہ کو کوئی بات ایک آدمی نے کہی
... فرمایا کہ اگر تو صحیح کہتا ہے تو مجھے خدا بخشے اور اگر جھوٹ کہتا ہی تو خدا تجھے
... فضیل بن عیاض اور سفیان ثوری رضی اللہ عنہما اور دیگر بزرگون کی ایک جماعت
... پر اتفاق ہے کہ غصے کے وقت بردباری اور طمع کے وقت صبر کرنے
... کوئی کام افضل و بہتر نہین ہے ایک آدمی نے حضرت خلیفہ عمر بن عبدالعزیز
... علیہ کو سخت اور بری بات کہی اُنھون نے سر جھکا لیا اور فرمایا
... ارادہ تھا کہ مجھے غصہ مین لائے اور شیطان کبر سلطنت کی وجہ سے مجھے
... کہ آج تو مین تجھے غصہ کرون اور کل قیامت مین تو مجھ سے بدلا لے
... ہو رہے اللہ اکبر خلیفہ کی یہ حالت تھی اور آنحضرت صلی اللہ
... فرماتے ہین کہ جو شخص غصہ کو پی جاتا ہے اللہ تعالے جل شانہ وعم نوالہ
... اٹھا لیتا ہے اور جو کوئی اللہ تعالی کی تقصیر مین عذر کرتا ہے
... فرماتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

فرماتے ہین کہ دوزخ کا ایک دروازہ ہے اُس مین سے کوئی اندر نہ جاوے گا
شخص جس نے اپنا غصہ خلاف شرع نکالا ہے اور آپ ارشاد فرماتے
کہ غصہ ایمان کو اس طرح خراب کر دیتا ہے جیسے ایلوہ شہد کو پس اے لوگو
کیون غصہ کر کے ایمان کو خراب کرتے ہو چاہیے کہ حلم اور بردباری کو اپنا
رفیق بناؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے پر چلو صحیح روایت
مین حضرت ابوہریرہ رضے اللہ تعالے عنہ سے آیا ہے کہ ایک دن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ساتھ بیٹھے ہوئے کچھ باتین کر رہے تھے پھر
وہان سے اُٹھکے مکان کو تشریف لے چلے مین بھی آپ کے ہمراہ ہو لیا راستہ
مین ایک بدوی یعنی گنوار جنگل کا باشندہ ملا اُس نے آپ کی چادر آپ کے
سر سے کھینچی یہان تک کہ آپ کی گردن مبارک سُرخ ہو گئی اور قریب تھا کہ آپ
کا سر مبارک دیوار سے جا لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس
گنوار کی طرف متوجہ ہو کے فرمایا کہ تیرا کیا مقصد اور مطلب ہے تو کہ اُسنے
کہا کہ یہ دونون اونٹ میرے غلہ سے بھر دیجیے اسواسطے کہ جو آپ کے پاس
مال ہے وہ خدا کا ہے کچھ تمھارا اور تمھارے باپ کا نہین ہے آپ نے
فرمایا تو سچ کہتا ہے یہ مال اللہ تعالے کا ہے میرا اور میرے باپ کا نہین ہے
لیکن یہ جو تو نے میری چادر زور سے کھینچی اور مجھکو رنج پہونچایا یہ تو میرا حق ہے اس
کا عوض مین تجھ سے لونگا اُس نے کہا ہرگز اس کا بدلا نہ دونگا آپ نے کہا کیون

تھا اور خاست خوشی سے مسکراتے جاتے تھے اور وہ یہی جواب دیے جاتا تھا
جب اسی گفتگو میں تھوڑی دیر گذری تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ایک شخص کو بلا کر فرمایا کہ اسکے ایک اونٹ پر خرمے اور دوسرے اونٹ
پر جو بھر کر اسکے حوالے کر اس حدیث کو ابو داؤد نے اپنے سُنن میں روایت
کیا ہے اور تمام تاریخ والے اس بات پر متفق ہیں سبحان اللہ حِلم اس کا
نام ہے اسے غصہ ور لوگو ذرا شرماؤ ترمذی میں وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کسی خادم کو سخت آواز سے نہیں جھڑکا اپنا بدلہ لینے کے
واسطے کسیکو ایذا نہیں پہونچائی اسے امتیان محمدی شرم کا مقام ہے کہ ہمارے
سرداریوں خادموں سے پیش آتے تھے اور ہم کس طرح سے پیش آتے
ہیں اور اسپر طرہ یہ کہ عالم اور صوفی بنتے ہیں بہر حال جب غصہ آئے فوراً حلم کو
کام فرمانا چاہیے اور ساتھ ہی اسکے یہ بات بھی ہے کہ ایسے غصے کو نہ جمع کرو کہ وہ
کینہ ہو جائے اور کینہ غصے کا بیٹا ہے پس غصے کو نکال ڈالو کیونکہ اگر غصہ رہے گا
تو اس سے کینہ پیدا ہوگا اور کینہ کی آٹھ اولادیں ہیں کینہ کے قائم رہنے سے
وہ بھی ضرور نمودار ہونگی اور یہ ہر ایک دین کی تباہی اور بربادی کا سبب ہوتا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اَلْمُؤْمِنُ لَيْسَ بِحَقُودٍ
یعنی مومن کینہ ور نہیں ہوتا پس جسکے غصہ نہو گا وہاں کینہ کا بھی گذر نہوگا اور جب کینہ
پیدا نہوگا تو اُسکے بیٹے کہاں سے آئیں گے تو پھر دین کی تباہی و بربادی کون کرے گا

Marfat.com

اب ہم کینہ کے بیٹون کا بیان لکھتے ہین کینہ کا اول بیٹا حسد ہے جس کی وجہ سے آدمی
جس مین یہ صفت ہوتی ہے وہ دوسرے کی خصوصاً دشمن کی دولت و عیش دیکھ
جل مرتا ہے اور چاہتا ہے کہ کسی طرح یہ اس سے جاتی رہے اور دین و دنیا تباہ
ہوجاوین دوسرا شماتت جس سے دشمن کی تکلیف و مصیبت دیکھکر ظاہر مین رنج
الم اور باطن مین خوشی و خرمی کرتا ہے تیسرا کبر جس کے سبب سے وہ اُس سے
کلام و سلام منقطع و ترک کرتا ہے اور اُسکی ہر بات مین نقص و عیب لگاتا ہے اگرچہ
وہ کیسی ہی عمدہ و اچھی بات کرے چوتھا عجب یعنی خود بینی و خود پسندی جس سے
وہ اپنی ہی قطع و وضع اور عادات کو بہتر و اچھا جانتا ہے اور اگر کوئی اُسکے عیوب پر آگاہ
و خبردار کرتا ہے تو اُسکو بے وقوف و احمق کہتا ہے پانچوان تبختر یعنی اترانا جس سے
ہمیشہ اپنی ہی ہر بات مین فوقیت چاہتا ہے چھٹا تعصب یعنی خواہ مخواہ حق ناحق
جو بات خیال مین آگئی اُسی کی گھوم پھر کے پچ کرنا اور تحقیق سے نظر پھیرنا ساتوان
افترا و بہتان یعنی دشمن کے حق مین وہ بات بیان کرنا جو اُس مین نہو آٹھوان
قطع رحم یعنی بوجہ عداوت اور دشمنی کے اُس نے اپنے رشتہ دارون اور
عزیزون سے قطع تعلق کردیا ہے اگر موقع پاتا ہے تو اُسکو مارتا ہے ستاتا ہے
اورون کو اغوا کرتا ہے کہ تم اُسے مارو اگر کوئی شخص بڑا ہی دیانتدار و امانت
شعار ہوتا ہے اور گناہ کا کوئی فعل نہین کرتا ہے تو بھی اس سے خالی نہین
ہوتا کہ اپنا احسان اُس سے پھیر نہ لے اور اُسکے ساتھ نرمی نہ کرے اور اسکے

Marfat.com

...اور بانیں نہ کرے اور ذکر خدا میں اُسکے ساتھ نہ بیٹھے اور اُسکے حق میں دعا
...کرے جب باتیں اُس شخص کے درجون کو گھٹا دیتی ہین اور ایمان
...کر دیتی ہین اور خداوند تعالے جل شانہٗ تک پہونچنے نہین دیتی ہین اب
...کرنا چاہیے کہ ایک حلم نہ کرنے سے کس قدر نقصان واقع ہوتا ہے جب
...ان خوبیون سے آراستہ و پیراستہ ہو تو اُسے ترقی مدارج کے واسطے
...راد و وظائف کا اشتغال رکھے تاکہ صفاے باطن مین مدد و معاونت ہو
...لہذا اب ہم وظائف کا بیان جو احادیث صحیح سے ثابت ہین لکھتے ہین۔

باب بائیسوان وظائف کے بیان مین

جب بندہ فرائض خمسہ باخلاص تمام ادا کر چکا تو اُسکو واجب و لازم ہے کہ کچھ وظائف بھی
پڑھا کرے احادیث مین بہت سے اوراد سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
منقول ہین چنانچہ اِس کتاب مین بقدر ضرورت بیان کیے جاتے ہین تاکہ مسلمان اُس سے
مستفیض ہون عَنْ حَارِثِ بْنِ مُسْلِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَسَرَّ اِلَيْهِ فَقَالَ اِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْ
قَبْلَ اَنْ تُكَلِّمَ اَحَدًا اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَاِنَّكَ اِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ
ثُمَّ مِتَّ فِيْ لَيْلَتِكَ كُتِبَ لَهٗ جِوَارٌ مِّنْهَا وَاِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ كَذٰلِكَ فَاِنَّكَ
اِنْ مِتَّ فِيْ يَوْمِكَ كُتِبَ لَكَ جِوَارٌ مِّنْهَا۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے حارث
بیٹے مسلم تمیمی سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے آہستہ سے فرمایا جب نماز مغرب سے فارغ ہو پس کہہ قبل اسکے کہ کسی سے کلام کرے اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ سات بار پس جب تو نے پڑھ لیا اسکو پھر تو مر گیا اسی رات مین لکھی جاوے گی تیرے لیے رہائی اور خلاصی جہنم سے اور اسی طرح جب نماز فجر سے فارغ ہو کر سات بار تو نے پڑھ لیا اس دعا کو اور مر گیا تو اسی دن مین لکھی جاوے گی تیرے واسطے آزادی عذاب دوزخ سے روایت کیا اس حدیث کو ابوداود نے مسلمانو کس قدر شفقت اور عنایت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے حال پر ہے یہ چند الفاظ کے پڑھ لینے سے نجات ہے عذاب جہنم سے حالانکہ ان چند الفاظ کا پڑھنا کچھ مشکل و دشوار نہین ہے پس لازم ہے ہر مسلمان با ایمان پر کہ اس وظیفے سے غافل نہ رہے

وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ یَقُوْلُ اِذَا اَمْسٰی وَاِذَا اَصْبَحَ ثَلٰثًا رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا اِلَّا کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّرْضِیَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ثوبان سے (راضی ہو اللہ تعالے اُن سے) کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بندہ مسلمان پڑھے شام اور صبح تین بار رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا تو اللہ تعالے پر ذمہ ہو جاوے گا اس بات کا کہ اسکو اللہ جل شانہ راضی و خوش کرے قیامت کے دن اس حدیث کو روایت کیا احمد و ترمذی

Marfat.com

ہے اور کیوں نہ ہو کہ ان تھوڑے سے لفظوں کے پڑھنے سے رضامندی پروردگار
ہے اور کیوں نہ ہو کہ بندہ نے اللہ تعالے کی ربوبیت کا اقرار کر لیا صدق دل سے اور
کے احکام کا فرمانبردار ہو گیا یعنی دین اسلام کا تابع ہو گیا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم جو خاتم الانبیا ہیں انکی نبوت کا سچے دل سے اقرار کیا پس بندہ نے پوری پوری طاعت
تعالے اور اسکے رسول کریم کی کی اس وجہ سے خداوند تعالے نے اسکے راضی کرنے
کا وعدہ لیا وَعَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهِ
ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ
اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے حضرت بی بی حفصہ سے راضی ہو اللہ تعالے ان سے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے تھے سونے کا رکھ لیتے تھے اپنے
داہنے ہاتھ کو اپنے رخسارے کے نیچے پھر پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ
يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ تین بار روایت کیا اس حدیث کو ابوداود نے - چونکہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی پڑھا کرتے تھے امت کو بھی لازم ہے کہ اسکے پڑھنے سے
غافل نہ رہے عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ قَالَ حِيْنَ يَاوِيْ اِلٰى فِرَاشِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ
اِنْ كَانَتْ زَبَدَ الْبَحْرِ اَوْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ اَوْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ اَوْ عَدَدَ اَيَّامِ

Marfat.com

الدُّنْيَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ - روایت ہے ابی سعید سے [illegible]
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے اپنے [illegible]
سوتے وقت أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ [illegible]
إِلَيْهِ تین مرتبہ بخشے گا اللہ تعالے اُسکے کل گناہ اگرچہ ہون بقدر کف سمندر [illegible]
قدر ریگ بیابان کے یا ہون بقدر پتے درختون کے یا ہون بقدر ایام دنیا کے [illegible]
اس حدیث کو ترمذی نے مسلمانون یہ ایسا نسخہ پر تاثیر تصدق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ
کے امت کے ہاتھ آیا ہے کہ امتی کیسے ہی مبتلائے امراض جرائم ہو اس نسخہ کے
استعمال سے فوراً شفائے کلی حاصل ہوتی ہے پس اسکی مزاولت دل وجان سے کرنا چاہئے
کہان تک اُس خدائے پاک کا شکریہ کیا جائے جس نے ایسا نبی شفیق ہم پر مبعوث [illegible]
کہ ہماری بہتری ونجات کے واسطے بہت ذریعے ووسیلے وظائف واوراد تعلیم فرما کے [illegible]
کر دیے اب اگر ہم لوگ اپنے شامت اعمال سے نہ پڑھین تو سراسر قصور ہمارا [illegible]
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ - قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ
إِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
وَالتِّرْمِذِيُّ - روایت ہے حضرت ابی ہریرہ سے راضی ہو اللہ تعالے اُن سے
کہا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کلمے ہین زبان پر ہلکے یعنی [illegible]
دشوار نہین) بھاری ہین میزان مین محبوب وپسندیدہ ہین اللہ تعالے کو سُبْحَانَ اللّٰهِ [illegible]

وہ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور ترمذی

نے ۔ یہ بات تو ظاہر و آشکارا ہے کہ آدمی جسکو محبوب و دوست

رکھتا ہے اسکا ذکر بہت زیادہ بلکہ بار بار کرتا ہے پس جب بندہ نے اللہ عظمت والے

کی حمد سے مخصوص و بیان کی اور اسکی عظمت کا اقرار کرلیا تو ضرور ہے

کہ اللہ جل شانہ و عم نوالہ بھی اسکو دوست و محبوب قرار دے گا اسیوجہ

سے یہ کلمات متبرکات میزان مین گران و بھاری ہو جائینگے ہمارے حضرات

نقشبندیہ مجددیہ قدس اللہ اسرارہم ان کلمات زاکیات کی مداولت کی نسبت زیادہ

تاکید فرمایا کرتے تھے چنانچہ قطب الاقطاب مقبول حضرت سبحان مولانا سید

شاہ محمد حسن (نور اللہ مرقدہ) مراد آبادی اپنے مریدین کو اسکے پڑھنے کی بہت تاکید

فرمایا کرتے یہانتک کہ بعض مریدون کو حکم دیا تھا کہ جس قدر ہو سکے پڑھو یعنی

چلتے پھرتے وضو بے وضو پڑھے جاؤ کسی وقت زبان اس کے ورد سے

خالی نہ ہو عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ھَلَّلَ مِائَۃَ مَرَّۃٍ وَسَبَّحَ مِائَۃَ مَرَّۃٍ

... مَرَّۃً کَانَ خَیْرًا لَّہٗ مِنْ عَشْرِ رِقَابٍ یُّعْتِقُھُنَّ

... بُدْنَاتٍ یَّنْحَرُھُنَّ۔ ترغیب۔ روایت ہے حضرت انس

رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پڑھا سو مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور سو مرتبہ سُبْحَانَ

Marfat.com

اللہ اور سو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اسکو اجر ملے گا ...
اور چھ بار نے قربانی کرنے کے اس حدیث کو لکھا صاحب الترغیب ...
ہر شخص جانتا ہے کہ ان الفاظ کا پڑھنا بہت آسان ہے تھوڑی ...
اور ثواب کو خیال کیجیے کہ کس قدر مقدار زیادہ ہے ہر ایماندار پر لازم ہے
سے غافل نہ رہے خصوصًا وہ اذکار جس کے بیان کرنے والے مخبر صادق
ہیں وہ نور اعلیٰ نور ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا عَلَی الْاَرْضِ اَحَدٌ
یَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
کُفِّرَتْ عَنْہُ خَطَایَاہُ وَلَوْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ
وَالتِّرْمِذِیُّ ۔ روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے (راضی ہووے اللہ
اُن سے) کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے کوئی پڑھنے
والا کہ پڑھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
مگر کہ بخشدیے جاتے ہیں اُسکے گناہ یعنی جو شخص اِسکو پڑھتا ہے اسکے ...
کیے جاتے ہیں اگرچہ اُسکے گناہ ہوں مثل جھاگ سمندر کے روایت کیا اس
حدیث کو نسائی اور ترمذی نے ۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ کُلَّ یَوْمٍ
قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ مُحِیَ عَنْہُ ذُنُوْبُ خَمْسِیْنَ سَنَۃً اِلَّا ...

Marfat.com

حدیث رَوَاہُ التِّرمِذِی میں روایت ہے حضرت انس بن مالک سے
رضی اللہ تعالے عنہ سے) وہ روایت کرتے ہین جناب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے جس شخص نے پڑھا ہر روز قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ سو بار محو و معاف
کیے جاتے ہین یعنی اللہ تعالے مٹا دیتا ہے اُسکے پچاس برس کے گناہ اگر نہو وہ
بندہ مدیون روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے - اور کیونکر اُسکے گناہ معاف نہ کیے جائین
جب بندہ نے اسکی وحدانیت کا اقرار کیا اور ہر الٰہ مجازی سے بالکل یکسوئی اور کنارہ
کی بعد اسکی اُلوہیت کے نور سے اپنے دل کو منور و روشن کیا اور اُسکے غنی
صمد ہونیکا صدق دل سے اقرار کیا الغرض بندہ نے پورا توکل و بھروسا اُسکی ذات
پاک پر کر لیا تو اللہ تعالے بھی اُسکے گناہون سے درگذر کرتا ہے مگر یہ بھی یاد رکھنا چاہیے
قرض ایسی بلا ہے جو مانع ہوتی ہے پس آدمی کو قرض سے ڈرنا چاہیے بلکہ دوسری حدیث
میں اس سے سخت مضمون آیا ہے یعنی شہید جس نے اللہ تعالیٰ جل شانہ کی راہ مین
اپنی جان تک تصدق کر دی اُسکو جنت مین داخل ہونے سے کوئی چیز نہ روکے گی
مگر قرض اللہ تعالے سب مسلمانون کو قرض کی مصیبت و بلا سے بچاوے - اور نوافل
کثرت کیا کرے اور تلاوت قرآن شریف ہر روز کیا کرے کہ اس سے صفائی
قلب حاصل ہوتی ہے اور نماز تہجد کا ضرور لحاظ رکھے کسی روز ناغہ نہ کرے بارہ رکعتین
یا آٹھ رکعتین مگر اسمین قیام طویل کرنا بہتر ہے اسیوجہ سے اسمین بڑی بڑی سورتین پڑھے
اور نماز اشراق کی چھ رکعتین یا چار رکعتین ہین اور نماز چاشت کی چار رکعتین ہین بارہ

تک اور صلوۃ الاوابین کی چھ رکعتین ہین یعنی تک ... اور
اور چار رکعتین سنت قبل عصر اور چار سنت قبل عشا اور ...
صلوۃ التسبیح پڑھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے عم بزرگوار
عباس رضے اللہ عنہ کو اسکے پڑھنے کے لیے فرمایا کہ اس سے تمام گناہ معاف
جاتے ہین اور دیگر اذکار مین مشغول رہے جو اسکے شیخ نے تعلیم کیے ہون
درود شریف کے ورد کی بکثرت کیا کرے کیونکہ درود شریف کے پڑھنے سے
قربت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل ہوتی ہے آپ نے فرمایا ہی
صحابہ رضوان اللہ علیہم سے تم مین سے بہتر وہ ہے جو کثرت درود کی مجھپر کیا کرے
اور حضرات علماء و صلحا کی صحبت اگر ممکن ہووے تو انکی خدمت مین جایا کرے
کہ انکے ملنے سے خدا یاد آتا ہے اور دنیا سے نفرت ہوتی ہے اور زیارت
قبور کو جا کرنا پائداری عالم پر عبرت پکڑے اور بزرگان دین کی قبرون کے قریب
بیٹھکر ذکر اذکار مین مصروف ہو کر فیض روحانی حاصل کرے اور ...
قبرون پر دن سے افضل و اولے ہے

...	باب تیئیسوان قبر کے بیان مین	

قبرون کی زیارت کرنا خاص مردون کے واسطے سنت ہے اور زیارت
کرنے والے جسوقت قبرستان مین داخل ہون تو یہ پڑھین اَلسَّلَامُ
عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ

السلام علیکم یا اہل دار قوم مومنین وانتم لنا سلف ونحن لکم تبع وانا ان شاء اللہ بکم للاحقون یرحم اللہ المستقدمین منا والمستاخرین اسئل اللہ لنا ولکم العافیۃ یغفر اللہ لنا ولکم ویرحمنا اللہ وایاکم

یعنی ہو تمپر اے قبروالو سلام اور مومنو تم ہمارے واسطے سلف ہو اور ہم تمہارے تبع یعنی تم پہلے گئے ہم بھی تمہارے پیچھے ہین اور بے شک ہم بھی تم مین لاحق ہونے والے ہین اللہ رحم کرے ہم سے اگلے جانے والون اور پیچھے رہنے والون پر خدا سے مین اپنے اور تمہارے لیے عافیت چاہتا ہون اللہ ہمکو اور تمکو بخشے اللہ ہمپر اور تمپر رحم فرما دے۔ اسکے بعد قل ہو اللہ شریف گیارہ بار پڑھکر مع اول وآخر درود شریف کے وہان کے مردون کو بخشدے اللہ تعالے عز اسمہ وہان کے مردون کے شمار کے برابر ثواب مرحمت فرمائیگا اور حضرت ابو ہریرہ رضے اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہین نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ جو کوئی قل ہو اللہ اور الہکم التکاثر پڑھکر ثواب ان سورتون کا مردون کو بخشیگا تو مردے اسکے لیے شفاعت کرنے والے ہونگے اسواسطے جس وقت کسی بزرگ کی قبر پر جاوے تو اول وآخر درود شریف اور آیۃ الکرسی اور قل ہو اللہ اور سورۂ فاتحہ یعنی الحمد اور تکبیر عیدین گیارہ بار پڑھکر صاحب قبر کی روح کو بخشدے اور مراقبہ مین مشغول ہو اور مستحب ہے گورستان مین جانا بعد نماز جمعہ یا روز دوشنبہ اور قبرستان

مین خرید و فروخت کرنا اور مکان بنانا اور کلام ... کرنا ...
کھانا پینا مکروہ ہے اس وجہ سے کہ وہ جگہ عبرت کی ہے کھانے پینے کی ...
کیونکہ مقبرون مین کھانا پینا دل کو سخت کرتا ہے بموجب ...
کہ الشُّربُ فِی المَقَابِرِ یُقَسِّی القَلبَ یعنی کھانا اور پینا قبرستان مین
کو قسی کرتا ہے اور مستحب ہے قبرستان مین ننگے پیر جانا میت کے لیے دعا
مغفرت کرنا چاہیے لیکن گورستان مین داخل ہونا مکروہ ہے بغیر حاجت و فریضہ
کے قبرون کو روندنا اور اسپر بیٹھنا اور تکیہ لگانا یا اسپر کھڑے ہونا یہ سب
ممنوع ہے اور قبرون پر قبہ بنانا اور قبر کو پختہ بنانا اور قبر پر تربت بنانا ناجائز ہے
پس قبر کو ماہی پشت بنائے اور مربع نکرے اور قبرون پر گائے بکری مرغ جو اولیا
کے نام پر ذبح کرتے ہین ممنوع ہے حق تو یہ ہے کہ یہ بھی شرک سے خالی نہین
ہے مسلمانون کو اس سے حذر و پرہیز کرنا واجب و لازم ہے اور یہ جو تعظیم ...
اس طرح قبر کی کرتے ہین کہ آتے وقت جب مقبرے سے نکلتے ہین ...
کرتے ہین یہ خوب نہین اور قبرون کے گرد پھرنا حرام ہے کیونکہ یہ بات مخصوص
ہے خانۂ کعبہ کے لیے اور قبرون کو بت بنانا یعنی زرین غلاف سے اور پھولون
کی چادر سے آرائش و زینت دینا پاؤن پڑنا تعظیم کرنا تسلیم کرنا یہ سب ...
اور بعض صوفیون نے طواف کا درست ہونا اولیاؤن کی قبرون پر لکھا ہے
بڑی غلطی ہے ہرگز اسپر اعتماد و بھروسا نکرنا چاہیے اس بندگان ...

Marfat.com

...ان اُنکی قبر میں کہ مزنا زد ہمسن و ہوتے ہوئے پانی کو تبرک جانکر پینا بلا ریب و ... کہ تحریمی ہے اور سماع قبر کے نزدیک حرام ہے کیونکہ جب اسکی اصل ... حرام ہے تو اسکا عمل قبر پر زیادہ حرام ہے الحمد للہ کہ یہ رسالہ اختتام کو پہونچا ... یہ کتاب محض چند برادران خدا پرست کی فرمایش سے معرض تحریر مین ... ابن جو حضرات باریک بینان و الا شان کی خدمت سراپا فیض و برکت مین ... عرض یہ ہے کہ اگر احیانا کوئی فروگذاشت یا غلطی ملاحظہ فرمائین تو قلم اصلاح ... سے مزین فرما کر اس حقیر پر تقصیر شرمسار گنہگار امیدوار رحمت باری تعالے ... اسمہ خادم الفقرا و العلماء و المتقین خاکسار محمد عبد الباری نقشبندی مجددی مقبول گنجی لکھنوی تجاوز اللہ عن ذنبہ الخفی و الجلی کو سرفراز فرماوین زیادہ والسلام ... الیہ الصمد بطفیل حضرت محمد مصطفے احمد مجتبی صلی اللہ علیہ و ... و اصحابہ وسلم کے اس کتاب کے پڑھنے والون کو توفیق عمل نیک کی عطا ... فرماوین ثم آمین برحمتک یارب العالمین اے کریم و کارساز و اے رحیم بندہ ... نواز اس کتاب کو قبول فرما کر پسندیدۂ خلائق کردے بمنہ وکرمہ

خاتمۃ الکتاب

... اُسی خدا کو سزاوار و زیبا ہے جس نے عالم ایجاد مین طرح ... طرح کے نمونے اپنی قدرت کاملہ کے ظاہر فرمائے اور موت و حیات ... کو اپنے فرمانبردار اور نافرمان کی آزمایش کا سبب بنایا اور

Marfat.com

اور وہ نامحدود اسعی جسکے حصول پر ہم محدود [illegible]
اُنکی آل اور آنکے اصحاب پر ہو جنکی اقتدا کو نجات [illegible]
محبت کا کافی ذریعہ ٹھہرایا۔ اما بعد خاکسار سراپا عجز [illegible]
شیخ محمد عبد الحق [illegible] ارباب دانش و اصحاب بینش کی خدمت [illegible]
مین عرض پرداز ہے کہ یہ رسالہ نافع میرے جگر گوشہ [illegible]
خفی وجلی شیخ محمد عبد الباری حنفی نقشبندی مجددی مرحوم نے [illegible]
صفات کی فرمایش سے لکھا تھا مگر ابھی نظر ثانی کی نوبت نہ آنے پائی تھی
کہ یکایک وہ نونہال حدیقہ کامرانی باد سموم اجل ناگہانی سے [illegible]
جاتا رہا اگرچہ ہر فرد بشر کو ایک روز موت کا ذائقہ چکھنا ہے مگر [illegible]
اسکے ہونہار او جوان صالح وسعید کے مرنے کا ہر کسی کو غم [illegible]
جو کچھ ہوتا ہے وہ سب پر روشن وعیان ہے حاجت بیان نہیں [illegible]
یہ رسالہ میرے فرزند جوان صالح کی یادگار ہے اسلیے [illegible]
معلوم ہوا کہ مختصر اسکی سوانح عمری بھی اس مقام پر درج کر [illegible]
کے ذریعہ سے اپنے زخم دل پر صبر کا مرہم رکھون [illegible]
مرحوم کی پیدائش بتاریخ ۲۷ ماہ صفر المظفر ۱۲۹۹ ہجری مین [illegible]
ہوئی جب پانچوین سال مین قدم رکھا تو اسکی تعلیم علم کی [illegible]
اُس نے تھوڑے ہی عرصہ مین قرآن شریف [illegible]

... اس بیچ کے بعد نماز روزہ ضروریات دین کے مسائل
کی چھوٹی کتابیں پڑھیں رفتہ رفتہ اب شوق پیدا ہو گیا کہ اکثر اوقات
کتابیں دیکھنے لگی اور بعض درسی فارسی کی کتابیں بہت تھوڑے عرصہ
میں پڑھ لیں مگر باایں ہمہ دینیات کی جانب طبیعت کا میلان زیادہ رہا علما و زہاد
کی صحبت میں حاضر ہونے کا اشتیاق از حد بڑھا حتیٰ کہ یہ نوبت ہوئی کہ سوائے
نماز روزہ اور دین اسلام کی باتوں کے دوسری باتوں سے نفرت
ہونے لگی اسی اثنا میں چند بار فرنگی محل میں مولانا محمد نعیم نور اللہ مرقدہ کی خدمت
فیض درجت سراپا برکت میں اپنے بعض احباب کے ساتھ جانے کا اتفاق ہوا اسی آمد
ورفت میں ایک روز جناب مجمع محاسن اخلاق یکتائے آفاق جامع علوم دینیہ
واقف رموز معنویہ سرآمد علمائے روزگار عارج معارج کاشانۂ اسرار کاشف
غوامض معرفت و حقیقت فرخندہ صفات جناب مولانا عین القضاۃ صاحب
دام فیوضہم کی تعریف و توصیف سنکر آپ کی صحبت سراپا برکت سے
فیضیاب ہوا آپ کی توجہات بزرگانہ کا ایسا کچھ اثر اس کے نگینۂ دل پر
نقش پذیر ہوا کہ اسی روز سے اس مرحوم کو تصوف کی جانب کمال رجحان
ہوا اور جناب مولانائے ممدوح سے دست بیعت ہونے کی تمنا میں اکثر
حصول شرف ملازمت سے بہرہ یاب ہوتا رہا مگر آپ واللہ اعلم کس
وجہ سے تامل فرماتے رہے آخر الامر بڑے اصرار کے بعد

Marfat.com

شروع ۱۳۱۸ھ سنہ ہجری میں آپ نے اچھی عنایتی ... سے سرفراز فرمایا اور بہت ہی تھوڑے زمانہ میں ... یہ اثر ہوا کہ اُس مرحوم کو بکقلم تعلقات دنیا سے بے رغبتی ... معاملات اُس سے جلوہ نما ہوئے کہ سوائے تائید غیبی اور ... جناب مولانا ممدوح کے کچھ عقل میں نہیں آتے افسوس کہ اُس کی حیات مستعار اسیقدر مقدر تھی اور بظاہر یہی سبب غالبًا خیال میں گذرتا ہے جو اتنی جلد اُسکو اس قدر کمال حاصل ہوا جو دو سرے ... کو عمر ... اور جد وجہد شدید میں حاصل ہوتا ہے الحق دنیا سے وہی چیز جلد اُٹھ جاتی ہے جو عمدہ ہوتی ہے چنانچہ وہ مرحوم ... سال کی عمر میں اس عالم فانی سے راہی ملک بقا ہوکر کمیہ انگار انشاء واقع شہر ... مدفون ہوا اور ہم لوگوں کو اپنی جدائی کا ایسا داغ دے گیا کہ تا بزیست نہیں جانے گا انا للہ وانا الیہ راجعون مگر ساتھ ہی اِسکے اُسکی سعادتمندی اور خدا شناسی پر نظر کرکے دل کو تسکین ہوتی ہے کہ خواہ مخواہ جو مقصد تھا وہی ... ایمان پر جانے سے فوز عظیم نعیم مقیم رضوان رب کریم ... ہے اللہ تعالے جل شانہ وعم نوالہ اُسکو مغفور اور اُسکی سعی ...

آمین ثم آمین والحمد للہ رب العالمین

تمت

[illegible] حضرت [illegible] شاہ محمد عبد الجاری نقشبندی مجددی
[illegible] گنجی نور اللہ مرقدہ از عالم علوم عقلی و نقلی واقف رموز
[illegible] بارگاہ ازلی مولوی شیخ احمد علی صاحب صفدر پوری تحصیل
ملیح آباد ضلع لکھنؤ

[illegible] عبد الباری فرخ لقا	لکھنوی مقبول گنجی پارسا
[illegible] منشی عبد العلی	نوجوان مرد طریقت آشنا
[illegible] خادم عین القضاۃ	شاہباز اوج تسلیم و رضا
[illegible] شور کی جب پچیس کو	ناگہاں ملک عدم میں جا بسا
[illegible] اسکا احمد نے کہا	چیدہ صوفی اٹھ گیا واحسرتا

۱۳۲۱ ہجری

تاریخ طبع رسالہ ہذا از مولانای موصوف

طبع شد چون بفضل رب جہان	خوش کتابے مکمل الایمان
[illegible] گاری ست از مصنف خود	کاد نماندہ است دین بماند ازان
[illegible] چنین بگفت احمد	خوشتر است رسالہ ایمان

[illegible] واقف علوم شریعت و طریقت ماہر رموز حقیقت و معرفت
[illegible] مولانا مولوی ابو الطاہر الدعو با محمد حسن صانہ اللہ عن الفتن

[illegible] تالیف نادر عبد باری	کہ شد نادی بایصال طریقت
[illegible] سال طبعش	بگو عقدہ کشا راہ حقیقت

۱۳۲۴ ھ

Marfat.com

[illegible] فضیلت [illegible] دان
١٣١٢ھ

[illegible] الی

[illegible] بفضل [illegible] کتاب برکت انتساب

[illegible] مصنفہ عالم علوم شریعت واقف رموز

[illegible] مولوی محمد عبدالباری نقشبندی مجددی لکھنوی

[illegible] حضرت عالم منقول و معقول واقف رموز

[illegible] حقیقت و معرفت مولانا بالفضل اولنا

[illegible] القضات صاحب نقشبندی مجددی

[illegible] دام افضالہ و برکاتہ جسے اس مرحوم نے

[illegible] بہت ہی قلیل عرصہ مین بطور یادگار

[illegible] ایمان و روزہ و نماز و حج و زکوۃ و

[illegible] اورادین مثل [illegible] العمل اہل عرفان عین

[illegible] خود مرشد کیا تھا الحق دریا کو کوزہ مین بھرا ہے

[illegible] تقصیر شیخ محمد عبدالعلی

[illegible] لکھنوی متوطن [illegible] والد مولف سے نے بصرف

[illegible] عام مطبع خاص سیٹھ کندن لال

[illegible] ماہ ذیقعدہ

Marfat.com

[illegible] احسن سے تا شہید مظلوم
[illegible] حضرت مظلومین
[illegible] فصل [illegible] ہے
[illegible] احسن [illegible] عاشقان خدا کے مثل
مصائب اہل بیت کے عمدہ طور سے نظم کیے ہیں جنکے پڑھنے
سے [illegible] محبت دل میں پیدا ہوتی ہی - یہ کتاب
مقبول خاص و عام ہی - قیمت فی جلد - ۸/

تحفۂ مقبول [illegible] فضائل رسول - اس کتاب میں
مصنف نے فضائل حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے نہایت عمدگی سے لکھے ہیں اور جو فضیلت
انبیائے سابقین اور آپ کی امت کو ملی ہی وہ تحریر ہے

دیوان امانت معروف بہ خزائن فصاحت

شاعران خوش تدبیر و شائقین خوش تقدیر کی خدمت
میں التماس ہی کہ [illegible] امانت معروف بہ خزائن الفصاحت
مصنفہ استاد موجد ہدایت لفظی سید آغا حسن صاحب
لکھنوی پہلے عاجز کے اہتمام سے طبع ہوا تھا شائقین
کی قدر افزائی سے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا اکثر احباب
نے طبع ثانی کے واسطے مجبور کیا لہذا نیاز مند نے
بصرف زر کثیر نہایت صحت عمدگی سے بار دیگر
چھپوایا - قیمت فی جلد - ۸/

افضل المقال فی احوال الاطبا فی الماضی والحال

اسمیں اطبائے ماضی وحال کی ابتدا و تاریخی حال مفصل
[illegible] بیان کیا ہی - اور عرق نکالنے کی ترکیب مع نقشہ
[illegible] کے لکھدی ہی - کہ ہر خاص وعام نہایت آسانی سے
عرق نکال سکتا ہی - قیمت فی جلد - ۴/

Marfat.com

Marfat.com